

1600

17

18

ہوا المستعان

حصہ اول

تفسیر بشارات حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم مندرجہ بتذیق و جدید

کجس میں
صرف توحید شریف کی بشارات کی تفسیر ہے

موسوم تفسیر منتخب العتدین

مؤلف

جناب مولوی سید محمد مجی الدین خان صاحب جٹس ہائی کورٹ سرکار نظام

خدا اللہ ملکہ

دین مطبع میسندہ کاستہام مقار علی خاص و فی طبع

۱۹۰۱ء

خلاصہ مضمون	نمبر صفحہ	خلاصہ مضمون	نمبر صفحہ
توریت کا مفہوم	۱۵	اور جعلی اور اصلی سب کا تذکرہ ہے۔	۱۵
توریت کی تفصیل جس میں کتب مفقود شدہ اور موجودہ کا تذکرہ اور ثبوت ہے۔	۱۸	عہد جدید کی کتابوں کا جعلی ہونا ثبوت طلب ہے جبکہ مطلقاً مسیحیوں کے پاس کوئی ثبوت نہیں ہے اور تحریف کا مسیحیوں کو اقبال ہے۔	۲۸
ثبوت	۲۰	اصل عبری انجیل کا جو وہ ہے اہل اسلام کا اُسے دیکھنا ثابت ہے۔	۳۲
موجودہ مجموعہ عہد عتیق کے متغیر ہونیکا دلائل۔	۲۱	مجموعہ عہد جدید سے بشارات مفقود ہونے کا ثبوت۔	۳۳
بشارات توریت منظرہ کعب الاحبار	۲۳	حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ایک راہب کا عہد جدید کی بشارات بیان کرنا۔	۳۴
بشارات عہد عتیق منظرہ وہب بن منیہ	۲۴	ابو دیب سے ایک راہب کا عہد جدید کی بشارات بیان کرنا۔	۳۵
بشارات توریت جو کعب الاحبار نے حضرت عمر رض سے بیان کئے	۲۵	محمد بن یحییٰ کی روایت عہد جدید کی بشارات	
بشارات توریت منظرہ ابوالکاسر ایسی انجیل کا مفہوم			
انجیل کی تفصیل جس میں کتب موجودہ اور غیر موجودہ			

صفحہ نمبر	خلاصہ مضمون	صفحہ نمبر	خلاصہ مضمون
۵۲	حالات قاضیوں	۳۵۰	سے متعلق
ایضاً	حالات عتقی ایل	۳۶	عبداللہ بن عباس کی روایت محمد جدید کی بشارات سے متعلق
ایضاً	حالات ایہود	ایضاً	ہرقل کی روایت محمد جدید کی بشارت سے متعلق
ایضاً	حالات شجر		ہودہ کی روایت محمد جدید کی بشارت سے متعلق
۵۳	حالات دودورہ نمبیہ	۳۸	متعلق
ایضاً	حالات جدعون علیہ السلام		بادبود تمام خزاہوں کے موجودہ محمد جدید
ایضاً	حالات ابی ملک پادشاہ		مین (۱۳۸) ابوابیست اب تک موجود
۵۴	حالات تولع		ہرین جہن مین حضرت خاتم الانبیاء سے متعلق
ایضاً	حالات جلعادی بابز	۳۹	صریحی بشارات ہیں
ایضاً	ایضاً افصح		فہرست آیات و ابواب بشارات سے متعلقہ
ایضاً	ایضاً الصبیان بیت الہم	۴۱	حضرت خاتم الانبیاء علیہ السلام
ایضاً	ایضاً زبولونی ایون		حضرت آدم علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام تک
ایضاً	ایضاً عبدون	۴۲	نبی آدم تک کرینین ولادت اور ان کی عمرین
ایضاً	ایضاً شمسون		حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسل میں انبیا
۵۵	ایضاً ابی ملک	۴۸	علیہ السلام کے ظہور کا ذکر
ایضاً	ایضاً بوغز		حضرت یعقوب علیہ السلام کے صاحبزادوں
ایضاً	ایضاً عابد		کی نسل میں بعض انبیا علیہم السلام کے ظہور کا
ایضاً	ایضاً لسی	۴۹	تذکرہ
ایضاً	ایضاً حضرت شمویل	۵۰	حضرت یوشع بن نون کے حالات

نمبر صفحہ	خلاصہ مضمون	نمبر صفحہ	خلاصہ مضمون
۷۳	حالات عمری	۵۴	حالات طالوت
الضیاء	ایضاً الخیاب	۵۷	حالات حضرت داؤد علیہ السلام
الضیاء	السیاہ یعنی الیاس علیہ السلام		حالات داؤد علیہ السلام کا سلسلہ نسب
۷۸	یہوشفط	۶۲	اور ولادت و وفات
۷۹	اخزریہ	ایضاً	حالات حضرت سلیمان علیہ السلام
۸۰	یہورام پادشاہ یہوداہ		فہرست سلاطین یہوداہ بقید مدت
ایضاً	یہورام پادشاہ بنی اسرائیل	۶۵	سلطنت و ختمین آغاز و اختتام
۸۱	ایساع		فہرست سلاطین بنی اسرائیل بقید مدت سلطنت
۸۲	یہواحاز	۶۷	و ختمین آغاز و اختتام
ایضاً	یاہو	۶۸	فہرست بعض انبیاء بنی اسحاق
۸۳	یواس	۶۹	حالات حجب عام
۸۴	ذکریا	۷۰	ایضاً یا ربعام
ایضاً	امصیہ	۷۱	ایضاً ابیہ
ایضاً	یہواحاز	۷۲	ایضاً آسا
ایضاً	یہواس	ایضاً	ایضاً ناب
۸۵	عزریہ	ایضاً	ایضاً بعثا
ایضاً	یوتام	ایضاً	ایضاً یاہو
ایضاً	یارب عام ثانی	ایضاً	ایضاً ایلہ
ایضاً	سلوم	ایضاً	ایضاً زمری

نمبر صفحہ	خلاصہ مضمون	نمبر صفحہ	خلاصہ مضمون
۹۵	بابل پر کچھسہرہ کی چڑھائی . . .	۸۶	حالات مناجم
۹۶	فتح بابل	ایضاً	حالات فقھیہ
	خسرو فاج بابل کو اس سے متعلق	ایضاً	فتح بن رلیہ
	پیشین گویمان و کمانا اور بنی اسرائیل	ایضاً	ہوسیع بن الیہ
	کی قید سے رہائی۔ اور تعمیر بیت المقدس	ایضاً	لوتام بن عزیاہ
ایضاً	کا حکم	ایضاً	آخر
	خسرو کا بیت المقدس کا اسباب اور	۸۷	عمود ونجی
۹۷	قیدیوں کا شیش بضر کو دینا . . .	ایضاً	ہوسیع
۹۸	بیت المقدس کی دوبارہ بنیاد کا ڈالا جاتا	ایضاً	انغایزہ کی کئی اسرائیل بنو سے متعلق حاشیہ
ایضاً	بیت المقدس کی تعمیر بنی التوا . . .	۸۸	حالات خرقیہ
	دارا کا بیت المقدس کی تیاری کا حکم	۹۰	منسی
۹۹	اور تیاری بیت المقدس	۹۱	امون
	قید بابل کی رہائی سے ولادت مسیح	۹۲	یوسیاہ بن آمون
ایضاً	تاکے حالات	۹۳	یہو آخر
ایضاً	حضرت سکندر کا فارس فتح کرنا . .	ایضاً	ایا قسیم
	سکندر کا یہر سلم پر قبضہ اور بنی اسرائیل	ایضاً	یہوکیہ
۱۰۰	کے ساتھ بڑاؤ	۹۴	صدقیاہ
ایضاً	حضرت سکندر کے حالات	ایضاً	تباہی اول بیت المقدس . . .
	سلطنت اسکندر کی تقسیم اور یہودیوں پر	۹۵	حالات بابل

خلاصہ مضمون	نمبر صفحہ	خلاصہ مضمون	نمبر صفحہ
۱۰۵۔ بونتان کا شمسون قایم مقام ہوا۔	۱۰۱	مصائب اور یرولم پر عالمی کا قبضہ۔۔۔	۱۰۱
۱۰۶۔ شمسون کے بعد ہیرکانس جانشین ہوا		انتگنس کا یرولم پر قبضہ اور یودیون کے	
ارسطو پولس جانشین ہیرکانس نے	ایضاً	مصائب۔۔۔۔۔	
۱۰۷۔ بنی اسرائیل میں سلطنت قایم کی۔۔۔۔۔	ایضاً	بادشاہ مصر کا ملک یہود پر تسلط اور یہودیوں کی	
پیم ہوس رومی کی شرارت اور توہین پرست	ایضاً	آسائش اور علم یونانی کا حاصل کرنا اور اسکے	
۱۰۸۔ اور جنگ اور یرولم کی تباہی۔۔۔۔۔	ایضاً	اثرات۔۔۔۔۔	
پامپی کے زمانہ سے انگونس کی یرولم		بنی اسرائیل کی کتابوں کا بحکم بادشاہ مصر	
پر قابض ہونے اور اسکے ختم حکومت		یونانی دین ترمیم ہونا اور نئے دین کے	
۱۰۹۔ ملک کے حالات۔۔۔۔۔	۱۰۲	سرور کا انتظار۔۔۔۔۔	
حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام کی		یہودوں کے بادشاہ سے باغی ہو کر	
ولادت اور ایک کی شہادت دوسرے کا	ایضاً	سربا کی بادشاہ کی اطاعت کرنا اور اس کا طریق عمل	
۱۱۰۔ رفع سما۔۔۔۔۔		سلوکس اور انٹیا کس کا یہود کے ساتھ	
۱۱۱۔ حضرت یحییٰ کی شہادت اور حضرت عیسیٰؑ	۱۰۳	برطانیہ عمل۔۔۔۔۔	
کے رفع سما کے بعد سے طبطس رومی	۱۰۳	انٹیا کس کے بنی اسرائیل پر مظالم۔۔۔	
۱۱۲۔ کی سلطنت کے اختتام تک کو حالات		انیٹوکس کے مظالم سے بچانیکے لئے یہود	
۱۱۳۔ خردوس کا یرولم پر حملہ اور قتل اہل یرولم	۱۰۴	کا ظہور اور یہود کی کامیابی۔۔۔۔۔	
۱۱۴۔ کے حالات۔۔۔۔۔		یہود کی شہادت کے بعد بونتان پر اور	
۱۱۵۔ ملک شام پر رومیوں اور یونانیوں کا تسلط		یہود امام بھی ہوا اور حاکم بھی لیکن فریباً	
۱۱۶۔ اور طبطس رومی کا یہود پر ظلم۔۔۔۔۔	۱۰۵	قتل کیا گیا۔۔۔۔۔	

نمبر صفحہ	خلاصہ مضمون	نمبر صفحہ	خلاصہ مضمون
۱۲۳	سویس رومی کا ظلم	۱۱۰	بیت المقدس کا حضرت عمرؓ کے زمانہ تک ویران رہنا اور اوس کے متعلق حالات
۱۲۴	۶۴۴ء میں نیر و پادشاہ رومی کے وقت کا مسیحیوں کا مشہور قتل . . .	۱۱۱	دوسری دفعہ مسجد بیت المقدس کا طیطیس رومی کا منہ م کرنا اور اہل یروشلم کا قتل . . .
۱۲۵	دو مہینہ رومی کے زمانہ کا مسیحیوں کا مشہور قتل . .	۱۱۵	طیطیس رومی کے بعد سے قسطنطینس رومی کے وقت تک کے حالات
ایضاً	ترجیان پادشاہ کے زمانہ کا مسیحیوں کا قتل	۱۱۶	اوریان رومی کی سلطنت اور بیت المقدس کا تبدیل نام
ایضاً	مرفس انطاونیس کے زمانہ کا مسیحیوں کا مشہور قتل	۱۲۶	اہل یہود کا برکوکب کو مسیح مان لینا اور رومیوں سے بغاوت
۱۲۶	مکسیمین پادشاہ کے زمانہ کا مسیحیوں کا مشہور قتل	ایضاً	انستونینس رومی کی سلطنت اور عیسائیوں کا قتل اور ظلم عظیم
۱۲۷	ولشیس کی سلطنت میں مسیحیوں کا قتل عام	۱۱۷	پولی کارب کے ظلم قتل کے جائیکے واقعات
۱۲۸	ولریان پادشاہ کے زمانہ میں مسیحیوں کا قتل عام	ایضاً	شہر ملیونس اور روم میں عیسائیوں کا قتل اور ظلم عظیم
۱۲۹	ایرلین پادشاہ کے وقت میں مسیحیوں کا قتل عام	۱۲۱	مدرس رومی کی سلطنت
۱۳۰	دیوکلیدیان اور کلیہ لوئس پادشاہ کے زمانہ میں مسیحیوں کا قتل اور ظلم عظیم اور سب کا کا جلا یا جانا	ایضاً	منتس عیسائی نے فارقلیط ہونے کا دعوئی کیا
۱۳۱	قسطنطینس کی سلطنت اور مسیحیوں کی آفات میں کمی		

فہرست منتخبات العمدین حصہ اول

یعنی

تفسیر منتخبات تورات

نمبر شمار	مضمون	نمبر شمار	مضمون	نمبر شمار
۱	کتاب پیدائش باب ۱۶ آیات ۱۱ تا ۱۲	(۷)	کتاب پیدائش باب (۲۹) آیات ۸ و ۹ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ کا ترجمہ بائبل سوئیٹ	۱۲۹
(۲)	اصل عبرانی آیت دوازدهم اور اسکے ترجمہ پر بحث	۱۳۳	جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت سے متعلق ہیں	۱۳۹
(۳)	اصل عبرانی آیت بستم اور اسکے ترجمہ پر بحث	۱۳۴	(۸) آیت دہم اصل عبرانی اور اسکے مختلف ترجمہ اور بائبل سوئیٹ کے ترجمہ کے غلط ہونے کا ثبوت	۱۴۱
(۴)	حضرت اسمعیلؑ کا اسمعیلؑ نام رکھے جانے کے وجود	ایضاً	(۹) آیت یازدہم اصل عبرانی اور اسکے ترجمہ پر بحث	ایضاً
(۵)	آیت دوازدهم کا صحیح ترجمہ اور اس کی تفسیر اور اس امر کا بیان کہ آیت حضرت خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت سے متعلق ہے	۱۳۵	(۱۰) آیت دوازدهم اصل عبرانی اور اسکے ترجمہ پر بحث	۱۴۳
(۶)	آیت بستم کی تفسیر	۱۳۶	(۱۱) آیات مذکورہ سے متعلق مفسر کی رائے	۱۴۵

نمبر شمار	مضمون	نمبر صفحہ	نمبر شمار	مضمون	نمبر صفحہ
(۱۲)	بہ لحاظ پنجاب بائبل سوسیٹی کی موجودہ	(۲۱)	آیات ہجدهم کی تفسیر	۱۵۸	۱۵۸
(۱۳)	ترجمہ آیت دہم کے مفہوم پر بحث	(۲۲)	آیت نوزدہم کی تفسیر	۱۵۹	۱۵۹
(۱۴)	بہ لحاظ صحیح ترجمہ کے آیت دہم کے	(۲۳)	کتاب استناباب (۳۲) آیت		
(۱۵)	مفہوم پر بحث	(۲۴)	ترجمہ بائبل سوسیٹی	۱۶۸	۱۶۸
(۱۶)	آیت یازدہم کے موجودہ ترجمہ پر بحث	(۲۵)	اس ترجمہ کے صحیح باقی رہنے کے		
(۱۷)	آیت یازدہم کے صحیح ترجمہ پر بحث	(۲۶)	وجودہ	۱۶۹	۱۶۹
(۱۸)	آیت دوازدهم پر بحث	(۲۷)	آیت مذکورہ کی تفسیر	۱۷۰	۱۷۰
(۱۹)	کتاب استناباب (۱۸) آیت ۱۵	(۲۸)	کتاب استناباب (۳۳) آیت		
(۲۰)	تا ۱۹ کا ترجمہ بائبل سوسیٹی جو حضرت	(۲۹)	ترجمہ بائبل سوسیٹی	۱۷۱	۱۷۱
(۲۱)	خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت	(۳۰)	آیات دویم و سوم اصل عبرانی	۱۷۲	۱۷۲
(۲۲)	سے متعلق ہیں	(۳۱)	آیات مذکورہ کے ترجمہ پر بحث	۱۷۳	۱۷۳
(۲۳)	آیات پانزدہم و سجدہم و نوزدہم اصل	(۳۲)	مفسرین بائبل کی رائے جو		
(۲۴)	عبرانی۔ آیات مذکورہ کے ترجمہ پر بحث	(۳۳)	انہوں نے آیات مذکورہ کی تفسیر		
(۲۵)	آیت پانزدہم کی تفسیر	(۳۴)	میں ظاہر کی ہیں۔	۱۷۴	۱۷۴
(۲۶)	آیت شانزدہم و سجدہم کا مفہوم	(۳۵)	آیات مذکورہ کی مفصل تفسیر	۱۷۵	۱۷۵



SALAR JUNG P...
(Oriental...)
URDU PRINTER
Accession No. ۸۷۸
Subject: ...

۶۲
تفہیم
۱۹۵۸

مولانا محمد حنیف

۸۷۸

حامداً و مصلیاً

مجموعہ محدثین کی اصل کتابیں عبرانی، یونانی سے یونانی میں ترجمہ ہوئی یونانی سے اردو زبانوں میں ترجمہ ہوا چونکہ یہ آسمانی کتابیں ہیں جسے زیادہ فصیح اور بلیغ کلام نہیں ہو سکتا اور انواع و اقسام کے ضلالت پر ہیں اور بیشتر نہایت مشکل مضامین سے بھری ہوئی ہیں۔ اسوجہ سے فی الواقع ان کتابوں کو مضامین کا ترجمہ کسی دوسری زبان میں کوئی سہل امر نہیں ہے جب تک مترجم دونوں زبانوں میں نہایت اعلیٰ درجہ کی لیاقت نہ رکھتا ہو اور مضامین کو بخوبی سمجھتا ہو ہرگز دوسری زبان میں کسی مضمون کا ترجمہ نہیں کر سکتا اور بالخصوص جن وسیع معانی کے الفاظ ایک زبان میں ہوں دوسری زبان میں اسی کو مساوی الفاظ کا ملنا نہیں ہے ایک زبان میں جو تصور جن الفاظ کے ذریعہ سے ادا کیا گیا ہو اسی تصور کو دوسری زبان میں اسی طرح ادا کرنا مشکل ہے پس ان وقتوں کی وجہ سے آسمانی کتابوں کا ترجمہ دوسری زبان میں جس قدر خطرناک ہے ظاہر ہے بشرط ان وجہ سے یہی یونانی ترجمہ بہت سی خرابیوں کا سبب ہوا اور نیز ذاتی اغراض سے یہی اسی طرح یونانی سے دوسری زبانوں میں ترجمہ میں خرابیاں پڑیں چونکہ تعصبات اور ذاتی اغراض اور دل و احتیاطی اس قدر بڑھی ہوئی تھی کہ بعد عتیق کی (۱۳) کتابیں جن کا وجود موجودہ مجموعہ عتیق سے ثابت ہے تلف ہو گئیں اب انکا کبیر چچ کہ نہیں ہے اور نیز عتیق میں تصرفات اور تحریفات بھی معقول دلائل ہی بخوبی ثابت ہیں تب ظاہر ہے کہ ایسے غیر محتاط لوگوں نے کیا کچھ نہ کیا ہوگا علیٰ ہذا مجموعہ عتیق

جس میں سے (۸۴) کتابوں پر توجہ ملی ہوئے گا الزام لگا کر مجموعہ سے خارج کر دیا گیا ہے اور جو کچھ
 اصلی مانا گیا ہے اس میں مفسرین نے ایک لاکھ پچاس ہزار اختلاف عبارات اور سو کتاب دیگر
 اخلاط اور (۶۰) مقالات میں تحریف تسلیم کی ہے جو حالات موجودہ مجموعہ محمد بن کو بمقابلہ اصلی مجموعہ
 محمد بن بہت مشتبہ قرار دیتے ہیں اور اس میں ذرا شک نہیں کہ مجموعہ محمد بن میں بہت کثرت کے ساتھ
 تصرفات ہوئے اور تحریفات کی گئیں۔ اکثر وہ کتابیں تلف کی گئیں جن میں بشارات تھیں
 اور اکثر ایسی آیات نکال ڈالی گئیں یا اون میں ترسیمات عمل میں آئیں لیکن چونکہ یہ آسمانی
 کتابیں ہیں اور اکثر مضامین اس قدر مشکل اور تو ضیع اور تشبیح طلب ہیں جنہیں معمولی معلوماً
 معمولی مجاہد کے لوگ نہیں سمجھ سکتے اس وجہ سے یا انتہہ موجودہ مجموعہ میں بکثرت بشارات تصرفات
 خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق باقی موجود ہیں جن میں سے اکثر مضامین کی سچیدگی
 اور حالات کی ناواقفیت کی وجہ سے باقی رہ گئی ہیں اور بعض غلط فہمی مطالب کی وجہ سے
 ممکن ہے بعض تاویلات کی گنجائش کی وجہ سے مختلف اغراض سے باقی رکھی گئی ہوں
 بہ حلال باوجود تصرفات و تحریفات کثرت کے یہی بشارات معدوم نہیں ہوئیں۔
 لیکن یہودیوں اور مسیحیوں کی تفاسیر کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ بشارات سے متعلق تاویلات
 تاریخی حالات کے مخالف طور پر مبنی ہیں اور اکثر بشارات کا اصلی مفہوم معلوم کرنے کے لئے
 تاریخی حالات سے واقفیت ضرور ہے اس لئے کہ یہود اور نصاریٰ حضرت خاتم الانبیا
 صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق بشارات کو دیگر انبیا علیہم السلام یا سلاطین سے متعلق ثابت
 کرنے کے لئے کوشش کرتے ہیں اور اکثر تاریخی مخالف طور سے کام لیتے ہیں
 جس زمانہ میں بن نے تشخیص المقال عربی کا اردو میں ترجمہ کیا جو بنام ثبات الحق شائع ہوا
 اسکے ترمیم کے مستند بشارات کو میں نے مزید توضیح کا محتاج پایا اور نیز میرے خیال
 میں بشارات کا مضمون تشخیص المقال کے مضامین میں سب سے زیادہ اہم تھا اور ضرور

کہ تہذیب مذکورہ میں اور ضروری اور زیادہ قریب القہم بشارات اضافہ کیا ہیں لیکن جس خیال سے مصنف صاحب مرحوم نے نہ اور زیادہ بشارات درج فرمائیں نہ موجودہ بشارات کی توضیح فرمائی وہی خیال مجرب ہی مانع ہوا اس لئے کہ فی الحقیقت تشخیص المقال بشارات ہی سے متعلق نہیں ہے بلکہ مختلف مضامین پر حاوی ہے اس میں زیادہ بشارات کا جمع کرنا باعث طوالت کتاب تھا اسی وجہ سے مصنف صاحب نے موجودہ بشارات اور موجودہ توضیح پر اکتفا فرمایا چونکہ بشارات اس قدر کثیر ہیں کہ اگر ان میں سے زیادہ واضح بشارات بھی منتخب کر کے انکی توضیح کی جائے تو ایک مستقل کتاب تشخیص المقال سے کئی چند بڑی ہوگی لہذا بجائے اسکے کہ میں اسکی تہذیب پر حاشیہ لکھتا میں نے یہ مناسب سمجھا کہ علمدہ ایک مستقل کتاب لکھوں جو بجائے تہذیب کتاب مذکورہ کام میں آئے اور کل صریحی بشارات مجموعہ عہدین مع ضروری توضیحات کے ایک جاہل مسکین پس میں نے منجملہ اون محائف اور ابواب کے جن میں بشارات تہذیب ایسی بشارات جو زیادہ صریحی اور قریب القہم تہذیب حسب ذیل منتخب ہیں

مجموعہ عتیق	مجموعہ عتیق	مجموعہ جدید
نام کتاب	نام کتاب	نام کتاب
(۱) تورت شریف . . . (۵)	(۹) کتاب عموس علیہ السلام (۶)	(۱) انجیل متی . . . (۱۰)
(۲) زبور . . . (۲۰)	(۱۰) کتاب عبیدیاہ . . . (۱)	(۲) انجیل یوحنا . . . (۶)
(۳) کتاب یسعیاہ علیہ السلام (۳)	(۱۱) کتاب میکاہ علیہ السلام (۳)	(۳) مکاشفات
(۴) کتاب یرمیاہ علیہ السلام (۵)	(۱۲) کتاب حبقوق . . . (۲)	(۴) یوحنا . . . (۱۲)
(۵) کتاب حزقی ایل . . . (۷)	(۱۳) کتاب صفنیاہ . . . (۱)	
(۶) کتاب دانیال . . . (۶)	(۱۴) کتاب ججی . . . (۲)	
(۷) کتاب ہوسیع . . . (۶)	(۱۵) کتاب ذکر یاہ . . . (۱۱)	
(۸) کتاب یوایل . . . (۳)	(۱۶) کتاب ملاکی . . . (۱)	

اور سب سے اخیر ترجمہ جو پنجاب بائبل سوسٹی نے ۱۸۹۵ء میں مجموعہ عہدین کا شائع کیا تھا اُسی سے
 بشارات مذکورہ سے متعلق آیات کا ترجمہ نقل کیا گیا جو اصل عبری مجموعہ کے مقابلہ میں ترجمہ بسیار عمدہ تھا
 و لیساً تسلیم کرنا مشکل ہے لیکن میں نے بغیر سخت ضرورت کے ترجمہ پر زیادہ مکتہ چینی نہیں کی البتہ
 جہاں ترجمہ غلط کیا گیا تھا یا ترجمہ محض غلط تھا وہاں اصل عبری آیات نقل کر کے مختلف ترجموں کا
 تذکرہ کر نیکی بعد بائبل سوسٹی کے ترجمہ کو نہایت بدیہی دلائل سے غلط ثابت کیا ہے۔

اؤسٹرن سچی نے اپنی تفاسیر میں جو کچھ ان آیات کی تفسیر تحریر فرمائی تھی اور جو کچھ معانی ان آیات کے قرار دے
 تھے اس کا تذکرہ کر نیکی بعد میں نے اپنی رائے لکھی ہے اور بے ضرورت اُن مفسرون کی رائے سے بھی اختلاف
 نہیں کیا اور جہاں اُن مفسرون کی رائے اتفاق کے قابل نہیں تھی ان کی رائے سے موجب دلائل
 کے ساتھ اختلاف کیا ہے اور معقول دلائل کے ساتھ واقعی معانی اور واقعی مفہوم ثابت کیا ہے
 اور اس امر کا پورا الحاح رکھا ہے کہ مناظرہ کی حد سے تجاوز نہ ہونے پائے۔ چونکہ ان بشارات کا سمجھنا
 زیادہ تاریخی حالات کے علم پر موقوف تھا اس لئے جس قدر معتبر ذرائع سے تاریخی حالات ہم پہنچے اور جس قدر
 مجموعہ عہدین میں تصرفات اور تحریکات سے متعلق واقعات دریافت ہوئے انہیں مقدمہ کتاب میں
 جمع کر دیا ہے اور ہر ایک بشارت کی تفسیر میں یہی جس قدر اُس کی توضیح کے لئے ضرورت تھی تاریخی حالات
 لکھ دئے ہیں تاکہ مقدمہ سوسری طور پر تاریخی حالات و ہن نشین ہو جائیں اور ہر بشارت کی تفسیر
 سمجھنے میں کوئی وقت واقع نہ ہو چونکہ یہ کتاب منتخبات عہدین کی تفسیر ہے لہذا اس کا نام (تفسیر
 منتخبات العہدین) رکھ دیا گیا ہے جس کے چار حصے ہیں پہلے حصے میں مقدمہ اور بشارات توریت
 کی تفسیر ہے اور دوسرے حصے میں زبور اور کتاب یسعیاہ علیہ السلام کی تفسیر ہے تیسری حصہ میں
 (۱۳) صحائف انبیاء علیہم السلام کی تفسیر ہے چوتھے حصے میں مجموعہ عہد جدید کی تفسیر
 اور خاتمہ کتاب ہے۔



توریت کا مفہوم (۱۲) علمائے مسیحی، توریت کا مفہوم وہ کلام الہی خیال کرتے ہیں جو انبیاء ربی بنی اسرائیل پر نازل ہوا ہے۔ دراصل ”توریت“ ایک عبرانی لفظ ہے جس کے معنی تعلیم کے ہیں اور موجود مجموعہ کے چار حصے ہیں پہلے حصہ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پانچ کتابیں ہیں وہی ”توریت“، کلماتی ہیں یعنی صرف انہیں پانچ کتابوں پر لفظ ”توریت“ کا اطلاق ہوتا ہے۔ دوسرے حصہ میں دیگر انبیاء علیہم السلام کی (۱۳) کتابیں ہیں اور تیسرے حصہ میں زبور ہے جس کی (۱۵) سوتیریں ہیں اور ہر سورۃ زبور کلماتی ہے۔ چوتھے حصہ میں پھر اور انبیاء علیہم السلام کے (۲۰) صحیفے ہیں اور اس مجموعہ کو مجموعہ عہد عتیق کہتے ہیں اور اکثر اس کل مجموعہ کو بھی ”توریت“ سے تعبیر کرتے ہیں۔

توریت کی تفصیل (۲) مجموعہ عہد عتیق میں (۶۹) کتابیں شامل تین جن میں سے اب (۳۹) کتابیں موجود ہیں اور (۳۰) کتابیں مفقود ہیں جن میں سے حسب ذیل (۲۴) کتابیں تو علمائے مسیحی ہی صحیح اور الہامی تسلیم کرتے ہیں۔ اور خود مفسرین ہیل اس امر کے قائل ہیں کہ یہودی جو پیش (۲۴) الہامی کتابیں صحیح مجموعہ عہد عتیق میں سے خارج کر دیں (۱) جنگ نامہ محولہ اور سچا چار دہم باب

بست و یکم کتاب شمار (۲) کتاب الیاء شرمولہ درس نیر و ہم باب دہم کتاب لیشوع اور درس بست و ہشتم
 باب اول کتاب دوم معمولی (۳) کتاب یا ہونیمبرین خانی محولہ درس سی و چہارم باب ہفتم اخبار الایام
 (۴) کتاب سمعیاسی محولہ درس پانزدہم باب دوازدهم کتاب دوم اخبار الایام (۵) کتاب عبد و
 غیب محولہ درس پانزدہم باب دوازدهم کتاب دوم اخبار الایام (۶) کتاب نامتین نبی (۷) کتاب
 اخیاہ نبی (۸) مشاہدات عید و غیب جوتینون محولہ درس انیس باب ہفتم کتاب دوم اخبار الایام
 (۹) کتاب اعمال سلیمان محولہ درس چہل و یکم باب یازدہم کتاب اول سلاطین (۱۰) کتاب اشعیاء
 جس میں حال عزیزیاد شاہ بیوداد کا من اول الی آخرہ درج ہے محولہ درس بست و دوم باب ہشتم
 کتاب دوم اخبار الایام (۱۱) کتاب مشاہدات اشعیاسی محولہ درس سی و دوم باب سی و دوم
 کتاب دوم اخبار الایام (۱۲) کتاب تاریخ تصنیف معمولی محولہ درس سیم باب بست و نوم کتاب
 اول اخبار الایام (۱۳) الکنز پارچہ گیت سلیمان علیہ السلام کے (۱۴) کتاب سلیمان خواص نباتات
 اور حیات کے بیان میں (۱۵) تین ہزار امثال سلیمان کی جن میں سے کچھ اب بھی عمدتین میں موجود
 ہیں چنانچہ تعدو گیت اور وجود کتاب خواص اور تعدو امثال درس سی و دوم سی و سوم باب چہارم
 کتاب سلاطین سے ظاہر ہے (۱۶) مرتبہ یرمیاہ جو علاوہ توصیہ یرمیاہ نبی ہے محولہ درس
 سی و پنجم باب سی و پنجم کتاب دوم اخبار الایام (۱۷) کتاب لیمویل محولہ درس اول باب سی و یکم کتاب امثال
 (۱۸) کتاب اجورین محولہ درس اول باب یم امثال (۱۹) موسی علیہ السلام کی پند کتابوں کا مجموعہ یعنی
 (۱) کتاب مشاہدات (۲) کتاب پیدائش نبرد (۳) کتاب معراج (۴) کتاب الاسرار (۵) کتاب
 ٹسٹ (۶) کتاب الافراق جو یہ چہون علیہ علیہ علیہ علیہ شمار ہونگی۔ اس طور پر توکل چوبیس کتابیں
 ہوتی ہیں یہ کتابیں باتفاق علما کے سیمی صحیح اور الہامی تھیں اور اسو ان کتابوں کے حسب ذیل
 چہکتا تین سیمین میں مختلف فیہ تین تین بعض علما کے سیمی الہامی اور صحیح خیال کرتے تھے اور
 بعض غیر معتبر سمجھتے تھے اور جعلی خیال کرتے تھے۔ (۱) کتاب سوم عزرا (۲) کتاب چہارم عزرا (۳)

کتاب معراج اشعیا (۳۴) کتاب مشاهدات اشعیا (۵) محفوظات جقوق (۶) زبور سلیمان موجود
عهد عتیق بین جو (۳۹) کتابین بین ده حسب ذیل ہیں۔

نام کتاب	تقریباً	نام کتاب	تقریباً
پیدایش	۵۰	ایوب	۳۲
خروج	۴۰	زبور	۱۵۰
احبار	۲۰	امثال	۳۱
گنتی	۳۴	واغظ	۱۲
استثنا	۳۴	غزل القزائم	۸
یشوع	۲۴	لیسایا	۶۶
قاضیون	۲۱	یرمیاہ	۵۲
روت	۴	یرمیاہ کا قصہ	۵
ایسموئیل	۳۱	خرقی ایل	۳۸
۲۔ یموئیل	۲۴	دانی ایل	۱۲
اسلاطین	۲۳	ہوسع	۴
۲۔ سلاطین	۲۵	یوایل	۳
۱۔ تواریخ	۱۵	عموس	۹
۲۔ تواریخ	۳۶	عبدیا	۱
عزرا	۱۰	یونہ	۴
نحمیاہ	۱۳	میکاہ	۷
آستر	۱۰	نحیم	۱۲

تعداد ابواب	نام کتاب	تعداد ابواب	نام کتاب
۲	محجی	۳	حقوق
۱۴	ذکر یاہ	۳	صفنہ یاہ
	۴	۴	ملاکی
<p>توریت میں تحریف (۳) مفسرین میں وہ دیگر علمائے مسیحی مقرر ہیں کہ یہود نے کتب متذکرہ دفعہ (۲) بچاڑیں اور جلا دین کر نیا شتم کا خیال ہے کہ درس بابت و سوم باب دوم متی کے بموجب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا خطاب ناصری نہ ملنا یہی اسی کی دلیل ہے مفسر ڈاؤن اپنی کتاب سوالات السوال مطبوعہ لندن مشہور ۱۸۴۳ء میں سوال دویم کے ذیل میں لکھتے ہیں کہ کتابین مجولہ درس بابت و سوم باب دوم متی نیست و نابود ہو گئی ہیں اس لئے کہ جو کتابین انبیاء کی اب موجود ہیں کسی میں عیسیٰ ناصری درج نہیں ہے اور کرنا شتم اپنی پہلی یعنی تفسیر نین متی میں تحریر فرماتے ہیں کہ بہت سے پیغمبروں کی کتابیں نیست و نابود ہو گئی ہیں اس لئے کہ یہود نے غفلت بلکہ بے دینی سے بعض کتابین کو دین بعض کتابین پہاڑ اڈالیں بعض کتابین جلا دین اور یہ امر کہ یہود نے قصد آگاہی میں یہاں اور جلا میں مرجع ہے اس لئے کہ حواری مسائل دین عیسوی کی تائید میں ان کتابوں کو سند قرار دیتے تھے اس بغض سے وہ کتابین نابود کیں جس میں فرماتے ہیں کہ یہود نے بہت سی کتابین عمدتاً متی سے اس لئے نکال دیں کہ یہ خیال کیا جائے کہ عمدتاً یہ عیسوی کے مطابق نہیں ہیں اور پہلی جو مقدمہ اولیٰ تھا کہ وہی ہیں یہ تحریر فرماتے ہیں کہ شہادت مسیح علیہ السلام کو سید ثابت ہوتا ہو کہ مسیح علیہ السلام زمانہ میں یہ کتابین موجود تھیں اُس شہادت سے کتابوں کی تعداد اور ہر جہلہ اور ہر ایک لفظ کی تصدیق نہیں ہوتی پس اگر مسیح علیہ السلام کی تصدیق کو تعداد کتب ادبیات سے مطابق کیا جائے تو لازم ہوگا کہ راستی حواری کو جو ٹاٹا تسلیم کیا جائے اس لئے کہ جن کتب کا وجود نہیں ہے ان کا حوالہ دیا ہے یا معاذ اللہ مسیح علیہ السلام کی تصدیق کو غلط مانا جائے علماء مسیحی نے یہی حوالہ</p>			

و حافظہ مسیح علیہ السلام پر کذب جائز کر دین گے پس ہر طرح یہ تسلیم کیا جائیگا کہ یہود نے کتب مذکورہ بالا جلا دین اور معدوم کر دین یا جن درسون میں ان کتب کا حوالہ ہے انھیں الحاقی سمجھا جائے جو کچھ حال اس میں ذرا شک نہیں ہے کہ تحریف ہوئی۔ ہنری واسکاٹ کی تفسیر سے بخوبی ظاہر ہے کہ یہود نے قبل از تشریف فرمائی مسیح علیہ السلام ان کے بعد اکثر کتب عمدتاً ضائع کیں۔

یوہینیئس مورخ کتاب چہارم تاریخ کے باب چہدہم میں لکھتا ہے کہ جسٹن شہید نے بمقابلہ طرق یہود کے چند پیشین گوئیوں ذکر کر کے کہا کہ یہود نے انہیں کتب مقدسہ سے نکال ڈالا ہے اور آتش نے اپنی کتاب کی جلد سوم میں لکھا ہے کہ مجھے شک نہیں کہ جسٹن نے بوقت مباحثہ طرق یہود کے اخراج عبارت کا الزام یہود کو دیا اگرچہ بالفعل وہ عبارتیں نسخہ و سپٹوجنٹ میں موجود نہیں ہیں مگر جسٹن کے عہد میں اور فیوس کے زمانہ میں دونوں نسخوں میں موجود اور جز کتاب تہیں بالتخصیص وہ عبارت جو کتاب یرمیاہ میں تھی اور گریٹ حاشیہ کتاب اور فیوس میں اور سنبل جیس حاشیہ کتاب جسٹن میں یہ گمان ظاہر کرتے ہیں کہ جناب پطرس حواری کو بوقت تحریر درششم باب چہارم نامہ اول میں اس پیشین گوئی کا لحاظ تھا۔ اور ہارون صاحب مفسر بائبل جلد چہارم تفسیر میں لکھتے ہیں کہ جسٹن بمقابلہ طرق یہود دعویٰ کرتا تھا کہ عزرائیل نے لوگوں سے کہا تھا کہ طعام عید فیصیح ہمارے مسیحی خداوند کا طعام ہے اگر خداوند کو اس طعام سے بہتر جانو گے اور اس پر ایمان لاؤ گے تو یہ زمین کہیں ویران نہ ہوگی اور جو اس پر ایمان نہ لاؤ گے اور اس کا وعظ نہ سنو گے تو تھوڑے عرصے میں اس پر آکرین گی اور وائی ٹیکر لکھتے ہیں کہ یہ فقرہ غالباً باب ششم عزرائیل میں چوتھا اور اکیسواں ہوگا اور ڈاکٹر اے کلارک صاحب جسٹن کے قول کی تصدیق کرتے ہیں ان اقوال سے جیسا کہ تحریف کتب عمدتاً ثابت ہوتی ہے اسی طرح نسخہ عبری اور عربیہ سپٹوجنٹ کی بے اعتباری ثابت ہوتی ہے جو وہ سو برس قبل از تولد مسیح بہتر اخبار نے یونانی زبان میں ترجمہ کیا تھا پس اب علماء مسیحی کو اسکی صحت پر زور نہ دینا چاہیے ہنری واسکاٹ مفسر بائبل

موجودہ مجموعہ عبدعقین کے (۴) دراصل موسیٰ علیہ السلام کی اصل تورات معدوم ہونے کے علما
تغیر ہونیکے بعض دلائل یہود اور نصاریٰ اقل میں اور ان میں اس سے اتفاق ہے کہ معدوم ہونیکے
بعد عزرائیلی علیہ السلام نے تورت کو پر جمع کیا تاہم یہی بارہن میں صحیح تورت کا وجود متحقق ہوتا ہے
جیسا کہ روایات ذیل کو مجموعہ موجودہ عبدعقین کے مقابلہ سے یہ بین کیا جاسکتا ہے کہ موجودہ مجموعہ
کستور تغیر شدہ ہے۔

بشادتِ توریت مظلّمہ (۱) کعب الاحبار سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ میرے باپ پاس ایک سفرِ توریت کا تھا جسکو وہ صندوق میں بند کرتے تھے اور اچسپ کر لگاتے تھے پس جب میرے باپ مر گئے میں نے اس کو کوکبواؤ کیا دیکھا کہ اوس میں لکھا ہے کہ آخر زمانہ میں ایک نبی کا ظہور ہوگا جو سب نبیوں سے بہتر ہیں اور ان کی امت سب امتوں سے بہتر ہے وہ لوگ گواہی دیں گے کہ کوئی پیر و درگاہ سوا سے اللہ کے نہیں ہے اور ہر لنگرہ پر اسے اللہ دیکار کے اوکی بزرگی کا اظہار کرینگے اور نمازیں صفیں اسی طرح باندھیں گے جس طرح اُن کی صفیں جنگ میں ہونگی اُن کے دل اونکے مصحف ہونگے اور قیامت میں وہ چپکلیان آدھینگے نام اُن نبی کا احمد ہے اور اُنکی امت تعریف کرنے والی ہے جو ہر ایک سختی اور نرمی میں خدا کی تعریف بجا لادیں گے جیسے ولادت اُن نبی کا کہ ہے اور مقامِ تہجرتِ شاہی یہ لوگ جب کسی دشمن کا مقابلہ کریں گے دیکھتے آگے فرستے ہاتھوں میں نیزے ہوئے ہوں گے اللہ انکے اوپر ایسا

مہربان ہوگا جیسے پرندے اپنے بچوں پر مہربان ہوتے ہیں یہ لوگ جنت میں اسطرح داخل ہونگے کہ ایک تہائی اُن میں سے بے حساب و کتاب داخل جنت ہونگے اور ایک تہائی اُن میں ہی گناہ اور خطائیں لے کے آئیں گے جنہیں اللہ تعالیٰ بخش دے گا اور ایک تہائی اُن میں سے بڑے گناہ اور بڑی خطائیں لے کے آئیں گے اور انکی نسبت اللہ تعالیٰ فرشتوں سے ارشاد فرمائے گا کہ اُن کو لے جاؤ اور اُن کو وزن کرو اور اُن کے اعمال کو دیکھو پس وہ انکو تولیں گے اور کہیں گے کہ اسے پروردگار ہم نے دریافت کیا کہ انہوں نے اپنے نفسوں پر زیادتی کی ہے اور دریافت کیا کہ گناہ کے عمل اور نیکے مانند یہ اُن کے ہیں مگر یہ بات ہے کہ گواہی دیتے تھے کہ کوئی پروردگار سوائے اللہ کے نہیں ہے پس اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ مجھے قسم ہے اپنے عزت و جلال کی کہ میں اُس شخص کو جس نے میری خالص گواہی دی ہے مثل اُس شخص کے نہ کروں گا جیسے کفر کیا۔

جس سے ظاہر ہے کہ اسل انجیل اور ترجمہ صحیح تورات کا بعد بطور نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم بھی موجود تھا مگر مخفی و مستتر تھا نہ میں ہو کر بڑی احتیاط سے رکھا جاتا تھا اوس کا اظہار نامناسب خیال کیا جاتا تھا اب یا تو وہ تلف ہو گئے ہونگے یا اسی طرح اب بھی بعض مقامات پر مخفی و محفوظ رہے مخفی ہونگے اور اراثا ایک سے دوسرے تک پہنچتے چلے آتے ہوں گے۔

بشارت محمد متقی مظہر (۲) وہب بن منیہ سے روایت ہے کہ انہوں نے یہ فرمایا کہ نبی اسرائیل وہب بن منیہ کے ایک نبی پر خدا نے جو کتاب نازل کی تھی اوس میں میں نے یہہ پڑھا کہ اپنی قوم میں کھڑا ہوا اور کہہ اے آسمان سن اور اے زمین چپ کان لگا اس واسطے کہ حق سبحانہ تعالیٰ نبی اسرائیل کی شان کا قصبہ بیان فرمانا چاہتا ہے میں نے اپنی نعمت سے اُن کو بلا اور اپنی کرامت سے انکو برگزیدہ کیا اور اپنے لئے انکو چنانٹ لیا اور میں نے جنی اسرائیل کو ایسی بہائی ہوئی بیٹیوں کے مانند یا جن کا کوئی چرواہا نہ ہو پس جو ان میں سے

بہاگ گئی تھیں لگو میں پہیر لایا اور جوان میں سے بیشک گئی تھیں اور لگو میں نے جمع کیا اور جوان میں
 سے بیار تھیں اور کی دو کی اور جن کا ان میں سے ہاتھ پاؤں ٹوٹ گیا تھا اور ان کا معالجہ کیا اور جو
 ان میں سے موٹی تازی تھیں اور کی حفاظت کی جب میں نے یہ کیا تو وہ خوش ہوئیں اور ان میں
 جو میٹھ ہے تمام انہوں نے ایک دوسرے کو سنگ مارے اور ایک کو دوسرے نے
 قتل کر ڈالا پس افسوس ہے ان کتنے راستوں پر اور افسوس ہے اس ظالم قوم پر میں نے جسد
 زمین اور آسمان پیدا کئے تھے اسی دن میں نے ایک حتمی امر مقرر کر دیا تھا اور اسکے لئے ایک مدت
 معین کر دی جو ضروری ہے پس اگر ان لوگوں کو علم غیب ہو تو بہتہ کو خبر دین گے کہ میں نے وہ
 تعین کب کیا ہے اور کس زمانے میں ظہور ہوگا اس واسطے کہ میں اس امر کو سب دنیوں پر ضرور غالب
 کروں گا۔ پس اگر وہ جانتے ہیں تو تم کو خبر دینگے کہ کب ظہور ہوگا اور کون تمہم ہوگا اور اس کے مددگار
 کون ہونگے اور اس کے ساتھ میں ایک پیغمبر کو بے پڑ ہے لکھے امیون میں سے ضرور مبعوث
 کروں گا جو نہشت خو ہوگا نہ سخت ہوگا نہ بازار دن میں چھینے والا ہوگا نہ پریشان اور یہودہ گفتار
 ہوگا میں ہر خوبی اور سے دوں گا اور ہر ایک اچھی خصالت اسے عنایت کروں گا اور میں سنجیدگی
 اور کسی زبان پر اور پر ہر نگاری اور اس کے دل میں اور دانائی اور کی گفتار میں اور صبر و وفاداری اور کی
 طبیعت میں اور درگزر اور نیکی اور کی عادت میں اور خلق اور کی شریعت میں اور عدل اور کی سیرت
 رکھوں گا۔ اور اسلام کو اور سکنا مذہب کروں گا اور کی وجہ سے کمینگی کو دور کروں گا اور اس کی وجہ سے
 افلاس کو دفع کروں گا اور اس کی وجہ سے گمراہوں کو راہ پر لاؤں گا اور اس کی وجہ سے قلوب متفرقہ اور مختلف
 خواہشوں میں تالیف کروں گا اور اس کی امت کو ایمان میں توحید میں اور تصدیق رسول میں بہترین
 امت کروں گا اور ان کے دل میں ڈالوں گا کہ چلتے پھرتے نماز میں سجدوں میں میری تسبیح اور تحسید
 کیا کریں میری رضا جوئی کے لئے وہ اپنا گہرا چہرہ پڑ کے نکلیں گے میری راہ میں دھمپیں جھاکر
 لڑائی نہ کریں میرے لئے قیام و کعبہ و سجدہ نماز میں کرتی ہر نگاہ پر میرے لئے تمکین کریں گے

ات کو اہلب اعدون کو شیر ہو گئے یہ میرا فضل ہے جس کو چاہتا ہوں دیتا ہوں اور میں جس کا فضل ہوں یہ کتاب حرقیل علیہ السلام کی ہے یہود نے مقام بشارت میں تحریف کی۔

بشارت توریت جو کعب الاحبار نے (۳) روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کعب الاحبار حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بیان کی

آخر الزمان کفر مانے میں ہوتے۔ اور تمہیں جناب ممدوح کا زمانہ ملا کر تم ان کے ہاتھ پر ایمان نہ لائے بعد از ان تم نے زمانہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کا پایا جب مجھ سے بہتر تھے مگر تم ایمان نہ لائے اور میرے زمانہ میں تم ایمان لائے پس کعب نے کہا اے امیر المؤمنین میرے بارے میں جلدی نہ کیجئے اس لئے کہ میں تحقیق کرتا تھا کہ وحیقت کیا صحیح ہے تاکہ میں نے وہ پایا جو جو توریت میں مذکور ہے عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ امر توریت میں کس طرح مذکور ہے کعب الاحبار نے کہا کہ میں نے توریت میں دیکھا ہے کہ سدا رخلق اور برگزیدہ اولاد آدم علیہ السلام کو ہمارے خاندان میں ظاہر ہو گا وادی مقدس میں وہ توحید اور حق کو ظاہر کرے گا پھر وہ طیبہ کو جاوے گا اور وہ ان او کی جنگ و جدال ہو گی یہیں او کی روح قبض ہو گی اور یہیں وہ دفن ہو گا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اسکے بعد کعب احبار نے کہا بعد اسکے شیخ صالح والی ہو گا عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا پھر کیا ہے کعب نے کہا پھر وہ مر جاوے گا ورنہ حالیکہ لوگ او کی پیروی کرتے ہوں گے عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا پھر کیا کعب نے پھر زمانہ آہن آوے گا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اے ہے بد بو پھر کیا ہے کعب نے کہا پھر وہ شہید ہو گا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا پھر کیا ہو گا کعب نے کہا پھر وہ غلوم راجا ہو گا ویک عمر رضی اللہ عنہ نے کہا پھر کیا ہے کعب نے کہا پھر سفید رز الاپورا انصاف کرنے والا پوری شرافت والا پورے علم والا والی ہو گا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ ابوالحسن علی بن کعب نے کہا پھر وہ شہید ہو گا عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا پھر کیا ہے کعب نے کہا پھر یہ حکومت شام کی طرف منتقل ہو گی عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کعب بس۔ اسی ہوا

کی مانند اس پادری سے منقول ہے جس سے عمر رضی نے خلفا کے باب میں سوال کیا تھا اس حدیث میں لفظ قریہ وال مہلک یعنی بدبو ہے اور لوہا بدبو ہوتا ہے۔ اور عمر رضی نے صرف براہ فروتنی اسے ہے بدبو کہا تھا اور لوہے سے کعب کی مراد صفات حمیدہ اور شدت باس ہے اکثر ابواب کتاب اشعیاء میں یہ مضمون درج ہے لیکن اخیر بشارت میں تحریف کی گئی ہے۔

بشارت تورات منظرہ (۴۲) واقعہ رحمتہ اللہ علیہ نے ثعلبہ بن ابی مالک حبشی سے روایت کی ہے ابو مالک اسرائیلی کہ عمر رضی نے ابو مالک سے پوچھا (جو ابو ثعلبہ سے تھے) اور جو اخبار یہود میں سے تھے۔ آپ نے کہا محمد کو بتائے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کیا صفت تورت میں مذکور ہے ابو مالک نے جواب دیا کہ جو صفت اوس نے نبی ہارون کی تورت میں متغیر و متبدل نہیں ہوئی ہے یہ ہے کہ احمد صلی اللہ علیہ وسلم اسمعیل بن ابراہیم کی اولاد سے ہونگے وہ اخیر نبی ہیں اور عربی نبی ہیں وہ ابراہیم کا دین حنیف جاری کریں گے کچھ پاچاہانہ نہیں گے۔ اور ہاتھ پاؤں دھوئیں گے اوس کی آنکھوں میں سرخی ہوگی اور اوس کے دونوں شانوں کے بچے میں مہر نبوت ہوگی وہ نہ ٹٹنگے ہونگے نہ طویل القامت غلہ پسینگی اور خیرہ کٹھا کرینگے اور گدے پر سوار ہونگے اور بازاروں میں پیادہ ہوں گے اوس کے کندھے پر تلوار ہوگی اور جو کوئی اوس سے ملے آپ اوس کے ساتھ نماز پڑھیں گے اگر یہ قوم فوج میں ہوتے تو وہ ہرگز طوفان سے ہلاک نہ ہوتی۔ اور اگر قوم عادیں ہوتے تو وہ ہوا سے سخت سے نہ ہلاک ہوتی اور اگر قوم ثمود میں ہوتے تو وہ آواز سے ہلاک نہ ہوتی۔ جاے پیدائش آپ کی مکہ ہے اور یہیں آپ کا نشوونما اور آپ کی نبوت کی ابتدا ہوگی اور مقام حیرت آپ کا شرب ہوگا جو ایسی زمین پر واقع ہے جہاں سیاہ سنگستان اور شورہ زار زمین ہے اور آپ محض اُمی ہونگے نہ لکھیں گے نہ لکھا ہوا پڑھیں گے آپ حماد یعنی ٹبری محمد کو بوالے ہونگے ہر سختی اور نرمی میں اللہ کی حمد کرینگے آپ کا مذہب حکومت شام میں ہوگا اور آپ کے مصاحب جبریل علیہ السلام

ہونگے۔ اپنی قوم سے آپ سخت اذیت اٹھائینگے پھر اُن پر آپ کا مایاب ہونگے۔ آپ کے
 لڑائیوں میں اس طور پر ہونگی کہ کسی میں آپ کو فتح اور کسی میں آپ کو شکست ہوگی
 لیکن اخیر میں آپ ہی فتحیاب رہیں گے آپ کے ساتھ ایک قوم ہوگی موت کی طرف اُس پلٹی
 سے زیادہ دُورین گئے جو بھارت کی چوٹی سے نیچے کی جانب دوڑتا ہے اُس قوم کے سینہ
 او کی انجیلین ہونگی اور قربانیانِ اُن کی اون کا خون ہو گا وہ دن کے شیر اور رات کے راہب ہونگے
 ایک مہینہ کی راہ سے آپ کا دشمن آپ سے مغرب ہو جائیگا آپ خود اپنی ذات سے لڑائی
 میں شریک ہونگے تا آنکہ زخمی ہونگے آپ ایسی حالت میں گفتگو کریں گے کہ نہ آپ کے ساتھ
 کوئی پیرے والا ہو گا نہ کوئی نگہبان اللہ تعالیٰ خود اُن کی حفاظت کرے گا۔ اسی طرح کی احبار
 سے اور بہت سی روایات ہیں جنہوں نے بعدِ اسلام کے صاف اقرار کیا ہے کہ نبی آخر الزماں
 صلی اللہ علیہ وسلم کے باہم الشریف و جمیع صفات الکاملہ توریت میں بشارتین ہیں۔

انجیل کا مفہوم (۵) لفظ ”انجیل“ بھی عبرانی ہے جس کے معنی خوشخبری اور بشارات اور تعلیم کے
 ہیں۔ جو لفظ انگلیوں سے معرب ہے لیکن ”انجیل“ سے مراد اب کتابِ متی حواری اور
 مرقس تابعی و لوقا تابعی و یوحنا حواری ہے جن میں سے ہر ایک کی نسبت علمائے مسیحی کا
 یہ بیان ہے کہ حواریین و تابعین نے یہ اعانت روح القدس بذریعہ الماسمان کتابوں کے
 تدوین کی ہے لیکن عام مفہوم اس سے بھی سید قدر وسیع ہے موجودہ مجموعہ جس میں علاوہ کتب
 مذکورہ کے رسالہ اعمال الرسل اور مکاشفات یوحنا اور پولوس اور پطرس اور یعقوب اور یوہنا کے
 خطوط ہیں وہ سب مجموعہ مراد ہے یہ مجموعہ ”مجموعہ عہد جدید بھی کہلاتا ہے۔ اور ”انجیل“ سے
 یہی تعبیر کیا جاتا ہے۔

انجیل کی تفصیل (۶) موجودہ مجموعہ عہد جدید میں متی اور مرقس اور لوقا اور یوحنا کی انجیلیں اور
 مکاشفات یوحنا اور اعمال الرسل چھ کتابیں اور (۲۱) خطوط ہیں جن میں سے (۱۴) خطوط

پولوس کے امیر (۳) خطوط یوحنا کے اور (۲) خطوط پطرس کے اور ایک خط یعقوب اور سیدواہ کا ہے اور حسب ذیل (۴) کتابیں علمائے مسیحی میں مختلف فیہ ہیں بعض علما انہیں نبیج اور الہامی مانتے ہیں اور بعض انہیں جعلی اور نبیج اور غیر الہامی خیال کرتے ہیں۔

(۱) سات کتابیں جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے منسوب ہیں۔ نامہ بام الکیر سن بادشاہ اڈولیسہ نامہ بنام پطرس و پولوس۔ کتاب تثلیث و وعظ دہر مرگت جو مرید دن کو خفیہ تعلیم کرتے تھے۔ کتاب شعبہ بازی بھر۔ کتاب مسقط الراس مسیح علیہ السلام و مریم و دایہ مریم۔ نامہ بنام لیو پاس پادری شہ ایس کہ چپٹی صدی میں آسمان سے اور سلیمین گرا تھا۔

(۲) آٹھ کتابیں جو حضرت مریم علیہا السلام سے منسوب ہیں۔ نامہ بنام اگنا شس۔ نامہ بنام سی سلیمان۔ کتاب مسقط الراس۔ کتاب مریم و دایہ مریم تاریخ و حدیث مریم۔ کتاب حرج مسیح علیہ السلام کتاب شمالات خرد و بزرگ مریم۔ کتاب نسل مریم و انگشتی سلیمان۔

(۳) نو کتابیں جو یوحنا حواری سے منسوب ہیں۔ اعمال یوحنا۔ انجیل دوم یوحنا۔ حدیث یوحنا۔ کتاب خانہ بدوشی یوحنا۔ نامہ بنام ایڈرویک۔ وفات نامہ مریم۔ تذکرہ مسیح علیہ السلام و نزول آنجناب از صلیب۔ مشاہدات دوم یوحنا۔ آداب نماز یوحنا۔

(۴) گیارہ کتابیں جو پطرس حواری سے منسوب ہیں انجیل پطرس۔ اعمال پطرس۔ مشاہدات پطرس۔ ایضا مشاہدات پطرس۔ نامہ بنام کلینس۔ مباحثہ پطرس و الی بین۔ تعلیم پطرس و وعظ پطرس۔ آداب نماز پطرس۔ کتاب خانہ بدوشی پطرس۔ کتاب قیاس پطرس۔

(۵) دو کتابیں جو اندریاہ حواری سے منسوب ہیں۔ انجیل اندریاہ۔ اعمال اندریاہ۔

(۶) دو کتابیں جو متی حواری سے منسوب ہیں۔ انجیل طفولیت۔ آداب نماز متی۔

(۷) دو کتابیں جو فیلیپ حواری سے منسوب ہیں۔ انجیل فیلیپ۔ اعمال فیلیپ۔

(۸) پانچ کتابیں جو ثوما حواری سے منسوب ہیں۔ انجیل ثوما۔ اعمال ثوما۔ انجیل ططویس۔ مسیح علیہ السلام مشاہدات ثوما۔ کتاب خدا: بدوشی ثوما۔

(۹) ایک کتاب جو برتولا حواری سے منسوب ہے۔ انجیل برتولا۔

(۱۰) تین کتابیں جو یعقوب حواری سے منسوب ہیں۔ انجیل یعقوب۔ آداب نماز یعقوب۔ وفات نامہ مریم۔

(۱۱) تین کتابیں جو اس بیتاہ سے منسوب ہیں جو بعد عروج مسیح علیہ السلام عوض یسودا عذار داخل زمرہ حواریین ہوا۔ انجیل بیتاہ۔ حدیث بیتاہ۔ اعمال بیتاہ۔

(۱۲) تین کتابیں جو مرقس انجیلی سے منسوب ہیں۔ انجیل مصریان۔ آداب نماز مرقس۔ کتاب پی شن بر بناء۔

(۱۳) دو کتابیں جو بر بناء سے منسوب ہیں۔ انجیل بر بناء۔ نامہ بر بناء۔

(۱۴) ایک کتاب جو تھیوڈیوس سے منسوب ہے۔ انجیل تھیوڈیوس۔

(۱۵) پندرہ کتابیں جو پولوس مقدس سے منسوب ہیں جو عروج مسیح علیہ السلام کے دو سال بعد

ایمان لاکر زمرہ حواریین میں داخل ہوئے۔ اعمال پولوس۔ اعمال ٹمکلیہ۔ نامہ بنام لادوکیان۔

نامہ سوم بنام تھلینکیان۔ نامہ سوم بنام گریٹیان۔ نامہ گریٹیان وجواب آن از پولوس مقدس

پا۔ بنام سنیکا وجواب آن۔ ورن پولوس مشاہدات پولوس۔ ایضاً مشاہدات پولوس

انابی و کرسن پولوس۔ انجیل پولوس۔ وعظ پولوس۔ کتاب افسون مار۔ بریتیت بطرس

و پولوس۔

ماسوا کتب مذکورہ اور چھ کتابیں مفصلہ ذیل جعلی تصویر کی جاتی ہیں (۱) آئین عقائد حواریین

(۲) نامہ پولی ٹارپ (۳) انجیل ولادت مریم (۴) انجیل مقودیم (۵) شہادت تمکلیہ (۶)

تاریخ دوازدہ حواری تصنیف آید یاس اور علاوہ ان سب کے انجیل نی ٹی و ٹی آف میری محولہ

کتاب اکبر موجود بھی مختلف فیہ ہے پس جس حالت میں کہ مجلس از می اسعد ٹبر ہی ہوئی ہو کہ جسقد رکتب عمد جدید مجموعہ مروجہ حال میں موجود ہیں اوس سے چہا چند جعلی کتابیں بنائی گئی ہوں تب دو چار باب تو ہر ایک کتاب میں ملا دینا اون لوگوں کے لئے کوئی وقت طلب امر نہ تھا کی آیات کا بڑا تھا۔

(۷) کتب متذکرہ دفعہ (۵) کو کتب موجودہ مجموعہ عمد جدید کے ساتھ ملا کر دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سب کتابیں تقریباً اور تقریباً ثابت ہے۔

اساوی ہیں نہ اون (۷) کتابوں پر کسی قسم کا شبہ پیدا ہو سکتا ہے نہ موجودہ کتب مجموعہ عمد جدید کی وقت کی کوئی وجہ معلوم ہوتی ہے البتہ مضامین کے لحاظ سے موجودہ کتب مجموعہ عمد جدید مشتبہ معلوم ہوتی ہیں اس لئے کہ اونکے بعض مضامین محض خلاف عقل اور ناممکن معلوم ہوتے ہیں اور دیگر کتب جو جعلی بیان کی جاتی ہیں اونکے مضامین ایسے نہیں ہیں نہ الوہیت مسیح علیہ السلام انہیں ثابت کی گئی ہے نہ مسیح علیہ السلام کا مسلوب ہونا بیان کیا گیا ہے نہ مسئلہ کفارہ اُس میں ہے جو سب کچھ جوئے عیسائیوں کا اختراع ہے اسی وجہ سے تقریباً سب کتابیں جعلی اور جعلی اصلی قرار دی گئی ہیں بجز سال اس امر کا ثبوت کہ دوسری انجیل متی متون انجیل طوقیت اور دوسری انجیل مرقس مشہور انجیل مہربان اور دوسری انجیل یوحنا جعلی ہیں اور چاروں انجیلیں موجودہ مجموعہ کتب عمد جدید مروجہ حال صحیح اور اصلی ہیں اور جلد اکیاسی کتب مذکورہ بالا ہی اصل اور غیر الہامی ہیں سیمپسون پر ہے جس کا مطلقاً کوئی ثبوت اونکے پاس نہیں ہے نہ کہیں آج تک اونہوں نے اپنے اس دعویٰ کا ثبوت پیش کیا پس تا وقتیکہ وہ امور مذکورہ ذیل قابل اطمینان دلائل سے نہ ثابت کر دیں اون کا یہ بیان کہ کتب مذکورہ جعلی ہیں تسلیم نہیں کیا جاسکتا۔

(۱) یہ کہ ہر ایک جعلی کتاب کے مجلس از کا کیا نام ہے۔

(۲) یہ کہ کس بادشاہ کے عہد میں اور کس سن میں مجلس از نے جعلی کتاب بنائی۔

(۳۳) یہ کس ملک اور کس مقام میں یہ مجلسازی کی اور خفیہ کی اعلانیہ۔

(۳۴) یہ کس غرض سے یہ جعل بنایا اور اس مجلسازی کا کیا منکرہ پایا۔

(۵) یہ کہ جعلی کتاب میں سے کیا کیا مضامین غلط اور کیا کیا مضامین صحیح ہیں اور ان کا تعین کیا جائے۔

(۶) یہ کہ جعل ساز نے تنہا یہ مجلسازی کی یا اور لوگ بھی اسکے ساتھ شریک تھے اگر تھے تو ان کے کیا نام تھے۔

(۷) یہ کہ سب سے پہلے اس جعل سازی پر کون شخص مطلع ہوا اور کس زمانے میں کس جگہ اور کن وجہ سے۔

(۸) مطلع ہونے والوں نے مجلسازی کی اطلاع پا کر کیا تدارک کیا اور کیا تدبیر عمل میں لائے۔

(۹) یہ کہ جعل سازوں کے مرنے کے بعد انکی جعل سازی کی اطلاع ہوئی یا ان کی زندگی میں۔

(۱۰) یہ کہ اگر مجلسازی کی زندگی میں اس کا جعل پکڑا گیا تو وہ ملزم قرار پایا اور اس نے جعل سے اقبال کیا یا نہیں۔

تیسری دسویں امور کیا کسی کتب میں سے ہر ایک کتاب کی نسبت ثابت ہونے چاہئیں ساتھ ہی اسکے یہ امر بھی دریافت طلب ہے کہ قبل از تالیف کتب جدید جعل ہوا یا بعد از تالیف جعل ہوا تو ان کا جعلی کنایہ یا جوہر جدید تالیف ہیں اس لئے کہ جعل کا احتمال مابعد میں ہو سکتا ہے نہ قبل از تالیف کی نسبت کو جعل سے تعبیر کیا جائے تو اس سے اصل کتاب جعلی نہیں ہو سکتی اس لئے کہ اس سے زیادہ کچھ بھی نہیں کہا جاسکتا کہ اس کتاب کو فلاں شخص کی تالیف کہنا غلط ہے اور اگر بلا قیہ نسبت تالیف جعلی کہا جائے تو بلا شبہ صحیح ہو گا جیسے کہ کہا جائے کہ یہ

یہ منسوب الیہ کے محفوظات ہیں اس ملاہست سے نسبت کی گئی اور اگر بعد تالیف کتب عمدہ و جلیل ہو تو بیفائدہ ہے اسلئے کہ جذباب یا کئی درس الحاق کرنے سے بھی جملہ ساز کا مقصود حاصل ہو سکتا تھا اور مجلساؤ کا ذی عقل اور ذی علم ہونا ضرور ہے اور کوئی ماقول ایسے یہودہ ام کا اقدام نہیں کر سکتا۔ پس دونوں صورتوں میں جملہ ثابت نہیں ہو گا۔ تیسرا یہ امر غور کے قابل ہے کہ چارون انجیلوں کے اختلاف کثیر کی حسب قدر علمائے اہل اسلام نے تشریح کی ہے جو کتاب استفسار میں بھی تفصیلاً موجود ہے۔ اے جیکہ علمائے مسیحی نے کٹیگی کر کے قبول کر لیا اور الہامی مانا پس مفصلہ بالا انجیلوں کو کس دلیل سے علمائے مسیحی نے مقبول فرماتے ہیں اس سے زیادہ کیا ہو سکتا تھا کہ ان انجیلوں میں بعض مقامات غیر الہامی یا الحاقی یا محرف قرار دیتے جیسا کہ چارون انجیلوں میں قرار دیا ہے بلکہ ترجیحات سے علمائے مسیحی اپنی قطع اوقات کرتے اور تطبیق کے درپے رہتے جیسا کہ مار اوین نے کیا ہے یہ دو غدر کہ متر و کہ انجیلوں کے مولف صاحب المام نہ تھے اور ان انجیلوں کی نسبت منسوب الیہم کی طرف صحیح نہیں ہے اس وقت تک قابل ماعت نہیں ہیں جبکہ کہ چارون انجیلوں کے مولفوں کا صاحب المام ہونا ثابت نہ کیا جائے اور ان چارون انجیلوں کی منسوب الیہم سے نسبت کی صحت نہ ثابت کی جائے البتہ یہ غدر قبول کیا جاسکتا ہے کہ متر و کہ انجیلین بالترصیح تنکیت کا البطل کرتی ہیں اور نیز اعلان سے الوہیت مسیح اور کفارہ اور مصلوب ہونا بالکل باطل ہوتا ہے اور ان انجیلوں میں نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارات بتصریح اہم مبارک موجود ہیں اور یہ انجیلین اکثر قرآن شریف کے مطابق ہیں اس وجہ سے وہ نامقبول قرار پائی ہیں چنانچہ قریب مئالی کے بلکہ یہی امر علمائے مسیحی کے کلام سے مستنبط ہوتا ہے ولیم سور صاحب نے دفعہ سیم ثقبہ صفحہ ۹ پر جو حاشیہ تحریر فرمایا ہے اور دفعہ سی و پنجم مندرجہ صفحہ (۸۲) پر جو حاشیہ لکھا ہے وہ اشارتاً اسی امر پر

وال ہے حاشیہ اول الذکر میں متروکہ انجیلوں کی نسبت وہ لکھتے ہیں کہ وہ اکثر قصوں اور
 بے اصل کہانیوں سے بھری ہوئی ہیں جن میں سے کتنی باتیں قرآن میں مندرج ہیں مثل
 عیسیٰ علیہ السلام کے ہنڈولے میں بات کرنی اور گیلی مٹی سے چڑیاں بنا کر جلانے کی حاشیہ
 آخر الذکر کا یہ مضمون ہے کہ انیون کی بدعت کی خبر نبی آخر الزمان کو پہنچی اور سے غلط سمجھ کر
 یہ نئی بات ایجاد کی کہ مسیح کے مشابہ کو یہود نے مصلوب کیا یعنی یہاں بدعت اس لئے
 قرار پایا کہ اس سے کفار کھج کا ابطال ہوتا ہے اور عدم مصلوبی اور عروج میں یہ قول قرآن ^{بعض}
 کے مطابق ہے باوجود اس تعصب اور تحریف سے انکار کے علماء مسیحی کے اقوال ^{تحقیق}
 تحریف کتب عمدہ جدیدہ کا اقبال ہیں ہارن صاحب وغیرہ مفسرین ہیں نے درمیان ہنرم
 دہشتم باب پنجم لائل پوچھا کہ معرف لکھا ہے اور آٹھ مقامات میں تحریف قبول کی ہے لیکن
 اگر بعض دیگر مفسرین کے مختلف اقوال بھی جمع کئے جاویں تو اس کے رد سے قریب تمام
 مقام کے تحریف ثابت ہو سکتی ہے اور اختلاف عبارات اور کاتبوں کے سمو وغیرہ امور
 بعض مفسرین نے تو ایک لاکھ پچاس ہزار اور بعض نے چالیس ہزار اور بعض نے تیس ہزار
 قرار دئے ہیں اور عمدہ جدیدہ کی ہر ایک کتاب میں ان اختلافات کی تقسیم اور تعین بخوبی کی گئی ہے
 مثلاً انجیل متی میں تین سو ستر مقامات قرار دیتے ہیں اور علیٰ ہذا القیاس اور انجیلوں میں اور دیگر
 رسائل عمدہ جدیدہ میں اور ہر ایک تبدیل شدہ درس اور ہر ایک کلمہ اور حرف محرف اور متغیر پر محل لکھا
 گیا ہے اور بعض مقامات پر یہ بھی ایسا کیا گیا ہے کہ دراصل یہ لفظ تھا یا یہ لفظ معلوم ہوتا ہے
 اور اسی طرح امور مختلف فیہ کو تحریر فرمایا ہے بلکہ بعض کتابین علماء مسیحی نے اس الزام سے
 طبع کین ہیں کہ جملہ اختلافات ان کے حاشیہ پر مندرج ہیں گو یہ اختلافات بھی تحریف کا ایک جز ہیں
 لیکن اس وقت کے بعض پادری صاحب اسے تحریف کہتے ہوئے خرماتے ہیں اور
 سمو کاتب قرار دیتے ہیں جو ان کی دانائی کے خلاف ہے اس لئے کہ اصل عالمی نسخہ

مقابلہ کر کے اس اختلاف کو کیوں رفع نہیں کیا۔ اور سو کاتب کی کیوں تصحیح نہیں کی کیونکہ تصحیح کے عکس علمائے مسیحی نے مصلحتاً اختلاف اور زیادہ ہونے دئے اور سو کاتب بدستور باقی رکھتے گئے یہاں تک کہ ڈیڑھ لاکھ تک ذوبت پہنچی اور ابھی کیا ہے جس قدر زمانہ زیادہ گزرتا جائے گا اختلافات اور سو بہی زیادہ بڑھتے جائیں گے۔ صاحب تشخیص المقال عربی و اثبات الحق اردو نے تدریب کی باب سویم صفحہ (۷۰) سے ادن تحریفات کو بیان کیا ہے جو سکہ علمائے مسیحی مہین ناظرین کو بعض تحریفات کتاب مذکورہ سے بالیقین معلوم ہو سکتی ہیں اور اکثر کتابوں سے اکثر تحریفات مل سکتی ہیں تحریفات عمد جدید ایسی نہیں ہیں جنکی کچھ رمی میں خدا بھی دشواری ہو۔ ناظرین کتب متعلقین ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔ اس مختصر میں تفصیلات کی گنجائش نہیں ہے۔

اصل عبری انجیل کا وجود (۸) اصل عبری انجیل جو کلام الہی ہے اگرچہ وہ اس زمانے میں عنقا کی مانند نایاب ہے لیکن بعض علماء اہل اسلام نے اسے دیکھا ہے اور بعض علماء اہل اسلام نے نقل کیا ہے چنانچہ صاحب تشخیص المقال عربی یا کتاب اثبات الحق اردو میں صحیح روایت درج ہے کہ منجملہ اولیاء اللہ کے ایک ولی تھے جن کا نام شیخ محمود شاشی تھا جو توحید عبد اللہ احرار کے اجداد میں سے یہ صاحب بہت عبادت کیا کرتے تھے ایک سال حج کو جاتی تھے اور ایک سال کافرون پر جہاد کرتے تھے اتفاقاً یہ ہوا کہ جب بیچ کو جاتے تو بغداد میں وارد ہو کر اور خلیفہ بغداد کی پاس پادشاہ روم کا خط عبرانی زبان میں آیا اور خداوند تعالیٰ نے اپنے کرم سے محمود کو دنیا کی زانوین سے ستر زبانیں الہام فرمائی تھیں خلیفہ خط پڑھنے والے کی جستجو میں تمام لوگوں نے اس کو خبر دی کہ آپ کے شہر میں ایک شخص وارد ہوا ہے جو عبرانی خوب جانتا ہے خلیفہ نے انہیں طلب کیا اور انہوں نے خط کو سفیر کے سامنے پڑھا اور جواب دے گا کہ یہ کمال فصاحت لکھ دیا سفیر اپنے پادشاہ کے پاس واپس گیا اور اس نے یہ سب حالات بیان کیے

اور شیخ محمود کو چلے گئے جب حج سے واپس آئے اور موافق اپنی عادت کے چند سال کے بعد جہاد کو روم کی طرف گئے۔ تو یہ اتفاق ہوا کہ مسلمانوں کو شکست ہوئی اور شیخ محمود گرفتار ہو گئے۔ اور لوگ پکڑ کر ان کو بادشاہ کے سامنے لائے اس وقت سفیر مذکور بھی حاضر تھا اور ان کو سفیر نے پہچانا اور بادشاہ سے کہا کہ یہ شخص عبرانی خوب جانتا ہے پس بادشاہ نے شیخ محمود سے کہا کہ میں تم کو ایک کتاب دیتا ہوں جو ہمارے آباء و اجداد سے ہمارے پاس امانت چلی آتی ہے اور سپرد ان کی مہرین ہیں تم اس کا ہماری زبان میں ترجمہ کرو و شیخ محمود نے اسے منظور کیا اور ترجمہ شروع کیا جب دیکھا تو معلوم ہوا کہ وہ انجیل ہے جو سمان سے اتری تھی اور یہ مشہور چار انجیلین خدا کا کلام نہیں ہیں بلکہ عیسٰیؑ کے حالات ہیں جن کو چار آدمیوں نے جمع کیا ہے شیخ محمود کہتے ہیں کہ انجیل مذکور میں میں نے دیکھا کہ ہمارے نبیؐ کا احوال نصف کتاب سے زیادہ میں مذکور ہے اُن کے اوصاف و حالات بتقریب مختلف لکھے ہوئے ہیں جس طرح ہمارے قرآن میں عیسٰیؑ کا ذکر مختلف مقاموں پر بتقریب مختلف ہے پس شیخ محمود نے ترجمہ تمام کر کے بادشاہ کو دیا لیکن بعض مقامات کا ترجمہ اپنے لئے کر کے اپنے پاس رکھا جب ترجمہ تمام ہوا۔ بادشاہ نے وہ لے لیا اور اپنے خزانہ کو حکم دیا کہ جو مال اور اسباب اور کاغذات خفیہ بطور پر شیخ محمود کے پاس ہوں لے لیں جہاں خدام نے اس کے حکم کے بموجب عمل کیا اور جو کچھ ان کے پاس تھا لے کر انہیں چھوڑ دیا۔

(۹) اہل کتاب قبل از ولادت نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ
بشارت کا مفقود ہونا
وسلم تبصریح اسم مبارک اور جملہ علامات کے تورات اور دیگر کتب انبیاء
آپ کے مبعوث ہونے کی خبر دیتے تھے اور مواقع اور مواضع بشارت کے تعین کرتے
تھے لیکن بعد از نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم بطرح اہل یہود نے بعض اصل کتابیں
نہت کیں اور بعض میں جہانک وہ سمجھ سکے آیات بشارت کو انہوں نے نکال ڈالا اور بقدر

شفاعت اٹھا رکھی جاوے گی اور اسی کے پیرو پر قیامت آئے گی۔

عہد جدید کی بشارت سے متعلق (۴) عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب خط عبد اللہ بن عباس کی روایت

آنحضرت کا قیصر بادشاہ روم کو پہنچا تو اس نے اپنے پادریوں کو اور اپنے دین کے بڑے بڑے عالموں کو جمع کیا اور کہا کہ اسلام قبول کر اس پادریوں نے سخت انکار کیا۔ پس ان سے قیصر نے کہا کہ یہ صرف تمہاری آرائش کا قصہ تھا تاکہ معلوم ہو جائے کہ اپنے دین کی حفاظت کا تم کو خیال ہے یا نہیں پس ایک راہب جس کا مرتبہ اون میں بڑا تھا اوٹھ کھڑا ہوا اور اس نے بیان کیا کہ اے بادشاہ تو خوب جانتا ہے کہ یہ عربی شخص وہی ہے جس کی خوشخبری عیسیٰ علیہ السلام نے دی تھی یہی اونٹ کا سوار ہونیوالا ہے جو بعد گد ہے پر سوار ہونیوالے کے آدلیگا جائے ولادت اس کی مکہ ہے اور جہاں ہجرت طایفہ ہے اور بادشاہی اس کی شام میں ہے اور پیر واد کے بڑے حمد کرنے والے ہیں اس نے ایک طولانی تقریر بیان کی۔

عہد جدید کی بشارت سے متعلق (۵) واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ ہرقل شہنشاہ روم شماسون کو نجاشی کے پاس بھیجا کہ اتنا ہیہ اسکے سامنے

انجیل وغیرہ پڑھتے تھے اور نجاشی اپنے زمانے کے لوگوں میں سب سے زیادہ خدا کی کتابوں کا علم رکھتا تھا پس یہ جو چاہتو مصلوب سیکھ لیتے تھے اسکے بعد ہرقل کے پاس واپس آتے تھے اور اس کے بعد وہ اور لوگوں کو نجاشی کے پاس پڑھنے کو بھیج دیتا تھا ایک دن قیصر نے کہا کہ اُن لوگوں میں سے کوئی لیان ہے جو نجاشی کے پاس سے پڑھ کر آئے ہیں لوگوں نے کہا کہ دس شماسی بیان ہیں اس نے ان کو بلوایا اور پوچھا کہ ان سب سے زیادہ عالم کون ہے لوگوں نے ایک شخص کی طرف اشارہ کیا اس نے اس کے ساتھ تجلیہ کیا اور اس سے کہا کہ کیا تو نجاشی کا حال مجھ کو بتائے گا اس نے کہا ہاں بادشاہ میں ہر شخص کا حال جو اس کے

پاس رہا بتاؤن گا چار برس او سکے پاس رہا ہوں اور اسکے سارے امور سے واقف ہوں آپ
 کیا بات او کی مجھ سے دریافت فرماتے ہیں قصیر نے کہا کہ یہ عربی شخص اپنے تئیں نبی کہتا ہے
 اسکا ہی ذکر وہ کرتا ہے اس نے کہا کہ ایک دن اس نے انجیل اپنے سامنے رکھی اور اس وقت
 کوئی سواے میرے او سکے پاس نہ تھا اور یہ پڑھنا شروع کیا (احمد بنی اونٹ پر سوار ہوگا اور لوگوں کو
 جوڑے گا کہ سے تیرب کو نکل کے جاؤ لیگا وہ بہترین انبیاء ہے درمیان عیسیٰ علیہ السلام اور عیسا
 کے دن اسکا ظہور ہوگا پس جس شخص نے او سکے پایا اور پیروی او کی کی وہ اکہندہ ہوا اور جس نے
 اس کے برخلاف کیا وہ تباہ ہوا) میں نے نجاشی کو دیکھا کہ وہ اپنے بیٹے کو اسی کی تعلیم دیتا تھا
 کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب آگئے جو اس سے باتیں کرنے لگے اور محمد صلی اللہ
 علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی نے نجاشی سے ایسی تقریر کی کہ او سکے اتنا رو لایا کہ او کی ڈاڑھی او سکے
 آنسوؤں سے تر ہو گئی پھر اس نے کہا کہ میں لوگوں کو اپنی دشا ہوں کہ یہ وہی عربی نبی ہے جسکی بشارت
 عیسیٰ مسیح نے دی ہے اور وہ بہترین انبیاء ہے یہ سنکر قصیر نے کہا نجاشی نے ٹھیک کیا
 اور اگر مجھ کو خیال بادشاہی جائے گا نہ ہوتا اور یہ در نہ ہوتا کہ رومی میری پیروی نہ کرینگے جب کہ میں
 اون کے دین کی مخالفت کروں تو میں ضرور بنی عربی کی تصدیق علانیہ کرتا اور عقرب دین او اس کا
 جہان تک کمر اور حم جاسکتے ہیں پھیلے گا پھر او اس نے شام سے کہا کہ تیرا کیا دین ہے او اس نے
 کہا کہ اگر آپ کی مخالفت مجھ کو بری نہ معلوم ہوتی تو میں محمد کی پیروی کرتا قصیر نے اس سے کہا
 کہ مجھ سے نہ چپا مگر اپنی بات رومیوں سے پوشیدہ رکھو اور جہان تیرا جی چاہتا ہو جایا میں
 قیام کر شامی نے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ بنی عربی کی خدمت میں چلا جاؤں او اس نے کہا اچھا
 چلا جا پس وہ آنحضرت کی طرف روانہ ہوا مگر جب کہ وہ بلقار میں تھا ایک ایک او سے او کی قوم کی لگن
 نے مار ڈالا یہ خبر جب قصیر کو پہنچی او اس نے بلقار کے حاکم کو لکھا کہ جن لوگوں نے میرے غلام کو
 مار ڈالا انکو ڈھونڈہ کے قتل کرو اس نے جستجو کی اور انکو ڈھونڈ نکالا اور پہلے انکو سولی دی

پھر قتل کیا۔

عہد جدید کی بشارت سے (۶) عہد امجد بن مالک سے روایت ہے کہ اونسوں نے بیان کیا کہ میں بزبان خلافت عثمان رضی اللہ عنہ آیا اور مجرمین جو ایک قصبہ سایہ کا ہے وہاں ایک جلسہ تھا اوس میں بیٹھا اُس جلسہ میں ایک شخص نے ذکر کیا کہ میں ایک دن ہو وہ ساجد راس پاس تھا کہ ہو وہ کے دربان نے اگر کہا کہ شام بخیر و مشق کاراہب حاضر ہے اور اجازت کا خواستگار ہے اوس نے اوس کو اجازت دی اور وہ اوس کے سامنے آیا اور اسنے اوس کو مر جبا کہا اور دونوں باتیں کرنے لگے راہب نے کہا واہ آپ کا کیا اچھا ملک ہے ہو وہ نے کہا ہاں یہ سبزہ زار ہے اور عرب کے ملکوں میں سب سے اچھا ہے راہب نے کہا ان حضور کا ملک اور کسان محمد کا ملک جو لوگوں کو اپنے دین کی طرف دعوت کرتا ہے ہو وہ نے کہا ہم سے قریب یترب میں ہے اور اوس کا خط میرے پاس آیا ہے اوس نے مجھے دعوت دی تھی مگر میں نے قبول نہ کی راہب نے کہا کیوں اوس نے جواب دیا کہ عہد کو اپنے ملک کے لالچ اور اس خوف نے کہ میری بادشاہی جاتی رہے گی جو میں اوس کا بیرو ہو جاؤنگا رکھا راہب نے کہا اگر تو بیرو کی اوکی کرتا تو وہ تجھی کو تاج بخشے کرتا اور تیری بہتری اوکی پیروی میں ہے اسلئے کہ وہ نبی ہے جس کی بشارت عیسیٰ نے دی ہے اور وصف او کا انجیل میں مذکور ہے ہو وہ نے راہب سے کہا تو خود کیوں پیروی نہیں کرتا ہے اوس نے کہا مجھ میں حسد اوس کا موجود ہے اور شراب کو میں پسند کرتا ہوں اور وہ اوس کو مر جبا کرتا ہے ہو وہ نے کہا کہ میرا یہ خیال ہے کہ او کی ضرور پیروی کروں اور اوس سے کہوں کہ مجھ کو میری بادشاہی میں برقرار رکھے اور اس امر کا امکے ایلچی نے مجھ سے وعدہ کیا ہے اسکے بعد اسنے اپنے منشی کو حکم دے کر آنحضرت کو خط لکھ دیا اور ایلچی کے ساتھ معہ سوغات آنحضرت کی خدمت میں روانہ کیا یہ خبر او کی قوم کو معلوم ہوئی اور وہ اوس کے پاس آئے اور کہا کہ اگر تو او کی پیروی کر لگا تو ہم تجھ کو معذور کرینگے پس اوس نے ایلچی کو دیا

بلالیا اور جو اوس نے قصد کیا تھا اُس سے باز آیا اور راہب کا اغوا اوس کے نزدیک باقی رہا اور ہر سال یہ اوس کے پاس حاضر ہوا کرتا تھا پھر راہب نے شام کو کوچ کیا مین نے اس سے وقت روانگی ملاقات کی اور پوچھا کہ کیا جو تو نے دربارہ محمد ہودہ سے کہا وہ سچ ہے اوس نے کہا ہاں تو اوسکی پیروی کر آدی کہتا ہے یہ سنکر مین اپنے گھر کو واپس آیا اور سلمان سفر کر کے آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہوا اور جو کچھ مین نے سنا تھا اوس سے آنحضرت کو مطلع کروا اور اون پر بیان لایا اور ہودہ تو پہلے ہی بادشاہ روم قیصر پاس آیا تھا اور اوس نے اوسکو بھیجا تھا اور اپنی قوم پر اوسکو حاکم کیا تھا اور ہر سال اوس کو انعام دیا کرتا تھا اور بعد اوسکے اب مذکور اوسکے پاس آیا اور بعضوں نے بیان کیا ہے کہ جس ذوا سکو حاکم کے بھیجا تھا وہ کسریٰ تھا۔

موجودہ مجموعہ عمیدین مین (۱۰) مجموعہ عمیدین کی تحریف اور اوس مین تصرقات کا مختصر طور پر تذکرہ کیا گیا ہے تفصیلی دلائل اور مباحث کی اس مختصر مین گنجائش نہیں ہے شائقین کو بس سوا کتابوں مین تفصیلی دلائل اور مباحث ملاحظہ فرمانے چاہئیں۔

موجودہ مجموعہ عمیدین کی بے اعتباری کے یہی وجوہ ہیں کہ کثرت اوس مین تحریفات اور تصرقات ثابت ہو تھیں اور نیز بعض اصلی کتاب مین مفقود کردی گئیں بعض اصلی کتابوں کو جعلی اور ناقابل اعتبار قرار دیا گیا ہے۔

در حقیقت مختلف زبانوں مین مختلف اغراض سے تحریفات اور تصرقات ہوئے ہیں یہودیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مخالفت کے علاوہ اپنی بے احتیاطی کم تو جی نفسانیت کوئی مجموعہ عمیدین کی بعض کتابوں کو تلف کر دیا بعض کتابوں مین تحریفات کیں بعض کتابوں مین اور مختلف قسم کے تصرقات کئے۔ اور اس مین ذرا شک نہیں ہے کہ انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مخالفت مین ہی اس قسم کے افعال کئے اور ان سے متعلق بشارات کے معدوم کرنے کی پوری سعی کی۔ اسی طرح جموے مسیحیوں نے حضرت خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم

کے ظہور کے بعد اذکی مخالفت میں اسی قسم کے افعال کیے جس قسم کے افعال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مخالفت میں یہودیوں نے کئے تھے۔ اور مجموعہ عمد جدید میں سے اصل عبری انجیل کو تو بالکل مفقود کر دیا اور بعض کتابوں کو جعلی قزاقیکہ مجموعہ سے خارج کر دیا۔ بعض کتابوں میں تحریفات کیں غرض مختلف قسم کے تصرفات کے بعد موجودہ مجموعہ عمد جدید مدون ہوا ہے ہم نے جس قسم کی روایات اوپر بیان کی ہیں اس قسم کی روایات صرف اسی قدر نہیں ہیں بلکہ کثرت موجود ہیں شائقین کتب مغلفہ میں ملاحظہ فرما سکتے ہیں جس قدر روایات ہم نے بیان کی ہیں ان سے بھی ثابت ہے کہ کتب عمد عتیق میں اور نیز عمد جدید میں تصریح نام حضرت خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارات موجود ہیں جب یہود اور مسیحیوں نے دیکھا کہ باوجود اسم مبارک اور اوصاف مشہورہ کے مصرح موجود ہونے کے ایمان نہ لانا موجب طعن خلق ہے تب براہ نفسانیت و تعصب یا اصل کتب مشتملہ بشارات مذکورہ تلف کیں یا ترتیب ابواب و آیات خراب کر کے آیات بشارات بالکل یا اکثر نکال ڈالیں تاہم موجودہ مجموعہ عمدین اگر ذرا غور سے دیکھا جائے اور تاریخی حالات سے دیکھنے والا پوری واقفیت رکھتا ہو تو وہ یہ آسانی سمجھ سکتا ہے کہ باوجود ان سب افعال اور مجموعہ عمدین میں تغیرات عظیم کے اب بھی صد بشارات حضرت خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق باقی ہیں جن کی باقی رہنے کی یا یہ وجہ ہے کہ محرفین عرب کی تاریخ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات سے بہ خوبی واقف نہ تھے یا اس قدر ذی علم نہ تھے کہ اچھی طرح ان بشارات کا مفہوم سمجھ سکتے یا انہوں نے ان بشارات کو اس قدر مغلق خیال کیا کہ معمولی علم کے لوگ انہیں نہیں سمجھ سکتے یا یہ کہ وہ ان بشارات کی کوئی تاویل کر سکتے ہیں جیسا کہ مسیحی فخریوں نے ان سے متعلق مختلف تاویلات کی ہیں۔ بھر حال انہیں وجہ میں سے کوئی نہ کوئی وجہ کسی نہ کسی وقت میں یہودیوں اور مسیحیوں کے لئے مانع تحریف رہی اور اس طور پر خداوند کریم نے ان بشارات کو محرفین کی نظر سے محفوظ رکھا۔ گو کل بشارات جو اس وقت موجودہ مجموعہ عمدین سے متنبط ہوتی ہیں۔

سب صریحی نہیں ہیں اور بہت تفسیر طلب ہیں تاہم ان میں اکثر بشارات نہایت صریحی بھی ہیں جو زیادہ تفسیر طلب نہیں ہیں اور معمولی معلومات کے لوگوں کے بھی بخوبی سمجھ میں آسکتے ہیں بھر حال موجودہ مجموعہ محمد بن عبدین میں جو بشارات میں نے زیادہ صریحی خیال کیں وہ منتخب کر لیں جو حسب ذیل ہیں

(۱) تورات شریف

فہرست آیات والوالباب

بشارات موجودہ مجموعہ محمد بن عبدین

- (۱) کتاب پیدائش باب (۱۶) آیت (۱۱ تا ۱۲) (۲) کتاب پیدائش باب (۴۹) آیت (۸ تا ۱۲)
 (۳) کتاب استثنای باب (۱۸) آیت (۱۵ تا ۱۹) (۴) کتاب استثنای باب (۳۲) آیت (۲۱)
 (۵) کتاب استثنای باب ۳۳ آیت (۳۲)

(۲) زبور شریف

- | | | | |
|-----------|---------------------|-----------|---------------------|
| (۷) زبور | (۱۸) آیت (۳ تا ۴۵) | (۶) زبور | (۲۱) آیت (۱ تا ۱۳) |
| (۸) زبور | (۲۲) آیت (۲ تا ۳۱) | (۹) زبور | (۲۴) آیت (۱ تا ۱۰) |
| (۱۰) زبور | (۳۶) آیت (۱ تا ۳۱) | (۱۱) زبور | (۴۵) آیت (۱ تا ۱۷) |
| (۱۲) زبور | (۴۷) آیت (۱ تا ۹) | (۱۳) زبور | (۵۷) آیت (۳ تا ۱۰۹) |
| (۱۴) زبور | (۵۸) آیت (۱ تا ۱۱) | (۱۵) زبور | (۶۳) آیت (۱ تا ۱۰) |
| (۱۶) زبور | (۶۸) آیت (۱ تا ۳۵) | (۱۷) زبور | (۶۹) آیت (۲ تا ۳۷) |
| (۱۸) زبور | (۷۲) آیت (۱ تا ۲۰) | (۱۹) زبور | (۸۴) آیت (۴ تا ۷) |
| (۲۰) زبور | (۸۵) آیت (۱ تا ۱۳) | (۲۱) زبور | (۹۶) آیت (۱ تا ۱۳) |
| (۲۲) زبور | (۱۰۲) آیت (۱ تا ۲۲) | (۲۳) زبور | (۱۱۳) آیت (۱ تا ۱۰) |
| (۲۴) زبور | (۱۱۸) آیت (۲ تا ۲۷) | (۲۵) زبور | (۱۴۹) آیت (۱ تا ۹۴) |

(۴۱) کتاب یسعیاہ ع باب (۴۰) آیت (۲۲ تا ۲۱)

(۴۲) کتاب یسعیاہ ع باب (۴۲) آیت (۲ تا ۱)

(۴۵) کتاب یسعیاہ علیہ السلام باب (۴۴) آیت (۲۳ تا ۲۲)

(۴۴) کتاب یرمیاہ علیہ السلام

(۴۶) کتاب یرمیاہ ع باب (۳) آیت (۲۵ تا ۲۴)

(۴۸) کتاب یرمیاہ ع باب (۲۵) آیت (۱۳ تا ۱۲ تا ۱۱ تا ۱۰)

(۵۰) کتاب یرمیاہ ع باب (۵۰) آیت (۲ تا ۱)

(۵) کتاب خرقی ایل علیہ السلام

(۵۱) کتاب خرقی ایل ع باب (۱۴) آیت (۲۲ تا ۲۱)

(۵۳) کتاب خرقی ایل ع باب (۲۱) آیت (۲۲ تا ۲۱)

(۵۵) کتاب خرقی ایل ع باب (۳۳) آیت (۲۹ تا ۲۸)

(۵۷) کتاب خرقی ایل ع باب (۳۳) آیت (۱۹ تا ۱۸)

(۶) کتاب دانیال علیہ السلام

(۵۸) کتاب دانیال ع باب (۲) آیت (۲۵ تا ۲۴)

(۵۹) کتاب دانیال ع باب (۹) آیت (۲۰ تا ۱۹)

(۷) کتاب یحییٰ علیہ السلام

(۸۲) کتاب یحییٰ ع باب (۱) آیت (۱۱ تا ۱۰)

(۸۳) کتاب یحییٰ ع باب (۲) آیت (۲۳ تا ۲۲)

- (۸۴) کتاب یوسف باب (۳) آیت (۵۴) (۸۵) کتاب یوسف باب (۱۱) آیت (۹)
 (۸۶) کتاب یوسف باب (۱۳) آیت (۲۰) (۸۷) کتاب یوسف باب (۱۴) آیت (۸)

(۸) کتاب یونس علیه السلام

- (۸۸) کتاب یونس باب (۲) آیت (۱۵) (۸۹) کتاب یونس باب (۲) آیت (۲۸ تا ۳۲)
 (۹۰) کتاب یونس باب (۳) آیت (۱۶ تا ۱۷)

(۹) کتاب عموس علیه السلام

- (۹۱) کتاب عموس باب (۳) آیت (۱۱) (۹۲) کتاب عموس باب (۴) آیت (۲۷)
 (۹۳) کتاب عموس باب (۵) آیت (۱۳ تا ۱۷) (۹۴) کتاب عموس باب (۸) آیت (۱۱ تا ۱۳)
 (۹۵) کتاب عموس باب (۹) آیت (۱۷ و ۱۸ و ۱۹) (۹۶) کتاب عموس باب (۹) آیت (۱۱ تا ۱۵)

(۱۰) کتاب عبیدیه علیه السلام

- (۹۷) کتاب عبیدیه باب (۱) آیت (۱)

(۱۱) کتاب میکاه علیه السلام

- (۹۸) کتاب میکاه باب (۳) آیت (۱۳) (۹۹) کتاب میکاه باب (۴) آیت (۱ تا ۱۱)
 (۱۰۰) کتاب میکاه باب (۵) آیت (۱۵) (۱۰۱) کتاب میکاه باب (۷) آیت (۱ تا ۲۰)

(۱۲) کتاب حبقوق علیه السلام

- (۱۰۲) کتاب حبقوق باب (۲) آیت (۲ تا ۴) (۱۰۳) کتاب حبقوق باب (۳) آیت (۲ تا ۵)

(۱۳) کتاب صفیاء علیہ السلام

(۱۰۴) کتاب صفیاء باب (۳) آیت (۸ تا ۹ و ۱۳)

(۱۴) کتاب حجی نبی علیہ السلام

(۱۰۵) کتاب حجی باب (۲) آیت (۶ تا ۹) (۱۰۶) کتاب حجی باب (۲) آیت (۲۱ و ۲۲)

(۱۵) کتاب ذکر یا علیہ السلام

(۱۰۷) کتاب ذکر یا علیہ باب (۱) آیت (۷ تا ۱۱) (۱۰۸) کتاب ذکر یا علیہ باب (۱) آیت (۱ تا ۶ و ۱۱ تا ۲۱)

(۱۰۹) کتاب ذکر یا علیہ باب (۲) آیت (۱ تا ۱۳) (۱۱۰) کتاب ذکر یا علیہ باب (۳) آیت (۶ تا ۹)

(۱۱۱) کتاب ذکر یا علیہ باب (۴) آیت (۷ تا ۱۱) (۱۱۲) کتاب ذکر یا علیہ باب (۶) آیت (۱ تا ۸)

(۱۱۳) کتاب ذکر یا علیہ باب (۸) آیت (۵ تا ۲۳) (۱۱۴) کتاب ذکر یا علیہ باب (۹) آیت (۱ تا ۱۰)

(۱۱۵) کتاب ذکر یا علیہ باب (۱۲) آیت (۱ تا ۱۴) (۱۱۶) کتاب ذکر یا علیہ باب (۱۳) آیت (۷ تا ۹)

(۱۱۷) کتاب ذکر یا علیہ باب (۱۴) آیت (۱ تا ۵)

(۱۶) کتاب ملاکی علیہ السلام

(۱۱۸) کتاب ملاکی باب (۳) آیت (۱ تا ۵)

(۱۷) متی کی انجیل

(۱۱۹) متی کی انجیل باب (۳) آیت (۱ تا ۱۲) (۱۲۰) متی کی انجیل باب (۳) آیت (۱۳ تا ۱۷)

- (۱۲۲) متی کی انجیل باب (۱۱) آیت (۶ تا ۷) (۱۲۲) متی کی انجیل باب (۱۱) آیت (۶ تا ۷)
 (۱۲۳) متی کی انجیل باب (۹) آیت (۳۰) (۱۲۳) متی کی انجیل باب (۲۰) آیت (۱۶ تا ۱۷)
 (۱۲۵) متی کی انجیل باب (۲۱) آیت (۳۷ تا ۳۸) (۱۲۵) متی کی انجیل باب (۲۲) آیت (۱ تا ۳)
 (۱۲۷) متی کی انجیل باب (۲۳) آیت (۳۹ تا ۴۰) (۱۲۸) متی کی انجیل باب () آیت ()

(۱۸) یوحنا کی انجیل

- (۱۲۹) یوحنا کی انجیل باب (۱۲) آیت (۳۷ تا ۳۸) (۱۳۰) یوحنا کی انجیل باب (۱۲) آیت (۳۹ تا ۴۰)
 (۱۳۱) یوحنا کی انجیل باب (۱۴) آیت (۱ تا ۷) (۱۳۲) یوحنا کی انجیل باب (۱۴) آیت (۲۵ تا ۳۱)
 (۱۳۳) یوحنا کی انجیل باب (۱۵) آیت (۲۶ تا ۲۷) (۱۳۴) یوحنا کی انجیل باب (۱۶) آیت (۱ تا ۱۵)

(۱۹) مکاشفات یوحنا

- (۱۳۵) مکاشفات یوحنا باب (۲) آیت (۱ تا ۷) (۱۳۶) مکاشفات یوحنا باب (۲) آیت (۸ تا ۱۱)
 (۱۳۷) مکاشفات یوحنا باب (۲) آیت (۱۲ تا ۱۷) (۱۳۸) مکاشفات یوحنا باب (۲) آیت (۱۸ تا ۲۱)
 (۱۳۹) مکاشفات یوحنا باب (۳) آیت (۱ تا ۷) (۱۴۰) مکاشفات یوحنا باب (۳) آیت (۸ تا ۱۱)
 (۱۴۱) مکاشفات یوحنا باب (۳) آیت (۱۲ تا ۱۷) (۱۴۲) مکاشفات یوحنا باب (۳) آیت (۱۸ تا ۲۱)
 (۱۴۳) مکاشفات یوحنا باب (۴) آیت (۱ تا ۷) (۱۴۴) مکاشفات یوحنا باب (۴) آیت (۸ تا ۱۱)
 (۱۴۵) مکاشفات یوحنا باب (۴) آیت (۱۲ تا ۱۷) (۱۴۶) مکاشفات یوحنا باب (۴) آیت (۱۸ تا ۲۱)
 (۱۴۷) مکاشفات یوحنا باب (۴) آیت (۲۲ تا ۲۷) (۱۴۸) مکاشفات یوحنا باب (۴) آیت (۲۸ تا ۳۱)
 (۱۴۹) مکاشفات یوحنا باب (۵) آیت (۱ تا ۷) (۱۵۰) مکاشفات یوحنا باب (۵) آیت (۸ تا ۱۱)
 (۱۵۱) مکاشفات یوحنا باب (۵) آیت (۱۲ تا ۱۷) (۱۵۲) مکاشفات یوحنا باب (۵) آیت (۱۸ تا ۲۱)
 (۱۵۳) مکاشفات یوحنا باب (۵) آیت (۲۲ تا ۲۷) (۱۵۴) مکاشفات یوحنا باب (۵) آیت (۲۸ تا ۳۱)

ہیو ط آدم علیہ السلام سے حضرت (۱۱) قبل از انکہ نبیارات متذکرہ بیان کی جائیں اور انکی تفسیر لکھی
 داؤد علیہ السلام تک مختصر تاریخی حالات جائے اسکی بھی سخت ضرورت ہے کہ کسی قدر تاریخی حالات

بیان کئے جائیں جن سے اشارات بخوبی سمجھ میں آسکیں لہذا مختصر طور پر تاریخی حالات بیان کیے
جائے ہیں جو یہ ہیں کہ توریت شریعت کی کتاب پیدا ایش کے باب پنجم دیا زوہم سے زمانہ ولادت
بنی آدم بہ حساب سنین ہبوط آدم علیہ السلام اور ان کی عمر میں حسب تفصیل ذیل ثابت
ہوئی ہیں۔

حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت
ابراہیم علیہ السلام تک بنی آدم کے سنین
ولادت اور ان کی عمریں۔

ہبوط علیہ السلام کے بعد کل عمر

سال	۹۲۰	۔ . . .	(۱) حضرت آدم علیہ السلام۔
ایضاً	۹۱۲	۔ . . . سال	(۲) حضرت شیث علیہ السلام
ایضاً	۹۰۵	۔ . . . ایضاً	(۳) انوش۔
ایضاً	۹۱۰	۔ . . . ایضاً	(۴) قینان۔
ایضاً	۸۹۵	۔ . . . ایضاً	(۵) مہلائیل۔
ایضاً	۹۴۲	۔ . . . ایضاً	(۶) یارو۔
ایضاً	۳۹۵	۔ . . . ایضاً	(۷) حنوک۔
ایضاً	۹۴۹	۔ . . . ایضاً	(۸) موسیٰ۔
ایضاً	۷۷۷	۔ . . . ایضاً	(۹) ملک۔
ایضاً	۹۵۰	۔ . . . ایضاً	(۱۰) نوح۔
ایضاً	۶۰۰	۔ . . . ایضاً	(۱۱) سام۔
ایضاً		۔ . . . ایضاً	طوفان۔
ایضاً	۳۳۸	۔ . . . ایضاً	(۱۲) ارفکسد۔

حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت ابراہیم علیہ السلام تک
بنی آدم کے سنین ولادت اور ان کی عمریں۔

ہبوط آدم علیہ السلام کے بعد۔ کل عرصہ

(۱۳) سلج۔	۱۶۹۱ سال	۴۳۳	ایضاً
(۱۴) ربیعہ۔	۱۷۲۱	ایضاً	۴۶۴	ایضاً
(۱۵) قلع۔	۱۷۵۵	ایضاً	۴۹۹	ایضاً
(۱۶) دعو۔	۱۷۸۵	ایضاً	۵۲۹	ایضاً
(۱۷) عروج۔	۱۸۱۷	ایضاً	۵۶۰	ایضاً
(۱۸) غور۔	۱۸۴۷	ایضاً	۵۹۰	ایضاً
(۱۹) تاج۔	۱۸۷۷	ایضاً
(۲۰) ابراہیم علیہ السلام	۱۹۹۶

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسل میں جس میں ظاہر ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہبوط آدم علیہ السلام سے (۱۹۹۶) سال کے بعد پیدا ہوئے جو زمانہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے انبیاء علیہ السلام کا ظہور۔

ولادت سے (۲۳۸۴) سال قبل کا اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت سے (۲۹۵۸) سال ماقبل کا ہے آپ کی دو بیویاں تھیں ایک ”سہرہ“ دوسری ”ہاجرہ“ پہلے حضرت ہاجرہ کے بطن سے ۲۳۵۵ ہبوط میں حضرت اسماعیل علیہ السلام پیدا ہوئے پھر حضرت سہرہ کے بطن سے ۲۱۴۹ ہبوط میں حضرت اسحاق علیہ السلام پیدا ہوئے۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے (۲۳۴۵) سال قبل اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے (۲۹۱۹) سال ماقبل پیدا ہوئے اور حضرت اسحاق علیہ السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے (۲۳۳۱) سال قبل اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے (۲۸۰۵) سال قبل پیدا ہوئے۔ اور (۲۲۲۱) سال میں حضرت اسحاق علیہ السلام کی نسل میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک بکثرت

سلاطین اور انبیاء علیہم السلام پیدا ہوئے اس نسل میں اخیر مغیر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تھے جنکے بعد سے پہر کوئی نبی اس نسل میں نہیں پیدا ہوا۔ علیٰ ہذا اخیر بادشاہ صد قیام تھا جسکے بعد کوئی بادشاہ اس نسل میں نہیں ہوا۔ حضرت ابراہیم علیہم السلام کے چھوٹے صاحبزادے کی نسل میں تو بکثرت سلاطین ہوتے رہے اور انبیاء علیہم السلام بھی مبعوث ہوتے رہے۔ مگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع سماں کوئی نبی حضرت اسمعیل علیہ السلام کی نسل میں نہیں پیدا ہوا۔ آپ کی نسل میں صرف حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر اڑاٹمائے جائے۔ (۵۴۱) سال بعد پیدا ہوئے۔

حضرت یعقوب علیہ السلام کے صاحبزادے کی نسل میں بعض انبیاء علیہم السلام کا ظہور ہوا۔ (۵۴۱) سال بعد پیدا ہوئے۔

(۱) یہودا۔ (۲) محرون (۳) یوسف (۴) زیالون (۵) لاوی (۶) حرقان (۷) بنیامین (۸) اشرفا۔ (۹) بعباد (۱۰) دان (۱۱) ہاد (۱۲) روئیل۔

جن میں سے ”لاوی“ کی نسل میں ایک عظیم الشان نبی مبعوث ہوئے۔ لاوی کے فرزند قاہیت تھے انکے فرزند ”عمران“ جنکے دو فرزند تھے۔ ایک حضرت موسیٰ اور ایک حضرت ہارون یہ دونوں بہت بڑے انبیاء تھے ۲۶۳۳ مسیحیوں میں حضرت ہارون اور ۲۶۳۲ مسیحیوں میں حضرت موسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے جو نہایت عظیم الشان پیغمبر تھے اور جنکے زمانہ میں نہایت عجیب و غریب امور ظاہر ہوئے جن کی نظیر انبیاء سے بنی اسحاق میں مطلقاً نہیں ہے۔ آپ پر تورات شریف نازل ہوئی۔ آپ کی ولادت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت سے (۱۷۴۶) برس قبل اور حضرت خاتم الانبیاء علیہ السلام کی ولادت باسعادت سے (۲۳۲۰) سال قبل واقع ہوئی نبی اسحاق میں جیسے بنی حضرت موسیٰ علیہ السلام ہوئے تھے۔ ویسے ہی عظیم الشان

نبی بنی اسمعیل بن حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہوئے گو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد
حضرت داؤد علیہ السلام کے زمانہ تک بنی یعقوب میں اکثر انبیا علیہم السلام مبعوث ہوئے۔
لیکن زیادہ مشہور انبیا حسب ذیل ہیں۔

(۱) حضرت یسوع علیہ السلام - ۲۶۱۲ء میں آپ پیدا ہوئے اور ۳۳ء میں آپ نے
انتقال فرمایا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے انتقال کے
بعد سے جو ۲۵۴۳ء میں واقع ہوا۔ آپ نبی ہوئے۔
(۲) شموئیل ایضاً ایضاً ۳۱۲۳ء میں آپ نبی ہوئے۔

(۳) الیاس علیہ السلام - ۵۰۵۰ء میں آپ نے حضرت الیسع کو اپنا
قائم مقام کیا اور آپ بگڑے میں غائب ہو گئے۔
(۴) الیسع علیہ السلام - ۵۰۳۳ء میں پیدا ہوئے اور ۳۳۳۳ء میں انتقال فرمایا
آپ کی عمر (۴۰۳۳) سال کی تھی۔

(۵) ایوب علیہ السلام

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد سے حضرت
داؤد علیہ السلام کے وقت تک مختصر واقعات
(۱۲) مختصر واقعات حضرت موسیٰ علیہ السلام تک
حسب ذیل ہیں۔

حضرت یوشع بن نون جو حضرت موسیٰ کے خادم تھے ان کو اللہ تعالیٰ نے حضرت
موسیٰ علیہ السلام کے بعد پیغمبر کیا اور ان پر اپنا کلام اوتارا اور ان کے احوال کی کتاب مجموعہ عتیق
میں شامل ہے حضرت یوشع نے کنعان کا ملک فتح کیا اور اس ملک کے بہت کافروں کو قتل کیا
اور بہت سے شہر فتح کئے اکتیس بادشاہوں کو قتل کیا اور بہت سے ملک جنگی فتح کا وعدہ
تھا باقی رہے کہ حضرت یوشع کو اللہ تعالیٰ نے دنیا سے اٹھالیا اگر کوئی یہودی یا نصرانی دھوکا دیکھ
کہ جس پیغمبر کو تورات میں موسیٰ کے مانند بیان فرمایا ہے وہ حضرت یوشع ہیں کیونکہ انہوں نے

اسرائیلیوں کے دشمنوں کو قتل کیا اس کا جواب یہ ہے کہ تورات میں پہلے بہت طویل یہ بیان ہے کہ پہلے بہت اسرائیلی لوگ بت پرستی کریں گے پھر اون پر بت پرستوں کی وجہ سے بڑی بڑی مصیبتیں آئیں گی اور ان کے بادشاہ کو اور ان کو بت پرست لوگ اپنے ملک میں پکڑ لے جائیں گے اور دور سے ایک فوج آئیگی جن کی زبان نہ سمجھی جائیگی وہ بہت بڑی تباہی کریں گے تب بت پرستوں سے بدلہ لیا جائیگا اور سب قوموں میں ایمان پہلے گا پس حضرت یوشع سے پہلے اسرائیلیوں پر وہ مصیبتیں نہیں آئیں اور حضرت یوشع کے جہاد کی بدولت اور قوموں میں ایمان پہلا یہ خبر اونکی نہیں ہو سکتی حضرت یوشع کے بعد کا احوال جس کتاب میں ہے وہ موسیٰ کے کتاب قاضیوں ہے اور مجبوراً عہد عتیق میں شامل ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت یوشع کے بعد اسرائیلیوں نے ملک کنعان کے بہت شہر فتح کئے مگر بعض بعض کا فرد نکلا اس ملک سے نہیں نکالا بلکہ اون سے صلح کر لی اور اون سے محصول مقرر کر لیا یہ بات تورات کے برخلاف تھی تب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک فحش ترہ آیا اور یہ پیام اللہ تعالیٰ کا لایا کہ میں نے تو کہا تھا کہ تم اس زمین کے رہنے والوں سے عہدہ باندھو اور اون کی قربانی کے مقامات کو ڈھادو مگر تم نے میرا کمانا مانا لہذا میں اون کو تمہارے آگے سے دفع نہ کروں گا بلکہ وہ تمہارے پسلیوں کی کاٹنے اور اون کے معبود تمہارے لئے پسندے ہوئے یعنی بت پرستی میں گرفتار ہو جاؤ گے اونکی صحبت کا اثر ہو جائیگا اور کمزور نکالنے کا نتیجہ ہو گا اسرائیلی لوگ اس بات کو سن کر چلا چلا کر روئے جب تک حضرت یوشع کے دیکھنے والے لوگ زندہ تھے تب اسرائیلی لوگ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتے رہے جب وہ لوگ مر چکے اور ان کے بعد اور لوگ پیدا ہوئے جو اللہ تعالیٰ کو بھول گئے اور اس ملک کے بت پرستوں کے بتوں کو پوچھنے لگے بعل اور عشتارات کو پوچھنے لگے تب اللہ کا غضب اسرائیلیوں پر پڑا اور اللہ تعالیٰ نے اس پاس کے کافروں کو اون پر غالب کروا دیا دشمنوں نے ان کو مٹا دیا

شرع کیا تب خداوند تعالیٰ نے اپنی رحمت سے

قاصیون کو ان آفات کے دفعیہ کے لئے قائم کیا اونہوں نے اونکو دشمنوں کے

ہاتھ سے بچھڑایا مگر اونہوں نے اونکے کہنے سے یہی بت پوچھنا چھوڑا۔ جب تک وہ جیتے رہے

تب تک اون کو دشمنوں سے چھڑاتے رہے جب وہ مر گئے یہ اور زیادہ بت پوچھنے لگے۔

اونہوں نے بت پرستوں کی بیٹیوں سے نکاح کئے اور اپنی بیٹیاں اونکے بیٹوں کو دیں اور

اونکے بیٹوں کو پوجا تب اللہ تعالیٰ نے اسرائیلیوں کو کوشن ہر شعا ندیم بادشاہ کے قبضہ

میں کر دیا آٹھ برس تک اوس کی غلامی کرتے رہے پھر اسرائیلیوں نے اللہ تعالیٰ سے فریاد

کی اللہ تعالیٰ نے

عنتی ایل کو جو تتر کے فرزند تھے اونکی نجات کے لئے قائم کیا اور وہ اسرائیل کا حاکم ہوا اور

لوطانی کے لئے نکلا اور اوس بادشاہ پر غالب ہوا اور اوس ملک میں چالیس برس تک امن رہا۔

اس کے بعد عنتی ایل مر گیا پھر اسرائیلیوں نے گناہ کئے پھر اللہ تعالیٰ نے مواب کے پادشاہ عجلیون

کو اون پر غلبہ دیا اور اوس نے اونہیں مارا اور کھجورون کا شہر لے لیا اسرائیلی لوگ اٹھارہ برس تک

اوس کی غلامی کرتے رہے پھر اللہ تعالیٰ سے اسرائیلیوں نے فریاد کیا اللہ تعالیٰ نے

ایہود کو جو جرأ کے فرزند تھے اونکے چھڑانے کے لئے قائم کیا اسرائیلیوں نے اونکی بدلت

عجلون کے لئے تحفہ بھیجنے میں نجات پائی ایہود جا کر دھوکا دے کر عجلیون کو قتل کر کے چلا آیا اور

مواب کے دس ہزار کے قریب لوگ قتل کئے اور مواب اسرائیلیوں کے قبضہ میں آیا اور اوس ملک میں

اسی بیس برس امن رہا۔ بعد اسکے

شمشیر کو جو غناٹ کا فرزند تھا قائم ہوا اور اوس نے چہرہ سو فلسطینوں کو قتل کیا اور اسرائیلیوں کو نجات

دلائی۔ جب ایہود مر گیا اسرائیلی لوگ پھر گناہ کرنے لگے اللہ تعالیٰ نے اون کو کنعان کے بادشاہ

یابین کے ہاتھ میں پھنسا یا اور اوس نے بیس برس تک اسرائیلیوں کو ستایا اسرائیلیوں نے اللہ سے

فریاد کی اوس وقت

دبلورہ تلمیہ اسرائیلیوں کی حاکم تھی اوس کے پاس فیصلے کو گئے اوس نے بڑی کو جوابی نعم کے فرزند تھے بلا ہیجا اور دونوں مل کر دس ہزار آدمی ساتھ لے کر گئے اور سارے لشکر کو شکست دی بادشاہ مارا گیا اسرائیلی لوگ فتحیاب ہوئے اور چالیس برس ملک مین امن رہا پھر اسرائیلیوں نے گناہ کئے تب اللہ نے اون کو سات برس تک مدیانون کے ہاتھ مین پہنسا دیا مدیانی اور عمالیقی اور پورب کے لوگ ٹڈیوں کے دل کی طرح آتے تھے اور کیتھون کو برباد کر جاتے تھے ایک ذرہ خوراک نہ رہنے دیتے تھے پھر اسرائیلیوں نے اللہ سے فریاد کی تب اللہ نے حضرت

جِدْعُون علیہ السلام کو نبی کیا اور انکو حکم دیا کہ اسرائیلیوں کو مدیانیوں کے ہاتھ سے نجات دلائیں حضرت جدعون نے اپنے باپ یوآس کا بت خانہ جس مین بعل کی قربانی ہوتی تھی رات کو ڈھا دیا۔ جب دن کو خبر ہوئی تو لوگوں نے اون کے باپ سے کہا کہ اپنے بیٹے کو نکالو تاکہ قتل کیا جائے یوآس نے کہا تم بعل کی طرف سے جنگڑے تھے اور اوسے بچایا چاہتے ہو جو کوئی اوسکی طرف سے جنگڑا کرے گا وہ آج ہی صبح کو مارا جائیگا اگر وہ خدا ہے تو آپ ہی اپنے لئے جنگڑے پھر حضرت جدعون نے تین سو آدمیوں سے مدیانیوں کو ہنگامہ دیا اور دوسرا رخا اور ذیب کا سر حضرت جدعون کے پاس آیا پھر حضرت جدعون نے قبیح اور ضلعت کو و مدیانی بادشاہ کے لشکر کو مارا اور ان دونوں کو پکڑ کر قتل کیا پھر حضرت جدعون علیہ السلام مر گئے اور انکی لڑکی کا بیٹا۔

ابی ملک اپنے اونٹن بہائیوں کو قتل کر کے سکم کا بادشاہ ہوا اور اوسکا ایک بہائی بوتام بیچ رہا تھا اوس نے اوسے بدو عادی کا خر کو ابی ملک کسی قلعہ پر لٹے گیا تھا ایک عورت نے جلی کے پاٹ کا ٹکڑا اوس کے سر پہنیک مارا جس سے اوسکی کہ پیری چور ہو گئی اور اوسنے اپنے ایک جوان سے کہا مجھے تلوار سے مارا اوس نے تلوار ماری اور وہ مر گیا اوس کے بعد

کونکے فرزند قواۃ اسرائیلیوں کو نجات دینے اڑھا اوس نے تیس برس حکومت کی اور مر گیا۔

اوس کے بعد

جلعاد کے یا میر حاکم ہوا۔ اوس نے بائیس برس حکومت کی جب وہ مر گیا تب اسرائیلی لوگ گناہ کرنے لگے اور اونہوں نے بعلین اور عسارات اور آرام کے بتوں اور موآبیوں اور عمونیوں کے سوا فلسطینیوں کے بتوں کو پوجا اور خدا تعالیٰ کو بالکل بھول گئے تب اللہ تعالیٰ نے فلسطینیوں اور بنی عمون کے ہاتھوں میں اونہیں پہنسا دیا اور اونہوں نے اُس سال سے سارے اسرائیلیوں کو چاروں کے پار عمونیوں کے ملک میں اور جلعاد میں سے اونہیں اٹھارہ برس تک شدت سے ستایا اور بہت تنگ کیا اور عمونیوں نے اردن کے پار چوکے یہود اور بنی یامین اور افرایم کے گرنے سے جنگ کی یہاں تک کہ اسرائیلی بہت تنگ آئے تب اسرائیلیوں نے اللہ تعالیٰ سے فریاد کی اور بتوں کو پہنک دیا۔

اقتراح ایک شخص بڑا سیاہو رہتا اور سکو ساتھ لیا اور عمونیوں کو شکست دی پھر بنی افرایم اسرائیلیوں کا ایک فرقہ اس نے نکلا افتتاح نے اون میں کے بیالیس ہزار آدمی قتل کئے افتتاح نے جبہ برس حکومت کی پھر مر گیا اور اسکے بعد

ایصمان بنیت لحمی اسرائیلیوں کا حاکم ہوا وہ سات برس حاکم رہا پھر مر گیا پھر اسکے بعد زبولوٹے ایلوٹ دس برس حاکم رہا پھر مر گیا پھر

عقبہ رون نے آٹھ برس حکومت کی اور مر گیا پھر اسرائیلیوں نے بدکاری کی اللہ تعالیٰ نے انکو چالیس برس تک فلسطینیوں کے ہاتھ میں رکھا اور ان کے گرنے میں نسیج نامی ایک شخص تھا اوس سے۔

شمسون پیدا ہوا اوس سے فلسطیوں سے بڑی بڑی زور آزمایاں کیں (۲۰) برس اسرائیلیوں کا قاضی رہا آخر اوس نے بد عادی کر مجھے فلسطیوں کے ساتھ مزاج قبول ہے

بہت سے فلسطی مکان میں وہ کمرہ گئے اور ان کے ساتھ وہ بھی مر گیا پہلے اسرائیلیوں میں سے بعض لوگوں نے بت پوچھے مدت تک اور ان میں کوئی بادشاہ نہ ہوا جس نے جو چاہا سو کیا۔ راعوث کے احوال کی کتاب جو تورات کے مجموعہ میں شامل ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ قاضیوں کی ریاست کے وقت میں یہود اس کے بیت اللحم سے ایک شخص

الی ملک نامی اپنی بیوی اور دو بیٹوں ہمیت مواب کے ملک میں جا بسا اور اس کے بیٹوں نے دو موابی بیویاں کین ایک کا نام عرقہ دوسری کا راعوث تھا پھر دونوں شخص مر گئے جب ان کی ماں وہاں سے چلی اور اس کی ایک بہو سہ نے جس کا نام راعوث تھا اور اس کا ساتھ نہ چھوڑا اور کہا جہاں تو رہے گی وہاں میں رہو گی تیرے لوگ میرے لوگ اور تیرا خدا میرا خدا ہے غرض راعوث بیت اللحم میں آئی اور الی ملک کا ایک رشتہ دار جب کا نام یوخر تھا اور اس نے راعوث سے نکاح کیا اور اس کے بیٹا پیدا ہوا۔ اس کا نام

عیاد رکھا گیا جو

یسعی کا باب تھا اور یسعی حضرت داؤد علیہ السلام کے والد ہیں حضرت شموئل علیہ السلام کی کتاب کا خلاصہ یہ ہے کہ جب

حضرت شموئل پیغمبر ہوئے تو اسرائیلی لوگ فلسطیوں سے لڑتے نکلے اور اسرائیلیوں نے شکست کھائی پہلے اسرائیلیوں نے اللہ تعالیٰ کے عہد نامے کا صندوق لشکر میں بھیجا فلسطیوں نے ان کو تھیں ہزار اسرائیلیوں کو مارا اور اللہ تعالیٰ کے عہد کا صندوق لوٹ کر لے گئے اور اس کو لے جا کر اپنے بت خانے میں رکھا جب اس شہر کے لوگ بہت سے مر گئے تب اس صندوق کو دوسرے شہر میں لے گئے۔ وہاں بھی بکثرت لوگ مر گئے تب اس صندوق کو تیسرے شہر میں لے گئے۔ وہاں بھی اس اسرائیلیوں تک چلی آئیں جنہوں نے صندوق کو بمقام بے یریم لے جا کر رکھ دیا صندوق میں برس تک

وہاں رکھا اور سارے اسرائیلیوں نے اللہ کے سامنے فریاد کی حضرت شموئل نے اسرائیل کے سارے گھرانے کو کہا کہ اگر تم اپنے دلوں سے اللہ کی طرف پھرتو تو ان اجنبی معبودوں کو اور عمارت کو چھوڑ کر دیکھو اور اللہ سے دل لگاؤ اور اس کیلئے کو بوجو وہ فلسطین کے ہاتھ سے تمہیں نجات بخشنے گا اور اسرائیلیوں نے بعین اور عمارت کو پسینکدیا اور اکیلے اللہ کو بوجو جنے لگے اور حضرت شموئل نے دعا مانگی فلسطی ایلے کو آئے اللہ نے اسرائیلیوں کو فلسطین پر فتح دی اور فلسطین نے اسرائیل کی سرحد کی طرف پھر متہذ کیا اور حضرت شموئل کو سارے زمانہ تک فلسطی عاجز رہے اور وہ بستیان جو فلسطین نے اسرائیلیوں سے لے لین تھیں عقرون سے لیکے جلت تک اور اونکے نواحی کے گاؤں اسرائیلیوں کو پھر لے اور جب حضرت شموئل بوڑھے ہو گئے اسرائیلیوں نے کہا ہمارے لئے ایک بادشاہ مقرر کر دیجئے وہ ہماری عدالت کرے اور ہمارے لئے قتال کرے حضرت شموئل نے اللہ کے حکم سے طالوت کو بادشاہ کیا جس کا قصہ اللہ تعالیٰ نے سورہ بقرہ میں بیان فرمایا ہے یہ طالوت بن یامین کی نسل میں تھا طالوت کا نام دس کتاب میں شاول لکھا ہے شاول اور طالوت دونوں کو معنی طویل کے ہیں مولانا جلال الدین سیوطی نے تفسیر درنور میں ابن اسحاق اور ابن جریر کی کتاب سے ذہب ابن منبک کی زبانی طالوت کا قصہ لکھا ہے اوس میں یہ بھی درج ہے کہ طالوت کا نام سریانی میں شاول ہے جب طالوت کی بادشاہی کے دو برس گزرے تب اوس نے تین ہزار اسرائیلی منتخب کئے اور فلسطین کے چوکیداروں کو جو جمعہ میں تھے مارا فلسطی بھی لڑنیکو نکلے تیس ہزار لوں کی تھیں تھیں اور چہنزار سوار اور بہت سے لوگ ایسے جیسے دریائے کنارے کی ریت اللہ نے اسرائیلیوں کو طبری فتح دی اور طالوت نے اسرائیلیوں کے ملک پر قبضہ حاصل کیا اور ہر طرف اپنے دشمنوں سے مویون میں اور عمونیون کے ملک میں اور اودم میں اور صوبہ کی مملکتوں میں اور فلسطین کے ملک میں لڑا کیا اور عمالیتھون سے بھی لڑا اور اسرائیلیوں کو

اون کے دشمنوں کے ہاتھ سے پٹرایا پھر حضرت شموئل نے

حضرت داؤد علیہ السلام پر تیل ملا اور اس کی روح یعنی اللہ کا فیضان اس دن سے ہمیشہ
داؤد علیہ السلام پر جاری رہا حضرت داؤد اپنے سب بھائیوں میں چھوٹے تھے اور بہت خواہش کرتے
تھے طالوت کا فلسطیوں سے عمر بہ سخت مقابلہ رہا فلسطیوں کی لڑائی میں جالوت ایک بڑا پہلوان
بہادر ایسا نکلا کہ اس سے سب ڈر گئے کوئی اس کا سامنا نہ کر سکا حضرت داؤد اون دنوں میں
لڑکے تھے آپ نے اللہ کی قدرت سے جالوت کو قتل کیا فلسطی بھاگے اسرائیلیوں نے
اونہیں رگیدا اور خوب مارا اور ٹھٹھا حضرت داؤد جالوت کا سر لے گئے یروشلم میں آئے
اور حضرت داؤد کی عقل مندیاں دیکھ دیکھ کر طالوت دشمن ہو گیا اس کو اندیشہ ہوا کہ ایسا نہ ہو کہ
یہی میرے بعد بادشاہ ہو جائیں مگر سب اسرائیلی حضرت داؤد سے محبت رکھتے تھے اور طالوت
کا بیٹا یونٹن آپ کو جان سے زیادہ عزیز رکھتا تھا اور طالوت کی بیٹی میکیل جو حضرت داؤد کی بیٹی
تھی آپ سے بہت محبت کرتی تھی طالوت نے کئی بار حضرت داؤد کے قتل کا ارادہ کیا
اللہ تعالیٰ نے یہ واقعہ بچا لیا آخر حضرت داؤد اس کے پاس سے چلے آئے اور عدولام
کی مناسی میں گئے وہاں آپ کے بھائی اور آپ کا سارا گھرانہ اور ساری محتاج اور مصیبت زدہ
جمع ہوئے حضرت داؤد اون کے سردار ہوئے اون کے ساتھ قریب چار سو آدمی کے ہو گئے
اور طالوت کو یہ خبر پہنچی حضرت داؤد کو خبر ہوئی کہ فلسطی قبیلہ سے لڑتے ہیں اور کملیانوں کو
لوٹتے ہیں اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد سے فرمایا اڑھ قبیلہ کو اور تیر جاہل فلسطیوں کو تیرے
قابو میں کرو ونگا آپ نے اللہ کے حکم سے اون کے ساتھ جنگ کی طالوت کو خبر پہنچی
اس نے قبیلہ کا ارادہ کیا حضرت داؤد قریب چھ سو آدمی کے ساتھ وہاں سے چلے گئے
اور بیابان کے بیچ میں مضبوط مقاموں میں رہنا اختیار کیا اور دشت زلیف میں ایک بھاڑ کے
بیچ میں ٹہیرے طالوت قتل کے ارادے سے آیا تاکہ ایک مقام میں آپ کو فریقوں میں

گمیر لیا اور وقت طالوت پاس ایک قاصد آیا اور کہا جلدی کرو اور اپنے تین بہو بی بی فلسطیون کی
سارے ملک پر حملہ کیا طالوت حضرت داؤد کو چھوڑ کر فلسطیون سے لڑنے گیا حضرت داؤد و مین
جدے کے بیچ مضبوط مقامون مین آٹھیرے طالوت پہر آیا ایک مقام مین غار کے اندر
فراغت کر کے لگا لگا اوس وقت داؤد علیہ السلام اوس غار پاس بیٹھے تھے آپ نے اوٹھ کر
طالوت کی چادر کا کونہ چب کے سے کاٹ لیا اور پہر طالوت کو پکارا اور فرمایا تم اون لوگوں کی باتوں
پر کیوں التفات کرتے ہو جو کہتے ہیں کہ داؤد تمہارا بد خواہ ہے آج کے دن تم نے اپنی آنکھوں سے
دیکھ لیا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں میرے قابو مین کر دیا تمہارا لوگوں نے مجھ کا کہنا تمہیں مار ڈالوں
پہر مین نے کہا مین اپنے مالک پر ہاتھ نہ چلاؤں گا اللہ کا مسیح ہے یعنی اللہ نے اوس کو بادشاہ
کیا ہے اے میرے باپ دیکھ تیری چادر کا کونہ میرے ہاتھ مین ہے جب مین نے پتھر
چادر کا کونہ کاٹ لیا تو تیرے مارنے مین کیا وقت تھی لیکن مین نے تجھے نہیں مارا دیکھ میرے
دل مین کسی طرح کی جبرانی نہیں ہے اور مین نے تیرا کوئی قصور نہیں کیا اور تو مجھے ہلاک کیا جا ہتا ہوں
اللہ میرا تیرا انصاف کرے اور اللہ تعالیٰ تجھ سے میرا بدلہ لےوے پر میرا ہاتھ تجھ پر نہ اوٹھے گا
طالوت نے کہا میرے بیٹے داؤد تیری آواز ہے اور بلند آواز سے رویا اور کہا تو مجھ سے
زیادہ سچا ہے تو نے مجھ سے چاہا بدلہ دیا اور مین نے تجھ سے بدلہ دیا اللہ تجھ کو اچھا بدلہ دے
اب مین جانتا ہوں کہ تو بادشاہ ہوگا تو خدا کی قسم کہا کر کہ مین تیرے بعد تیری نسل کو ہلاک نہ کروں گا
حضرت داؤد نے قسم کھائی اور طالوت چلا گیا حضرت داؤد و اور اون کے ہمراہی پناہ کی جگہ پہنچے
اور حضرت شموئیل علیہ السلام نے انتقال فرمایا اور زلیف کے لوگ جبکہ مین طالوت کے پاس
آئے اور کہا کہ داؤد حکمیلہ کے پہاڑ مین چہا ہوا ہے طالوت پہر آیا حضرت داؤد و اسکے
سوتے مین اوس کے پاس آئے اوس کا نیزہ سر ہانے رکھا تھا حضرت داؤد نے نیزہ اوٹھا لیا اور
چلے آئے اور پہاڑ سے اوس کے ایک رفیق کو پکارا جب طالوت کو خبر ہوئی تب حضرت داؤد نے

کہا کیون میرا دشمن ہوا ہے میں نے تیرا کیا قصور کیا ہے طاوت نے کہا اسے میرے بیٹے
 داؤد پہر کہ میں تجھے پھر نہ ستاؤں گا میں نے حماقت اور نہایت بڑی خطا کی حضرت داؤد نے
 فرمایا تیرا نیزا ہے سو بہادر و نر میں سے ایک آ کے اوسے لے جاوے طاوت نے
 کہا تو مبارک ہے اے میرے بیٹے داؤد تو بڑے بڑے کام کر گیا اور تو فتح نہ ہی ہو گا
 پہر حضرت داؤد چلے گئے اور طاوت اپنے مکان کو واپس چلا گیا پہر حضرت داؤد نے کہا
 کہ طاوت مجھے ایک دن ہلاک کرے گا بہتر یہ ہے کہ فلسطین کے ملک میں جاؤں
 آپ چہ سو جوالون کو لے کر بات کے پادشاہ محوک کے بیٹے اکیس کی طرف گڈڑو لکھیں
 شہر صقلیہ آپ کو دیدیا آپ نے اپنے ہمراہیوں کو لیکے جہور اور جزر اور عمالیق کے لوگوں پر
 حملہ کیا کہ جسور کی حسرت سے مصر کے سوائے نیک قدیم سے بستے تھے آپ نے اونکی زمین کو ویران
 کیا ان کے زن و مرد کو جیتا نہ چھوڑا پہر اکیس پاس تشریف لائے پہر حضرت داؤد اپنے شہر صقلیہ
 سے باہر گئے اور عمالیقی نے صقلیہ چڑھائی کی اور انہوں نے صقلیہ کو لوٹا اور آگ سے پہونکدیا اور
 عورتوں کو قید کیا جب حضرت داؤد شہر میں آئے آپ کو اس دن اللہ تعالیٰ کا حکم ہوا کہ اونکا
 پیچھا کر کہ تو یقیناً اون تک پہونچے گا اور بے شک اون سے چہڑا لادیں گے آپ نے چہ سو جوالون
 ساتھ لے لئے اور جا کر اون سب کو قتل کیا چار سواون میں کے بہاگ نکلے حضرت داؤد صقلیہ میں
 آئے اور فلسطی جوتھے وہ اسرائیلیوں سے لڑتے تھے اور اسرائیلی بہاگ اور فلسطیوں نے طاوت کو اور
 اوسکے بیٹوں کو قتل کیا کتنے اسرائیلی بستیان چھوڑ کر بہاگ نکلے اور فلسطی آئے اور وہاں بسے حضرت
 داؤد کو یہ خبر پہونچی آپنے طاوت کا اور اسکے بیٹوں کا بہت غم کیا انفعیعالم الترنزل میں ایک بڑی روایت
 لکھی ہے جسکا خلاصہ یہ ہے کہ بالآخر طاوت شرمندہ ہوا اور بہت رویا کیا آخر کو ایک عورت
 اوسکو ملی جو اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم جانتی تھی وہ اوسکو حضرت شمویل کی قبر لگی گئی اور وہاں اوس نے
 دعا کی پہر اوس نے حضرت شمویل کو لپکا اور آپ قبر سے نکلے طاوت نے پوچھا کہ میرے لئے

تو یہ ہے آپ نے فرمایا کہ بادشاہی چھوڑ دے اور تو اور تیری بیٹی اسد کی راہ میں لڑیں پھر ترے بیٹے تیرے سامنے قتل ہوں پھر تو لڑے یہاں تک کہ قتل کیا جاوے طالوت نے ایسا ہی کیا پہلے اوس کے بیٹے لڑ کر قتل ہوئے پھر وہ لڑا اور قتل ہوا اور لوگوں نے حضرت داؤد کو اپنا بادشاہ کیا حضرت داؤد کے احوال کی کتاب میں مندرج ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد کو حکم دیا کہ جبرون کو جب آپ جبرون کو گئے قوم یہود اے اگر آپ پر تیل ملا کہ آپ قوم یہود کے بادشاہ ہوں اور طالوت کا بیٹا ایش یوشیت باقی اسرائیلیوں کا بادشاہ ہو اوس نے دو برس بادشاہت کی اور حضرت داؤد نے جبرون میں نبی ہودا پر سات برس چہرہ مینے حکومت کی ایش یوشیت کے لشکر ہی حضرت داؤد کے لشکر سے لڑے اور انہوں نے شکست کھائی ایک مدت تک دو فوجوں نے لڑا لیکن جبرون میں جنگ رہی حضرت داؤد کی فوج میں قوت بڑھتی گئی اور طالوت کا گھر انا سمست ہوتا گیا۔ اور لوگوں میں کا ایک شخص پوشیدہ حضرت داؤد سے مل گیا اور اوس نے اسرائیلیوں سے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے داؤد کے حق میں فرمایا ہے کہ میں اپنے بندے داؤد کی معرفت اپنے لوگوں میں اسرائیل کو فلسطیوں کے ہاتھ سے اور اون کے سب دشمنوں کے ہاتھ سے چھڑاؤں گا آخر کو ایش یوشیت کو اوس کے ایک دشمن نے قتل کیا اور اسرائیلیوں کے سارے فوجی جبرون میں حضرت داؤد پاس آئے اور انہوں نے آپ کے سر پر تیل ملا کہ آپ اسرائیلیوں کے بادشاہ ہوئے آپ جب سلطنت کرنے لگے تب آپ کی عمر تیس برس کی تھی اور چالیس برس آپ نے سلطنت کی جبرون میں سات برس چہرہ مین نبی ہودا پر سات برس کی اور یہ دس برس سارے اسرائیلیوں اور یہود تین تیس برس اور اپنے ہمراہیوں سمیت یہود و کرم یہودیوں کے پاس گئے جو اوس ملک میں بستے تھے صیہون کی گڑھ تھی یہ قبضہ کر لیا اور آپ نے اُس کا نام داؤد کا شہر رکھا اور اپنے بچوں کے گرد اگر داور اوس کے اندر کائنات بنا کر تب صور کے بادشاہ حیرام نے سرو کی لکڑی اور بڑھئی اور سنگتراش الہامیوں کے ساتھ حضرت

داؤد کے پاس ہجرا سے اونہوں نے آپ کے لئے محل بنایا اور فلسطیون نے حملہ کیا اور اسے
 نے آپ سے فرمایا چڑھ جا میں بے شک فلسطیون کو تیرے ہاتھ میں کر دو لگا آپ بل غصین
 میں آئے وہاں اونہیں ملا فلسطی اپنے بت چھوڑ کر ہٹا گیا آپ نے بتوں کو جلادیا فلسطی ہر طرف سے پہر
 آپ نے جب سے لے کر جزر کے مدخل تک اونہیں قتل کیا پہر حضرت داؤد اللہ کے صندوق کو
 اپنی تہذیب کے گھر سے جو حج میں تہا نکال لاسے اور جالی عابد دوم کے گھر میں عین میں تک
 رکھا بعد اسکے حضرت داؤد اپنے شہر میں لائے اور اسکو خیمہ میں رکھا اور اس صندوق کے لئے
 خادم مقرر کر کے ہما کہ اس کا ذکر اور تعریف کیا کرین اور انکو وہ گیت سکھایا جو تواجیح کی پہلی کتاب کے
 سولہویں باب میں مندرج ہے پھر حضرت داؤد کے حال کی کتاب سے
 لکھا جاتا ہے کہ حضرت داؤد نے فلسطیون کو قتل کیا اور ان کو عا جسہ
 کر دیا۔ اور مواب کے لوگوں کو مارا اور بتیں ورن کی جان بخشی کی موافقی آپ کے غلام بنے
 اور تحفے لائے اور حضرت داؤد نے صوبہ کے بادشاہ بن زحوب بدو غر کو بھی مار لیا جب وہ
 منہ زوات پر قبضہ کر لے گیا اور ان میں سے بہتوں کو قید کر لیا اور جبکہ دمشق کے ارائے
 صوبہ کے بادشاہ ہدو غر کے ملک کو آئے تو حضرت داؤد نے ان میں سے بائیس ہزار
 آدمی قتل کئے اور ان پر چوکیان بٹھلائے پس ارائے بھی حضرت داؤد کے غلام ہو گئے
 اور تحفے لانے لگے حضرت داؤد دیر سلیم میں آئے اور حماہ کے بادشاہ توغی نے آپ کو فوج
 کی مبارکباد و کلام بھیجی اور حضرت داؤد اٹھا رہ ہزار راعی آدمی نمک کے نشیب میں مار کے
 پلٹ آئے اور تمام آدمی مشہور ہوئے اور اوہم میں چوکیان مقرر کیں اور سارے آدمی آپ کے
 غلام ہو گئے اور آپ سارے اسرائیل کے بادشاہ ہوئے بعد اسکے بنی عمون اور راعی مل کر
 رٹے آئے اونہوں نے شکست کمانی پہر راعی جمع ہو کر حلام میں آئے حضرت داؤد
 اسرائیلیوں کو لے کے ارہن پاراوت سے اور حلام تک آئے اور اس نے وہاں بھی حضرت

اللہ تعالیٰ کو پسند آئی فرمایا کہ میں نے مجھ کو عقل مند دل بخشا کہ مجھ سے پہلے تہانہ تیرے بعد
 اور مجھ کو میں نے دولت اور عزت بھی دی کہ بادشاہوں میں تمام کوئی تیرا مثل نہ ہوگا پس حضرت سلیمان
 ساری ملکوت پر سلطنت کرتے تھے تہذبات سے لے کر فلسطین کے ملک تنگ اور مصر کی
 سرحد تک سب کے سب آپ کو تحفے دیتے تھے اور جب تک آپ زندہ رہے آپ کی خدمتگداری
 کرتے تھے دریا کے پار قنص سے لے کر عرقہ تک اُن سارے بادشاہوں پر جو دریا کے کسے طرف
 تھے آپ فرمانروا تھے اور ان سب سے جوانوں کے گرد اگر وہ تھے صلح رکھتے تھے اور نبی
 یسوع اور بنی اسرائیل میں سے ہر شخص اپنے ناک اور انجیر کے درخت کی چھاؤ میں دان سے لیکر
 بیرسج تک سلامت بیٹھا رہا جب تک کہ حضرت سلیمان علیہ السلام زندہ رہے اور صور کے
 بادشاہ حم رام نے آپ کے پاس اپنے خادم بھیجا اور حیرام تمام عمر حضرت داؤد کا دوست
 رہا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے حیرام کو کھلا بھیجا کہ تو جانتا ہے کہ میرا باپ داؤد خداوند اپنے
 خدا کے نام کے لئے ایک گہر بناسکا ہر طرف لڑتا رہا یہاں تک کہ خداوند نے اُن سب کو ایک
 قدموں تلے کر دیا اور اب خداوند میرے خدا نے مجھ کو ہر طرف سے چھین دیا ہے کہ کوئی میرا
 دشمن ہے اور نہ کوئی مجھ پر مصیبت سب سے میرا قصد ہے کہ خداوند اپنے خدا کے نام کا ایک گہر بنا
 جیسا کہ خداوند نے میرے باپ سے فرمایا تھا کہ تیرا بیٹا جس کو میں تیری جگہ تیرے تخت پر بٹھاؤں گا
 وہی میرے نام کا گہر بنا دیگا۔ پس تو حکم دے کہ میرے لئے لبنان سے سرو کے پیر کا بٹن اور
 میرے ملازم تیرے ملازموں کے ساتھ رہیں گے اور جو مختار تو مقرر کرے گا تیری ملازموں کو
 دیا جائیگا ہمارے ہاں ایسا کوئی نہیں ہے جس کی دانش پیر کا ٹٹے میں صیدانیوں کے
 مانند ہو حیرام یہ پیغام سنکر بہت خوش ہوا اور بولا کہ آج کے دن خداوند حمد کے لائق ہے کہ اس نے
 داؤد کو ایسا عقل مند بنادیا جو ایسے بڑے گروہ کا حکم ہے حیرام نے کھلا بھیجا کہ میں تیری خواہش
 کے موافق سرواؤں کو ہر کے درخت کٹواؤں گا اور جہاں تو کہے گا پہنچاؤں گا تو میری خوشی کے

موافق میرے نوکرون کو روپیہ دیکھو پس حیران نے سرو اور منوہر کے وجہ سے آپ نے حکم دیا کہ بڑے بڑے غنیمت پر تراشے لادین تک گمر کی نوٹ والی جائے اور زمین مصر سے بنی اسرائیل کے نکلنے کے بعد چار سو اسی برس گزرے تھے کہ حضرت سلیمان کی سلطنت کے چوتھے سال ایسا ہوا کہ آپ سنا اللہ کا گھر بنانا شروع کیا جو گمر آپ نے امد کے لئے بنایا اور اس کا طول ساٹھ ہاتھ اور عرض بیس ہاتھ اور بلندی اس کی تیس ہاتھ تھی اور اس گمر کی ہیکل کے سامنے ایک اُسا بنا یا جس کا طول بیس ہاتھ تھا گمر کی عرض کے برابر اور عرض اس کا گمر کے سامنے کی طرف دس ہاتھ تھا اور گمر کی دیوار سے لگے ہوئے حجر گردا گرد بنا دئے اور چیت سرو کے شہر تیرن اور تیرنوں سے پانی ڈر گمر کے اندر خالص کندن کا ملیع کیا اور دیواروں پر سرو کے تختے لگائے اور اللہ کا گھر یعنی قدس الاقدس یعنی بہت بڑا پاک مکان جو تھا اس میں بھی تختہ بدی کی اور اللہ کا گھر جو تھا اسے اندر گمر کے چچ میں طیار کیا تاکہ اللہ کے عہد کا صندوق اس میں رکھا جاوے اور اللہ کا گھر کے باہر ہر سوئے کی پنجیروں کے آس پاس ایک اوٹ بنائی اور اس پر سونا لگایا اسی طرح تمام گمر پر سونے کا ملیع کیا اور اللہ کا گھر کی طرف جو نیچ یعنی قربانیا کا مقام تھا اور یہی تمام سونے کا ملیع کیا اور دیواروں پر کعبورن اور سوسن اور کلمے ہوئے پولون کی طرح رنگا رنگ کے نقش بنوائے اور فرش پر سونا لگایا چوتھے سال شروع کیا گیا یہ یوں سال تمام کیا سات برس میں بنایا اور آپ نے امد کے گمر کے لئے سب ظروف یعنی برتن بھی سونے کے بنائے اور خداوند کے عہد کا صندوق لاکھ قدس الاقدس میں یعنی اندر کے درجے میں رکھا جب کاہن اور راوی جو بریٹ وغیرہ لئے کھڑے تھے اللہ کی حمد اور شکر گزاری میں سب کی گویا ایک ہی آواز تھی اور سب سازوں کی آواز اس کی شکر گزاری میں بلند ہوئی کہ وہ بھلا ہے کہ اس کی رحمت ابدی ہے تو اس کا گمر ایک بادل سے بھر گیا کہ کاہنوں کو ابر کے سبب طاقت نہ ہوئی کہ کھڑے ہو کر خدمت کریں اس لئے کہ خدا کا گھر خدا کے جلال سے معمور ہو گیا تب حضرت سلیمان نے فرمایا کہ اللہ نے فرمایا ہے کہ میں ابر کی تاریکی میں رہوں گا پھر

حضرت سلیمان نے بہت دعائیں مانگیں جب وہ عالمگ چکے آسمان سے آگ اور تری اور ہفتی قربانی کو اور بچوں کو کھا گئی اور گرامہ کے جلال سے بھر گیا اور حضرت سلیمان نے بائیس ہزار میدوں اور ایک لاکھ بائیس ہزار بیڑوں کو قربانی کے لئے گزرا نا اپنے زمانہ میں بہت شہر بساے اور جو کچھ آپ کی متاعی اُمس کے بموجب آپ نے یر و شلم میں اور بیتان میں اور اپنے ملک کی ساری زمین میں بنایا لیکن وہ سارے گروہ جو اموری اور حتی اور فرزی اور جوی اور بیوی سے باقی رہے تھے اور اسکی دس تھے جنہیں نبی اسرائیل فنا کر سکے آپ نے اودن سے محصول کے بدلہ کام لیا کہ سال بسال چھ سو چھیاسٹھ قطار سونا آپ پاس جمع ہوتا تھا سو اٹھ سو سونے کے جو سوداگر اور اہل خراج اور اہل حرفہ اور عرب کے نواحی کے سارے سلاطین اور مالک کے حکام آپ کو پہنچاتے اور آپ کی دولت اور حکمت زمین کے بادشاہوں سے بہت زیادہ ہوتی اور سارا جہان آپ کا مشتمل تھا کہ آپ کا علاقہ کلام جو اللہ تعالیٰ کے دل میں ڈالا تھا منین اور اذنین سے ہر ایک سال بسال چاندی اور سونے کے برتن اور پوشاک اور خوشبو کی اشیا گزرتے تھے کتاب دوم تو تاریخ مشمولہ حمد عتیق بن حضرت سلیمان علیہ السلام کا اور بیت المقدس کی طیار یوں کا حساب ال بہت تفصیل کے ساتھ درج ہے ۳۲۵۱ء سے ۳۲۹۱ء تک چالیس سال آپ نے سلطنت کی لیکن جب ۳۲۹۱ء مہبوط میں آپ نے انتقال فرمایا اور آپ کے فرزند ورجب عام، آپ کے جانشین ہوئے تو آپ کے ایک ملازم دویار یعام، نے بغاوت کی اور وہ صرف بنی ہمداد کے بادشاہ رہ گئے اور دویار یعام، کل نبی اسرائیل کا بادشاہ ہوا۔ اس طور پر سلطنت واحد دو سلطنتوں تقسیم ہو گئی اور دونوں سلطنتوں کے سلاطین حسب تفصیل ذیل گزرے ہیں۔

تعداد سلاطین		نام بادشاہ بنی ہمداد		مدت سلطنت		سنہ آغاز سلطنت		سنہ اختتام سلطنت	
(۱)		رجب عام		۱۷ سال		۳۳۹۱		۳۳۱۵	

تاریخ و سلاطین تا چهره شاهی یهوده					سلطنت	تغییر سلطنت	تغییر سلطنت
فهرست سلاطین یهوده							
(۲)	اییه	۳ سال	۳۴۱۵	۳۴۱۸			
(۳)	آس	۱۴ سال	۳۴۱۸	۳۴۵۹			
(۴)	سیوشفط	۲۵ سال	۳۴۵۹	۳۴۸۴			
(۵)	یورام	۱ سال	۳۴۸۴	۳۴۹۲			
(۶)	آخریاه	۱ سال	۳۴۹۲	۳۴۹۳			
(۷)	یواس	۴۰ سال	۳۴۹۳	۳۵۳۳			
(۸)	امصیاه	۱۸ سال	۳۵۳۳	۳۵۵۱			
(۹)	عزیاه	۵۲ سال	۳۵۵۱	۳۶۰۳			
(۱۰)	یوتام	۱۶ سال	۳۶۰۳	۳۶۱۹			
(۱۱)	آخر	۱۴ سال	۳۶۱۹	۳۶۳۵			
(۱۲)	حزقیا	۲۹ سال	۳۶۳۵	۳۶۶۴			
(۱۳)	منشی	۵۵ سال	۳۶۶۴	۳۷۱۹			
(۱۴)	آمون	۲ سال	۳۷۱۹	۳۷۲۱			
(۱۵)	بوسایه	۳۱ سال	۳۷۲۱	۳۷۵۲			
(۱۶)	یهوآخز	۳ ماه	۳۷۵۲	۳۷۵۲			
(۱۷)	الیاقیم	۱۱ سال	۳۷۵۲	۳۷۶۳			
(۱۸)	یهوکیان	۳ ماه	۳۷۶۳	۳۷۶۳			
(۱۹)	صدقیاه	۱۱ سال	۳۷۶۳	۳۷۷۴			

تعداد و سلاطین	نام پادشاه بنی اسرائیل	مدت سلطنت	سنه آغاز سلطنت	سنه اختتام سلطنت
فهرست سلاطین بنی اسرائیل				
(۱)	دار بهرام	۲۱ سال	۳۳۹۹	۳۴۲۴
(۲)	ثاوب	۲ سال	۳۴۲۰	۳۴۲۲
(۳)	بعشا	۲۴ سال	۳۴۲۲	۳۴۴۶
(۴)	ایلاه	۲ سال	۳۴۴۴	۳۴۴۸
(۵)	زوری	هفته	۳۴۴۸	۳۴۴۸
(۶)	عمری	۱۲ سال	۳۴۴۸	۳۴۶۰
(۷)	انخیا ب	۲۲ سال	۳۴۶۰	۳۴۸۲
(۸)	اخزیا ه	۲ سال	۳۴۸۲	۳۴۸۴
(۹)	یهورام	-	۳۴۸۴	-
(۱۰)	یا هو	-	-	۳۵۰۶
(۱۱)	یهوا حاز	۱۴ سال	۳۵۰۶	۳۵۲۳
(۱۲)	دار بهرام	۱۴ سال	۳۵۲۳	۳۵۴۴
(۱۳)	زکریا	۵۶	۳۵۴۴	۳۵۹۴
(۱۴)	مسلم بن بس	۱۵۶	۳۵۹۴	۳۵۹۴
(۱۵)	شاجم بن جوی	۱۰ سال	۳۵۹۴	۳۵۹۴
(۱۶)	نفخیا ه	۲ سال	۳۵۹۴	۳۵۹۶
(۱۷)	نفخ بن ریملاه	۲۰ سال	۳۵۹۶	۳۵۹۶
(۱۸)	هوشی	۹ سال	۳۵۹۶	۳۶۰۵

حضرت یحییٰ بن اسماعیل (علیہ السلام) کے بعد بنی اسماعیل میں گو بکثرت انبیاء علیہم السلام

مبعوث ہوئے لیکن ان میں سے بعض مشاہیر انبیاء علیہم السلام حسب ذیل ہیں۔

(۱) یسعیاہ علیہ السلام مابین ۳۵۵۱ء سے ۳۵۴۳ء تک آپ پر نبوت کے آثار کا ظہور ہوتا رہا۔

(۲) یسعیاہ علیہ السلام ۳۵۳۴ء میں آپ پر کلام الہی نازل ہوا اور ۳۵۳۳ء تک برابر نازل ہوتا رہا۔

(۳) حزقی ایل ۳۸۰۴ء میں آپ پر نبوت کے آثار ظاہر ہوئے۔

(۴) دانی ایل ۳۷۷۷ء میں آپ پر نبوت کے آثار ظاہر ہوئے۔

(۵) یسعیاہ بن یری ۳۵۲۳ء کے بعد سے آپ پر کلام الہی نازل ہونا شروع ہوا۔

(۶) یوئل ۴

(۷) عموس ۴ آپ ہی حضرت ہوسین علیہ السلام کے ہم زمانہ ہیں۔

(۸) عبدیہ ۴

(۹) یونہ بن امتی ۳۱۹۵ء میں آپ پر نبوت کا ظہور ہوا۔

(۱۰) موری میکاہ ۳۶۳۳ء میں آپ پر نبوت کا ظہور ہوتا رہا۔

(۱۱) عزرا علیہ السلام ۹۲۳ء میں آپ نے بادشاہ فارس سے تسمیہ بیت المقدس کے لئے

نیاز مان حاصل کیا اور یروشلم میں پہنچ کر عیدہ اختتام فرمایا۔ آپ کی نبوت بحث

طلب سے آپ کے عالم ہونے میں تو کسی کو شبہ نہیں ہے البتہ

نبوت میں اختلاف ہے۔

(۱۲) نحوم ۴

(۱۳) حبقوق ۴

(۱۴) صفنیہ ۴

فہرست بعض انبیاء بنی اسحاق

- (۱۵) حضرت خضر علیہ السلام ۲۳۳ھ میں آپ پیدا ہوئے۔
 (۱۶) حضرت سکندر علیہ السلام ۲۴۲ھ میں آپ پیدا ہوئے ۲۶۸ھ میں آپ نے تخت سلطنت پر جلوس فرمایا۔

- (۱۷) ۲۷۲ھ میں دانا پادشاہ کی سلطنت کے دوسرے سال آپ پر کلام الہی نازل ہوا اور زرو بابل ناظم سوداہ و سیو شوع امام کو پہنچا۔
 (۱۸) ۲۷۲ھ کے اخیر حصہ میں آپ پر یہی کلام الہی نازل ہوا۔
 (۱۹) ۲۷۲ھ ملاکی ۴

- (۲۰) یحییٰ علیہ السلام ۳۸۹ھ میں آپ پیدا ہوئے (۲۰۷ سال کی عمر میں آپ کو بادشاہ وقت نے قتل کر دیا ۳۸۹ھ میں اس طور پر آپ شہید ہوئے۔
 (۲۱) حضرت علیہ علی السلام ۳۸۰ھ میں آپ پیدا ہوئے اور تیسویں سال جب کہ کھلمون نے آپ کو سولی دینا چاہا آسمان پر اڑ پڑے گئے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کے بعد
 قید بابل تک مسلمان بنی یسوداد بنی اسرائیل کے حالات۔
 (۱۳۷) حضرت داؤد علیہ السلام کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے

ظہور تک مختصر حالات حسب ذیل ہیں۔

مرحَبُ عامر وزیر حضرت سلیمان علیہ السلام حضرت کو انتقال کے بعد آپ کے جانشین ہوئے اور یار اب عامر جو حضرت سلیمان علیہ السلام کا ایک ملازم تھا حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس سے بھاگ کر مصر کے بادشاہ ہتی کے پاس چلا گیا تھا اور تین تہا حضرت سلیمان علیہ السلام کے فرزند سے باغی ہو گیا اور تمام بنی اسرائیل اس کے ہو گئے رجب عامر پر وسلم میں آئے بنی یسوداد اور بنی یامین کے فرقے کے لوگ آپ کے تابعدار ہوئے اور کاکا ہن اور اودادی بنی اسرائیل کے سب فرقہ میں جو جو لوگ خدا کے طالب تھے یہ وسلم میں آئے اور انہوں نے

یہود کی سلطنت کی تائید کی اور تین برس تک سلیمان علیہ السلام کے فرزند کے معین رہے اس لئے کہ وہ تین برس تک داؤد و اس کے اور سلیمان علیہ السلام کی راہ پر چلتے رہے لیکن اسکے بعد جب کہ رجب عام کے بادشاہت قائم ہو چکی تب اس نے اور سارے بنی اسرائیل نے اسد بنی نوح کو چھوڑ دیا تب مصر کا بادشاہ سیسقیر و سلم چڑھ آیا اور سمیاء نبی علیہ السلام نے فرمایا اے تعالیٰ فرماتا ہے تم نے مجھے چھوڑ دیا اس لئے میں نے تمہیں سیسقیر کے ہاتھ میں چھوڑ دیا اس بات پر بنی اسرائیل کے سرداروں نے اور بادشاہ نے اللہ کے آگے عاجزی کی حضرت سمیاء پر کلام الہی نازل ہوا کہ اب میں انہیں بچاؤں گا پھر خدا کا غضب اتنا بڑھ گیا کہ بالکل ہلاک نکلیا لیکن مصر کا بادشاہ خداوند کے گھر کا خزانہ اور بادشاہ کے گھر کا خزانہ سب لے گیا پس جب علم شرہ برس یر و سلم میں بادشاہ رہا اور رجب عام اور یاراب عالم جب تک جیتی رہے جنگ بڑھی کتاب السلاطین میں لکھا ہے کہ یارب عالم نے اپنے دل میں کہا کہ اگر لوگ یر و سلم میں اسد کے گھر میں قربانی چڑھانے کو جاویں گے تو رجب عام سے مل جاویں گے اس لئے اس نے دو بچے سونے کے بنائے اور کہا اسے بنی اسرائیل یر و سلم میں جانا کیا ضرور ہے تمہارا خدا جو تم کو زمین مصر سے نکال لایا ہے اس نے ایک کو بیت یل میں دوسرے کو دان میں قائم کیا اور ان کے آگے قربانیاں چڑھائیں اور ایک ہر خدا یہود امین سے بیت یل میں آئے اور سوقت مذبح کے یعنی قربانی کے مقام کے پاس یاراب عالم خوشبو جلا رہا تھا وہ بولے اے نبی خداوند یوں فرماتا ہے کہ ویکہ داؤد کے گھرانے سے ایک لڑکا پیدا ہوا جس کا نام یوسیاہ ہو گا وہ اپنے مگانوں کے کاہنوں کو جو تھپیر خوشبو جلاتے ہیں تجسہ میں ذبح کرے گا اور آدمیوں کی ہڈیاں تجسہ پر جلائی جائیں گی اور اس نے اسی دن ایک نشان بتایا اور کہا وہ علامت جو خداوند نے بتائی ہے یہ ہے کہ مذبح پھٹ جائے گا اور لڑکے جو اوپر سے گر جائیں گی اور یاراب عالم نے اپنا ماں احمد لیا کیا تاکہ اسے پکڑے پس اس کا وہ ہاتھ ہو گیا اور مذبح پھٹ گیا اور لڑکے گر گئے تب اس نے کہا اب خداوند اپنے خدا سے منت کرے

میرا ہاتھ درست ہو جاوے اوس مرد خدا نے دعا مانگی اور اوسکا ہاتھ درست ہو گیا مگر یارب علم انبی
مگر ابھی سے باز نہ آیا تاریخ کی دوسری کتاب میں مندرج ہے کہ یارب علم کی سلطنت کے اٹھارویں

برس میں

آئیہ سیوہ اٹکا بادشاہ ہوا اوس نے یر و سلم میں تین برس بادشاہت کی اور چار لاکھ پانچ
سے صف آرائی کی اور یارب عام نے بھی اٹھ لاکھ ہزاروں کی صف باندھی یا یہ مصر میں کے
پہاڑ پر جو ازائیم کے کوہستان میں ہے چڑھ گیا اور کہا اسے یارب عام اور سارے بنی اسرائیل
میرے سونکھو تم نہیں جانتے کہ خداوند اسرائیل کے خدا نے اسرائیل کی سلطنت داؤد کو اور
اوسکے بیٹوں کو ہمیشہ کے لئے دی ہے لیکن یارب عام جو داؤد کے بیٹے سلیمان کا ایک نوکر تھا
اپنے خاوند سے باغی ہو گیا اور حیب عام جو ان اور مر دل تھا اسوجہ سے مقابلہ نہیں کر سکتا تھا
اب تم چاہتے ہو کہ داؤد کی اولاد کے ہاتھ میں جو ملک ہے اوسکا مقابلہ کرو اور تمہارے
ساتھ وہ سونے کے پچھڑے ہیں جنہیں یارب عام نے بنایا مگر تمہارے معبود دہین لیکن ہم لوگ
جو ہیں خداوند ہمارا خدا ہے ہم نے اوسے چھوڑ نہیں دیا ہم خداوند اپنے خدا کی شریعت کو حفظ
کرتے ہیں پر تم نے اوسکو چھوڑ دیا اور کاہن یعنی امام جو خدا کی بندگی کرتے ہیں وہ ہارون کے
بیٹے ہیں اور ادا می کام کے لئے حاضر رہتے ہیں اور ہر صبح و سام خداوند کے لئے سوختنی قربان
اور خوشبوئیاں جلاتے ہیں دیکھو خدا پیشوا ہو کے ہمارے ساتھ ہے اور اوسکے کاہن حاضر
ہیں اور شور کے نرسنگے بھی موجود ہیں کہ تمہارے برخلاف شور مچا دیں اے بنی اسرائیل اپنے باب
داؤد اؤن کے خدا سے مت رکو کیونکہ تم ہرگز اقبال مند نہ ہو گے پھر انہوں نے خداوند سے
دعا کی اور کاہنوں نے ترہیاں پہن کر شور مچایا اور یہودا کے لوگوں نے للکارا اور حیب یہودا کے
لوگوں نے للکارا تو خدا نے ابیاہ اور یہودا کے آگے سے یارب عام اور سب بنی اسرائیل کو
مداوہ بہاگ گئے اور یلیہا اور اوسکے لوگوں نے انہیں کاٹ ڈالا بنی اسرائیل میں پانچ لاکھ

چنے ہوئے اشخاص مائے گئے اور بنی یہودا غالب ہوئے کیونکہ وہ اپنے خدا پر بھروسہ رکھتے تھے اور ابیہا نے یاراب عام کا تعاقب کیا اور شہرون کو لے لیا اور بیت ایل اور ادو کے دیہات اور سیانہ اور ادو کے دیہات اور عقرقون اور ادو کے دیہات اور ابیہا کے زمانہ میں یاراب عام نے بہزور پکڑا اور خداوند نے اس سے مارا اور وہ مر گیا اور ابیہا کے بعد اس کا بیٹا

آسمائے اوس کی جگہ بادشاہ ہوا اوس کے دس برس تک ملک مین امن رہا اوس نے اللہ تعالیٰ کے سامنے نیکو کاری کی یہودا کے سارے شہرون مین سے اوس کے اونچے مکانوں کو اور سورج کی صورتوں کو اڑھا دیا اوس سے لڑنے کو زانچ کوشی دس لاکھ کی فوج لے کر آیا آسانی اللہ سے فریاد کی اللہ نے اس کو فتح دی آسائی سلطنت کے دوسرے برس یاراب عام کا بیٹا

تاوہب بنی اسرائیل کا بادشاہ ہوا اوس نے اسرائیل پر دس برس سلطنت کی اور خداوند کے حضور مین بدی کی اور اپنے باپ کی راہ چلا اور بنی اسرائیل کو گنہگار کیا تب اشکار کے گمراہ نے مین سے اخیاب کے بیٹے

بعشا نے اسے مار لیا اور اس کی جگہ بادشاہ ہوا اور یاراب عام کے سارے گمراہ نے کو قتل کیا اور اوس کی کنس مین سے ایک کو بھی نہ چھوڑا اور آسا اور بعشا کے درمیان تمام عمر لڑائی رہی بعشا نے چوبیس برس بادشاہت کی اوس نے بھی خداوند کے حضور مین بدی کی اور یاراب عام کی راہ پر اور اس طریقہ پر چلا جسے بنی اسرائیل سے گناہ کروائے اور سوقت حنائی کے بیٹے

یاہوہو چھانڈکا کلام بعشا کے حتمین اور ترکہ مین نے تجھے خاک سے اڑھلایا اور سلطنت بخشی اور تو نے بنی اسرائیل سے گناہ کروائے مین بعشا کی نسل اور ادو کے گمراہ نے کے بنیاد کو نابود کر دوں گا اور آسائی سلطنت کے چوبیسویں برس بعشا کا بیٹا

ایلاہ بنی اسرائیل کا بادشاہ ہوا اوس نے دو سال بادشاہت کی بعد اس کے خادم زمری نے اسے سستی مین پڑا کر پایا اور اس کی جگہ بادشاہ ہوا اور تخت پر بیٹھنے ہی بعشا کے

ہمارے گھر کے قتل کیا اور اس کے رشتہ داروں کو اور دوستداروں میں سے ایک ہی باقی نہ رہا جیسا کہ
 اللہ تعالیٰ نے یاہو نبی کی معرفت فرمایا تازہ فری نے سات دن یا دشاہت کی پیر اسرائیلیوں نے
 غم گئے کہ اپنا بادشاہ کیا مری محل میں جا کر آگ لگا کر جل مرا کہ اس نے خداوند کے حضور میں ہنسیا
 کین اور یاہاب عام کی راہ پر چل کر اس کی مانند آپ ہی گناہ کیے اور بنی اسرائیل سے ہی گناہ کر دیا
 عمری نے بارہ برس سلطنت کی اور ہرون شہر بیا یا اور خداوند کے حضور میں گناہ کئے اور ان سب
 جو ان کے آگے تھے بدرکام کئے یاہاب عام کی ساری بدکاری اختیار کی پھر عمری مر گیا اور آسام کی سلطنت
 کے اڑتیسویں سال عمری کا بیٹا

انخی اب بنی اسرائیل کا بادشاہ ہوا اس نے سمرون میں بنی اسرائیل پر پائیس سال سلطنت کی
 اور ان سب سے جو ان سے آگے تھے خداوند کے حضور میں زیادہ بدکاریاں کیں فقط یاہاب عام
 کے سے گناہ کرنے پر کفایت نہ کی بلکہ صیدانیوں کے بادشاہ ایتبعیل کی بیٹی ایزبل کو بیاہ لایا اور
 جا کے بعل کو پوجا اور اس کے آگے سجدہ کیا اور بعل کے گھر میں جو اس نے سمرون میں بنایا تھا بعل کے گھر
 ایک مذبح بنایا اور یہی رت بنائی اور خدا کو بہت غصہ دلایا اور اس کے ایام میں

نخی ایل بیت ایل نے یو کو آباد کیا پس ابی رام نے پہلو تے بیٹے سے اس کی بنا شروع کی اور اپنے
 چوٹے بیٹے مسوب پر اس کے دروازے قائم کئے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت یوشع کے وسیلے
 سے فرمایا تھا چنانچہ حضرت یوشع کے احوال کی کتاب میں لکھا ہے جب حضرت یوشع نے
 یوحنا کو فتح کیا تو شہر کو اس سبب سمیت جو اس میں تھا پہونک دیا اور حضرت یوشع نے قسم دی اور کہا
 کہ جو شخص کھڑا ہو اور یوحنا کے شہر کو پہونکا کرے وہ خداوند کے سامنے ملعون ہوگا اور اپنے پہلو ٹپے
 پر اس کی بنا ڈالے گا اور اپنے چوٹے بیٹے پر اس کے دروازے قائم کرے گا اس خبر کا غور بنی اب کو وقت میں
 اکیاہ شبی نے جو جلعاد کے باشندوں میں سے تھے انخی اب سے کہا کہ خداوند اسرائیل کا
 خدا جس کے سامنے میں کھڑا ہوں زندہ ہے ان برسوں میں نہ شبنم ٹپے کی زمینہ بوسے گا مگر

جب کہ میں کہوں اور خداوند کا کلام اترے کہ یہاں سے چل دے اور مشرق کی راہ لے اور وادی کریت میں جو ہرون کے سامنے ہے جا پہنچ اور تو اس نالے سے پتے گا پس حضرت الیاء وہاں جا رہے اور ایک مدت کے بعد اللہ کے حکم سے صیدا کے صقش کو گئے ایک بیوہ کے گھر اور تیرے اور اوس کا مٹکا آٹے سے خالی نہ ہوا اللہ نے برکت دی آپ کی برکت سے اوس کا مہر ہوا بس اللہ نے زندہ کر دیا مدت کے بعد خداوند کا کلام تم میرے سال اور کہ جا اور اپنے تین انخی اب کو دیکھا کہ میں زمین پر بیٹھ رہا دنگا آپ وہاں نہ ہوئے تھوڑے عرصے میں سخت قحط تھا اوس وقت انخی اب نے عبدیاء کو جو اس کے گھر کا مختار تھا طلب کیا اور عبدیاء اللہ سے بہت ڈرتا تھا اور ایسا ہوا کہ جس وقت ایزبل نے خداوند کے نبیوں کو قتل کیا تو عبدیاء نے سو بیویوں کو لے کے پچاس پچاس کو ایک ایک غار میں پوشیدہ کیا اور اود تین روٹی پانی سے پالا پس انخی اب نے عبدیاء سے کہا ملک میں گشت کر شاید کہیں گھاس ملے تاکہ جانور بر باد نہوں عبدیاء راہ میں تھا کہ حضرت الیاس اوسے ملے اوس نے پہچانا آپ نے فرمایا جا اپنے خداوند کو کہہ کہ دیکھ الیاس ملے وہ بولا کہ میرا کیا قصور ہے جو آپ مجھ کو جو آپ کا غلام ہوں انخی اب کے ہاتھ میں گرفتار کر واتے ہیں کہ وہ مجھے قتل کرے کوئی ملک باقی نہیں رہا جہاں اوس ملے آپ کی تلاش کو نہیں بھیجا اور جب لوگوں نے کہا کہ وہ یہاں نہیں ہے تو اوس نے قسم لی کہ وہ نہیں ملے اور جب میں آپ کے پاس سے جاؤنگا اور اللہ تعالیٰ آپ کو ایسی جگہ لے جائیگا جسکی مجھے خبر نہیں ہو سکے گی اور انخی اب آپ کو نہ پاوے گا تو مجھے قتل کرے گا آپ نے فرمایا خداوند شکرونگا خداوند جسکے آگے میں کھڑا ہوں میں کج کے دن اوسے اپنے تین دیکھا دنگا پس عبدیاء گئے اور انخی اب کو خبر کی وہ حضرت الیاس کی ملاقات کو نکلا آپ کو دیکھ کر بولا کیا اسرائیلیوں کا لگاڑنے والا تو ہی ہے پہنچنے فرمایا میں ان کا لگاڑنے والا نہیں ہوں بلکہ تو تو تیرے باپ کا گھرانا کہ تم نے خداوند کے حکم کو چھوڑ دیا بعد ازاں پھر وہ گئے تو آدمی بیچ اور سارے اسرائیلیوں کو اور بعل کے

سارے چار سو نبیوں کو اور سیرت کے چار سو نبیوں کو کوہ کرمل پر جمع کرا دس نے سب کو جمع
 کیا حضرت الیاس نے فرمایا خداوند کے نبیوں میں سے میں میں ہی اکیلا باقی
 ہوں اور یعل کے چار سو پچاس نبی ہیں وہ اب ہم کو دوپل دین اور اپنے لئے ایک پسند
 کر لیں اور اسے ٹکڑے ٹکڑے کرین اور لکڑیوں پر وہرین اور آگ نہ دین اور میں دوسرا بیل طیار کر دوں گا
 اور اسے لکڑیوں پر وہر دوں گا اور آگ نہ دوں گا تب تم اپنے خدا کا نام اور میں خدا کا نام لوں گا
 پس وہ خدا ہو گا جو آگ سے جواب بھیجے ہاں وہی خدا ہے اور سب لوگ بول اٹھے کیا تو
 کما اور نہوں نے ایک بیل لیا اور طیار کیا اور صبح سے دوپہر تک بیل کا نام لیا کہ اے بیل چارے
 سن پر کچھ آواز نہ آئی۔ آخر کو حضرت الیاس نے خداوند کے مذبح کو کوہ کرمل لایا گیا تھا پھر کے بنایا اور
 بیل کو ٹکڑے کیا اور لکڑیوں پر وہر اور کما اے خداوند ابراہیمہم واسحاق اور یعقوب کے خدا آج
 کے دن معلوم ہو جاوے کہ تو اسرائیل کا خدا ہے اور میں تیرا بندہ ہوں اور میں نے یہ سب کچھ تیرے
 کہنے سے کیا میری سن اے خداوند میری سن تاکہ یہ لوگ جانیں کہ خداوند تو ہی خدا ہے اور تو نے
 اداں کے دلوں کو پہاڑ تب اللہ کی طرف سے ایک آگ اتاری اور اس چڑھا دے کو اور لکڑیوں کو جلا دیا
 سب لوگ اوندھے منہ گرے اور بولے خداوند وہی خدا ہے خداوند وہی خدا ہے اور انہوں نے
 بیل کے نبیوں کو بکڑا اور حضرت الیاس نے وادی قیسون میں لا کے اور نہیں قتل کیا اور انہی
 کہا۔ جلد کما اور پی کی ٹہری بارش کی آواز ہے حضرت الیاس کرمل کی چوٹی پر گئے اور آپ کو زمین پر
 جھکایا اور اپنا منہ دونوں کنٹیوں سے لگایا توڑی درمیں ابراہیمہم آسمان بدلیوں اور آندھریوں سے
 سیاہ ہو گیا اور شدت سے مینہ برسنے لگا اور انہی اب سوار ہو کر بھیل کو لگیا پھر انہی نے ایزبل سے
 کہا کہ حضرت الیاس نے بیل کے نبیوں کو قتل کیا ایزبل نے حضرت الیاس کو کھلا سیجا کہ اگر میں
 کل کے دن اسی وقت تجھے بھی اداں میں کا ایک نہ کر دوں تو بھلا کر مجھے ایسا کرین بھلا دس سے زیادہ
 کرین حضرت الیاس لوٹ کر مسودا کے بیسج میں آئے اور وہاں اپنا ایک ملازم چوڑے کے ایک

ایک دن کی راہ پر دشت میں نکل گئے اور

تسعمہ کے ایک درخت تلے جا بیٹھے اور اپنے لئے موت مانگی اور کہا اے خلد بنس اب میری جان لے
 کہ میں اپنے باپ وادادون سے بہتر نہیں ہوں وہاں اللہ نے غیب سے کہا نہی آپ لے گیا
 اور یا اوسکی قوت سے چالیس دن رات کا سفر کر کے خدا کے پہاڑ حورب تک پہنچے اور وہاں
 ایک غار میں رہے وہاں اللہ تعالیٰ کا کلام سنا کہ اوس نے فرمایا ایسا تو یہاں کیا کرتا ہے
 اونہوں نے عرض کیا کہ خداوند شکرون کے خدا کے لئے مجھے غیرت آئی کہ بنی اسرائیل نے
 تیرے عہد کو چھوڑ دیا کہ تیرے فریضے اور تیرے نبیوں کو تلوار سے قتل کیا اور میں ہی اکیلا بچا
 سو دے چاہتے ہیں کہ میری ہی جان میں پر خداوند نے فرمایا نکل میدان کی راہ لے دمشق کو جا اور جب
 تو وہاں پہنچے تو عزرائیل کو مسیح کر کہ وہ راحم کا بادشاہ ہوا اور نرسی کو بیٹے یاہو کو مسیح کر کہ اسرائیل کا بلو شاہ ہو
 اور ایزل محلہ میں سے الیاس بن سافط کو مسیح کر کہ تیری جگہ بنی ہوا اور الیساہو کا کہ جو کوئی بجز ایزل کی تلوار سے
 بچے گا اوسے یاہو قتل کرے گا اور جو یاہو کی تلوار سے بچ رہے گا اوسے الیاس مار لیگا لیکن میں نے
 سات ہزار اپنے لئے رکھ چھوڑے ہیں جن کے گشتے بیل کے آگے نہیں جبکہ اور اون میں سے
 کسی نے اوسے منہ سے نہیں چوما اپنے وہاں سے روانہ ہو کے سافط کے بیٹے الیساہ
 کو پایا وہ بیل جوتے تھے اور بارہ جویان اوس کے آگے چل رہی تھیں اور وہ بارہویں کے ساتھ تھے
 حضرت الیاس اوس کے برابر سے گذرے اور اپنی چیلو لون پڑا لدی اونہوں نے بیلوں کو چھوڑا اور
 حضرت الیاس کے پیچھے دوڑے اور کہا مجھے مہلت دیجی کہ اپنے مان باپ کو چوموں تب آپ کے
 ساتھ چلوں پیر وہ گئے اور پیر آئے اور آپ کے پیچھے روانہ ہوئے اور آپ کی خدمت کی پہرا رام کے
 بادشاہ بن ہونے لشکر جمع کیا اوس کے ساتھ تیس^{۳۲} بادشاہ تھے سرون پر چڑھ کر اوسے گیریات
 نبیوں میں سے ایک نے اسرائیل کے بادشاہ اخیاب سے کہا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ بڑے
 گروہ تو نے دیکھے سو میں آج کے دن اوسے تیرے ہاتھ گرفتار کر دوں گا اور تو جان بکوگا

کہ خداوند میں ہی ہوں اوس نے کہا کہ کن کے ذریعہ سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ شہرہون کے
 امیر جہاننوں کے اوس نے پوچھا صفت آرائی کون کرے فرمایا کہ تو پس شہرہون کے امیر جوان دو بتین
 اور بنی اسرائیل سات ہزار یہ سب دو پہر کو نکلے اور شہرہون کے جوان امیر نکلے اور لشکرہون کے پیچھے
 اور جس نے اون کا سامنا کیا اور نہون نے اوسکو قتل کیا پس ارامی بہاگے اور شاہ اسرائیل نے نکل کر
 کرگھوٹوں اور کازینوں کو مار لیا اور ارامیوں کو شہت سے قتل کیا پس شاہ ارام کے خادموں نے کہا کہ
 اون کے خلیفہ ہار کے خلیفہ بن اس لئے اونہون نے ہم پر فتح پائی تو ہکو حکم دے کہ میدان میں آؤ
 ٹرین تو ہم غالب ہوں گے وہ لوگ بہت بڑا لشکر لے کر پہنچے ایک موزا اسرائیلی کے یا شاہ پاس کیا اور
 کہا کہ خداوند فرماتا ہے چونکہ ارامیوں نے یون کہا ہے کہ خداوند سپارہون کا خدا اور اودیون کا خدا
 ہے اس لئے میں اس گروہ کو تیرے ہاتھ میں کروں گا اور تم جانو گے کہ میں خداوند ہوں پھر جہارامی
 دوبارہ چڑھ کر آئے اونہون نے شکست کھائی بنی اسرائیل نے ایک ہون میں اون کے ایک
 لاکھ پیادے قتل کئے اور باقی افیق کو بہاگے وہاں ایک دیوار ستائیس فہرہا گے ہون پر گری
 بن ہڈوں نے کہا بھیجا کہ میری جان بخشی کیجے اخیاب نے اوسکو اپنے پاس بلایا اور صلح کی اور روانہ کر دیا
 اور وقت بنی زادون میں سے ایک نے کہا خداوند فرماتا ہے کہ تو نے ایک شخص کو چھوڑ دیا جسے
 بن نے واجب القتل کیا تھا پس اوس کے بدلے تیری جان جائیگی اور تیرا لشکر اوسکے لشکر کے
 بدلے ہوگا پہر لیا ہوا کہ بنات زیر عیسیٰ کا ایک انگوری باغ مخرون کو بادشاہ اخیاب کے محل سے دکھایا
 زیر عیسیٰ میں تھا سو اخیاب نے بنات سے کہا کہ اپنا انگوری باغ مجھے دے میں اوس کے بدلے
 تمہیکو اوس سے بہتر انگوری باغ دوں گا اور اگر تو چاہے گا تو اوسکی قیمت دوں گا اوس نے کہا کہ
 خداوند کرے کہ میں باپ داداؤن کی میراث تمہ کو دوں اخیاب کو بہت بچ بھرا اوسکی جور و انیر بل بنا
 کہا وہ باغ میں تجھے دیتی اوس نے لوگوں کو گاتا تھا اون لوگوں نے بہری مغل میں بنات کے
 دو شہر ہون سے گواہی دوائی کہ بنات نے خدا کو اور بادشاہ کو ہر اکا کتاب لوگ اوسے شہر سے

یہاں لے گئے اور پتھر کو کیا وہ مر گیا جب اخیاب نے سنا کہ وہ مر گیا اٹھا کر اوس کے باغ بقیعہ کبرے
 لیکن حضرت الیاس کو اللہ تعالیٰ کا حکم ہوا کہ جا اخیاب سے کہ جس جگہ بنات کا کتون نے لہو چاٹا
 اوس جگہ تیرا ہی لہو چاٹیں گے اخیاب نے حضرت الیاس کو دیکھ کر کہا اے میرے دشمن تو نے
 مجھے پایا فرمایا ہاں بیا تو نے خداوند کے حضور یہ کاری کے لئے آپ کو بیجا اب میں تیری بنیاد کو دو دو ٹنگا
 اور تیرے گریہ اب عام اور بے شک کے گھر کے مانند کرو ٹنگا کیونکہ تو نے مجھ کو غصہ دلایا اور اسلیمین کو گنہگار
 کیا اور خداوند فرماتا ہے کہ ایزہل کو گتے کیا میں گے اخیاب نے اپنے کپڑے پہاڑ سے اور اپنے
 حق پٹاٹ ڈالا اور روزہ رکھا تب اس کا کام حضرت الیاس پر یوں آیا تو دیکھتا ہے کہ اخیاب نے آپ کو
 میرے حضور کوہن کر خدا کا رتبہ ایسا اسکی زندگی بھر اور سپر میں بلائے سیحون گا بلکہ اوس کے بیٹوں
 کے وقت میں اس کے گھر نے پر بلاتا نازل کر دیں گا اب یہاں یہود کا پادشاہ (جواستنا اوس فی اکتلس
 برس پر یوسلم میں بادشاہت کی) اور اپنے باپ داؤد کی مانند خداوند کے حضور میں خلیکو کاری کی اور اپنی
 مان میں کہ کو ملکہ ہونے کے منصب سے معزول کیا اس لئے کہ اوس نے گتے باغ میں ایک صورت
 بنائی تھی آسانے اوس کے بت کو گرا دیا اور جلادیا وہ جب تک جیتا رہا اسکا دل خلیہ ہی لگا رہا پھر اسکا
 یہوشفط اور اسکی جگہ بادشاہ ہوا وہ اسراہیل پر غالب ہوا اور خداوند یہوشفط کو ساتھ تھاکو لوہی باپ داؤد کی
 چالوں چلیاتا اور بلعون کا بیچ پانہ کرتا تھا اللہ تعالیٰ نے اسکی سلطنت کو مضبوطی بخشی یہ (۳۵) برس کی عمر میں
 بادشاہ ہوا (۳۵) برس بادشاہت کی اس نے اپنی سلطنت کو تیسرے برس کتنے سوار لاویوں کے ساتھ
 بھیجے کہ یہود کے شہروں میں تعلیم دیوں وہ لوگ تعلیم کرنے آئے اور خداوند کی توراہ کی کتاب اس کے
 ساتھ تھی اور وہ یہود کے سارے شہروں میں تعلیم دیتے پھر نے آئے اور خداوند کی
 وحشت یہود کے چار من طرف کے ملکن پر آئی کہ وہ یہوشفط سے نہ لڑے اور ملستی اور
 عربی اس کے پاس تھے لائے اور اوس نے اخیاب سے نسبت نانا کیا چند برسوں کے بعد
 وہ اخیاب پاس سمون میں گیا اور دو تین مل کر اسمعات جلعا کو لڑنے کے لئے پہلے جناب میکایاں

ابن الاہبی کو بلایا آپ نے خبر دی کہ میں نے سارے بنی اسرائیل کو اون گوسپند دن کی مانند جو بیچ رہا ہے
 کے ہون پہاڑوں پر بیٹھنے دیکھا اور خداوند نے فرمایا کوئی ان کا آقا نہیں ہے شاہ اسرائیل نے کہا
 میرے کیا یہ کو کچھ اور میرے سلامت واپس آئے تک اوسے قید میں رکھو اور اوسے روٹی پانی سے
 معصیت دیجادے آپ نے فرمایا اگر تو کسی طرح سلامت پہرے کو تو خداوند نے میری معرفت سے
 کچھ نہیں کہا پھر وہ دونوں بادشاہ ہو گئے اور شاہ اسرائیل کو تیر لگا وہ مر گیا اور جس کاڑھی پر وہ زخمی ہوا
 اور اوسکا لہو بہا تداہ کاڑھی ہرمن کے تالاب میں دھوئی گئی اور کتوں نے اوسکا لہو چٹا جیسا کہ خداوند
 نے فرمایا تھا اور یہو شمعہ سلامت پہرے آیا تب یاہو بن حنا جی غیب میں اوسکے استقبال کو نکلا اور کہا کیا
 شے ریکہ ہو کر نامناسب ہے کیا تو خداوند کے دشمنوں سے محبت کرتا ہے اسلئے تجھے خداؤ
 کی طرف سے غضب نازل ہو گا تیر ہی اچھی باتیں تجھ میں باقی جاتی ہیں کہ یہو شمعہ نے ملک کا بندوبست
 موافق شریعت کے خوب کیا اور یہو سلم بن لاویوں اور کاہنوں کو مقرر کیا یہو بنی مومن اور بنی مواب
 اور یہو حڑہ آئے اوس نے دعا مانگی جب مقابلہ ہوا وہ لوگ آپس میں کٹ مرے انہوں نے اوس کو
 لوٹ لیا یہو شمعہ اسرائیل کے بادشاہ

آخری باب سے مل گیا جو گناہ کے کام کرنا تھا وہ اختیاب کا بیٹا تھا اوس نے یاہاب عام کی راہ
 اختیار کی اور بعل کو پوجا اور اوسے سجدہ کیا یہو شمعہ اوس سے اس لئے ملا کہ جہاز بناوے جو تیر میں
 جاوے تب

العیز بن دوداوا ہونی نے جو ریکے رہنے والے تھے انہوں نے اوس کے
 برخلاف نبوت کی اور کہا کہ تو آخری باب سے مل گیا ہے خداوند تیر کا کام بگاڑے گا اور دے جہاز
 بگاڑے گے تیر میں کو تیر جا سکے سلاطین کی پہلی کتاب میں درج ہے کہ یہو شمعہ کی سلطنت کے سترویں
 برس اختیاب کا بیٹا آخری باب ہرمن اسرائیل کا بادشاہ ہوا اور وہ دو برس بادشاہ رہا اور اوسے
 خداوند کے حضور میں بکارمی کی تواریخ کی دوسری کتاب میں درج ہے کہ یہو شمعہ کے بعد اوسکا بیٹا

یہودیوں کا بادشاہ ہوا اوس نے اپنے سارے بھائیوں کو تلوار سے قتل کیا اوس نے آئندہ برس سلطنت کی وہ اسرائیلی بادشاہوں کی روش پر چلا انجی اب کی بیٹی اوسکی جو روحی اور اوس نے خداوند کے حضور گناہ کئے اوس نے یہودا کے پہاڑوں پر اپنے مکان بنائے اور یہو سلم کے باشندوں سے زنا کروائے اور یہودا کو خراب کیا سلاطین کی دوسری کتاب میں درج ہے کہ اخیاب کے مرنے کے بعد موابی اسرائیل سے باغی ہو گئے اور اخیاب اپنے بلا خانہ کی کڑکی سے جو سمرون میں تھا گر پڑا اور بیمار ہوا اوس نے قاصدوں کو بھیجا اور انہیں کہا کہ جاؤ اور عقرقون کے ٹھکانہ لیل ذبوب سے پوچھو کہ میں اس بیماری سے اچھا ہو گیا یا نہیں اوسدم خداوند کے فرشتے نے حضرت الیاس سے کہا کہ تم میرے ساتھ جاؤ اور اسی عقرقون کے قاصدوں کے قاصدوں سے ملاقات کرو اور انہیں کہہ کہ ہاں مگر اسرائیل کا کوئی خدا نہیں ہے جو تم عقرقون کے ٹھکانہ ذبوب سے پوچھنے چلے ہو سو خداوند یون فرماتا ہے کہ تو اس بستر پر سے جس پر تو پڑا ہے اترنے نہ پائے گا اور البتہ مری جائیگا چنانچہ قاصد ادا ٹے پہرے اور یہ حال بادشاہ سے کہنا آخر وہ بادشاہ مر گیا اوس کا بھائی

یہودیوں کا بادشاہ ہوا اوس نے اپنے سارے بھائیوں کو تلوار سے قتل کیا اوس نے آئندہ برس سلطنت کی وہ اسرائیلی بادشاہوں کی روش پر چلا انجی اب کی بیٹی اوسکی جو روحی اور اوس نے خداوند کے حضور گناہ کئے اوس نے یہودا کے پہاڑوں پر اپنے مکان بنائے اور یہو سلم کے باشندوں سے زنا کروائے اور یہودا کو خراب کیا سلاطین کی دوسری کتاب میں درج ہے کہ اخیاب کے مرنے کے بعد موابی اسرائیل سے باغی ہو گئے اور اخیاب اپنے بلا خانہ کی کڑکی سے جو سمرون میں تھا گر پڑا اور بیمار ہوا اوس نے قاصدوں کو بھیجا اور انہیں کہا کہ جاؤ اور عقرقون کے ٹھکانہ لیل ذبوب سے پوچھو کہ میں اس بیماری سے اچھا ہو گیا یا نہیں اوسدم خداوند کے فرشتے نے حضرت الیاس سے کہا کہ تم میرے ساتھ جاؤ اور اسی عقرقون کے قاصدوں کے قاصدوں سے ملاقات کرو اور انہیں کہہ کہ ہاں مگر اسرائیل کا کوئی خدا نہیں ہے جو تم عقرقون کے ٹھکانہ ذبوب سے پوچھنے چلے ہو سو خداوند یون فرماتا ہے کہ تو اس بستر پر سے جس پر تو پڑا ہے اترنے نہ پائے گا اور البتہ مری جائیگا چنانچہ قاصد ادا ٹے پہرے اور یہ حال بادشاہ سے کہنا آخر وہ بادشاہ مر گیا اوس کا بھائی

یہودیوں کا بادشاہ ہوا اوس نے اپنے سارے بھائیوں کو تلوار سے قتل کیا اوس نے آئندہ برس سلطنت کی وہ اسرائیلی بادشاہوں کی روش پر چلا انجی اب کی بیٹی اوسکی جو روحی اور اوس نے خداوند کے حضور گناہ کئے اوس نے یہودا کے پہاڑوں پر اپنے مکان بنائے اور یہو سلم کے باشندوں سے زنا کروائے اور یہودا کو خراب کیا سلاطین کی دوسری کتاب میں درج ہے کہ اخیاب کے مرنے کے بعد موابی اسرائیل سے باغی ہو گئے اور اخیاب اپنے بلا خانہ کی کڑکی سے جو سمرون میں تھا گر پڑا اور بیمار ہوا اوس نے قاصدوں کو بھیجا اور انہیں کہا کہ جاؤ اور عقرقون کے ٹھکانہ لیل ذبوب سے پوچھو کہ میں اس بیماری سے اچھا ہو گیا یا نہیں اوسدم خداوند کے فرشتے نے حضرت الیاس سے کہا کہ تم میرے ساتھ جاؤ اور اسی عقرقون کے قاصدوں کے قاصدوں سے ملاقات کرو اور انہیں کہہ کہ ہاں مگر اسرائیل کا کوئی خدا نہیں ہے جو تم عقرقون کے ٹھکانہ ذبوب سے پوچھنے چلے ہو سو خداوند یون فرماتا ہے کہ تو اس بستر پر سے جس پر تو پڑا ہے اترنے نہ پائے گا اور البتہ مری جائیگا چنانچہ قاصد ادا ٹے پہرے اور یہ حال بادشاہ سے کہنا آخر وہ بادشاہ مر گیا اوس کا بھائی

یہودیوں کا بادشاہ ہوا اوس نے اپنے سارے بھائیوں کو تلوار سے قتل کیا اوس نے آئندہ برس سلطنت کی وہ اسرائیلی بادشاہوں کی روش پر چلا انجی اب کی بیٹی اوسکی جو روحی اور اوس نے خداوند کے حضور گناہ کئے اوس نے یہودا کے پہاڑوں پر اپنے مکان بنائے اور یہو سلم کے باشندوں سے زنا کروائے اور یہودا کو خراب کیا سلاطین کی دوسری کتاب میں درج ہے کہ اخیاب کے مرنے کے بعد موابی اسرائیل سے باغی ہو گئے اور اخیاب اپنے بلا خانہ کی کڑکی سے جو سمرون میں تھا گر پڑا اور بیمار ہوا اوس نے قاصدوں کو بھیجا اور انہیں کہا کہ جاؤ اور عقرقون کے ٹھکانہ لیل ذبوب سے پوچھو کہ میں اس بیماری سے اچھا ہو گیا یا نہیں اوسدم خداوند کے فرشتے نے حضرت الیاس سے کہا کہ تم میرے ساتھ جاؤ اور اسی عقرقون کے قاصدوں کے قاصدوں سے ملاقات کرو اور انہیں کہہ کہ ہاں مگر اسرائیل کا کوئی خدا نہیں ہے جو تم عقرقون کے ٹھکانہ ذبوب سے پوچھنے چلے ہو سو خداوند یون فرماتا ہے کہ تو اس بستر پر سے جس پر تو پڑا ہے اترنے نہ پائے گا اور البتہ مری جائیگا چنانچہ قاصد ادا ٹے پہرے اور یہ حال بادشاہ سے کہنا آخر وہ بادشاہ مر گیا اوس کا بھائی

یہود اور یہوشفط کو اوس نے پکڑا سبھا دونوں مل کر شاہ ادوم کو ساتھ لے کر موابیوں سے لڑنے چلے

اور حضرت

آلِ یَسَّاعِ پاس گئے اپنے شاہ اسرائیل سے کہا مجھے بچہ سے کیا اگر مجھ کو شاہ یہود اور یہوشفط کے حضور کا پاس نہ ہو تو میں تیسری طرف نظر نہ کرتا پھر فرمایا کہ خدا موابیوں کو تمہارے ہاتھ میں گرفتار کر دے گا پھر اسرائیلیوں نے موابیوں کو مارا اور فتح پائی۔ شاہ ارام کی فوج کا سردار جبکہ نام نعمان تھا اوس کو برص ہتی حضرت الیساع کا نام سن کر آیا اور اچھا ہو گیا اور ایمان لایا اور اقرار کیا کہ خدا ایک ہے اب کسی بت کو نہ پوجوں گا پھر شاہ ارام شاہ اسرائیل سے لڑنے آیا حضرت الیساع کے معجزے سے شاہ اسرائیل نے فتح پائی پھر بن ہرودشاہ ارام فریاد کیا کی پھر حضرت الیساع کی برکت سے اسرائیلیوں نے فتح پائی اور بادشاہ اسرائیل نے سب معجزے حضرت الیساع کے آپ کے خادم سے پوچھے اوس نے بیان کئے ایک عورت تھی جس کا بیٹا آپ نے امد کے حکم کر جلا یا تھا اوس عورت کو بادشاہ نے بہت کچھ دیا حضرت الیساع دمشق میں آئے اور بن ہرود میا رتھا اوس نے بنزائیل کو بھیجا کہ آپ سے پوچھیں اچھا ہوں گا فرمایا وہ مرجاٹیکا اور بنزائیل سے کہا خداوند نے مجھے خبر دی کہ تو ادیبوں کا بادشاہ ہو گا۔ پھر الیساہی ہوا تاریخ کی دوسری کتاب میں درج ہے کہ یہود کا بادشاہ جو یہورام تھا اوس کے وقت میں ادومی یہود اسے پھرتے رہے اور ام فوج لے گیا۔ اور اذکومارا اور حضرت الیاس کی طرف سے اوس پاس خط آیا اوس کا مضمون یہ تھا کہ خداوند تیرے باپ داؤد کا خدا یوں فرماتا ہے کہ تو یہوشفط اور آسا کے راہوں پر نہ چلا بلکہ اسرائیلی بادشاہوں کے چال پر چلا پس خداوند تیرے لوگوں کو اور تیرے بیٹوں کو اور تیری جو روؤں کو اور تیرے سارے مال کو طہری مار سے مار لگا اور تو بڑی بیماری میں گرفتار ہو گا تیری اشرلوں کا الیاسار وگ ہو گا کہ تیری اشرطہ بیان سال بہ سال نکل پڑیں گی چنانچہ الیساہی ہوا فلسطیوں نے اور عربوں نے اوس کو شکست دی اوس کے سارے مال کو اور اوس کے بیٹوں اور جو روؤں کو لے گئے

ایک چٹوٹا بیٹا یہوآحاز یعنی خاندانیہ باقی رہا اور سال بہ سال اوسکی اختطریان نکل پڑتی تھیں
اور وہ مر گیا اور

یہوآحاز یا اختطریان۔ یہوآرام کا چٹوٹا بیٹا بادشاہ ہوا اوس نے ایک برس یہوآرام
بادشاہت کی وہ بھی اخیاب کے گرنے کے طریق پر چلا اوسکی ماں اوسکی صلاح کار رہتی وہ شاہ اسرائیل
کی بیٹی تھی یہوآرام شاہ آرام حزائیل سے لڑنے چلا اور یہوآرام زخمی ہو تب وہ پہڑیا کہ وہ زریہل میں
اون زخمون کی دوکارے جواس نے لمہ میں شاہ آرام حزائیل کی لڑائی میں کھائے تھے اور یہوآرام کے
بادشاہ آرام کا بیٹا اختطریانہ اور گیا کہ اخیاب کے بیٹے یہوآرام کو زریہل میں دیکھے کہ وہ پہڑیا
تھا اور یہوآرام کے پاس جانے میں خدا کی طرف سے آخریاد کی ہلاکت ہوئی اسلئے کہ یہوآرام کے
ساتھ یا ہو کے پیشوائی کو گیا اور قتل ہوا سلاطین کی دوسری کتاب میں درج ہے حضرت
الیاس نبی نے انبیازادو میں سے ایک کو بلایا اور زبیا یہ تیل کی سفی لیجا اور رات جلعاد میں
یا ہو جو یہوآرام کا بیٹا تھی کا پوتا ہے اوسکے سر پر ڈال اور کہہ کہ خداوند فرماتا ہے میں نے تجھے
مسح کر کے اسرائیلون کا بادشاہ کیا وہ جوان نبی زادہ گیا اور اوسکے سر پر تیل ڈالا اور کہا خداوند
اسرائیل کا خدا یون فرماتا ہے میں نے تجھے مسح کر کے اپنے بندوں نبی اسرائیل کا بادشاہ
کیا اور تو اپنے آقا اخیاب کے گرنے کو قتل کرے گا تاکہ میں اپنے نبیوں کے خون کا اور
خداوند کے سارے بندوں کے خون کا انزل سے بدلہ لوں اور اخیاب کا سارا گھرانہ ہو گا سب
یا ہو یہوآرام سے پہر بیٹا اور گارہی پر سوار ہو کر زریہل کو گیا کیوڑم دھن پڑا ہوا تھا اور شاہ یہوآرام
اور شاہ اسرائیل یہوآرام یا ہو کی پیشوائی کو گئے یہوآرام نے کہا اے یا ہو خبر ہے وہ بولا کیا خبر ہے
جس حال میں کہ تیری ماں انزل کی زنا کاریاں اور اوسکی جلاوگراں اسعد بن تب یہوآرام بھاگا یہوآرام
نے تیرا مارا اور وہ گر پڑا یہوآرام نے لشکر کے سردار کو حکم دیا کہ اوسکو زریہل نبات کے مملکت کے کیت میں
ڈال دے اور آخریاد بھاگا اور یا ہو کے لوگوں نے اوسکو بھی مارا وہ بھاگا اور عجدو میں آ کے مر گیا

اور یاہو ایزبل کے دروازے پر پہنچا اور ایزبل کو دو تین شخصوں نے کوٹے پر سے نیچے گرا دیا اور اس کا
 لہو دیوار پر اور گھڑوں پر پڑا اور اندر آکر اس نے کہا یا پیا پھر فرمایا جاؤ اسے دفن کرو جب اسے گاڑ نیکو
 گئے تو کوہ پر جا اور پاؤں اور ہتھیلیوں کے سوا کچھ نہ پایا یاہو نے کہا یہ وہ بات ہے جو خداوند نے
 حضرت اریاس کی معرفت فرمائی تھی کہ یزعیل کے موروثی زمین میں گئے ایزبل کا گوشت کھائیں گے
 سمرون میں اخیاب کے شتر بیٹھتے یاہو کے حکم سے شہر کے امیرون نے شترؤن کو قتل کر کے
 اونکا سر یاہو پاس بھیجا پھر یاہو نے یزعیل میں اس کے سارے امیرون اور رشتہ داروں
 اور اس کے کاہنوں کو قتل کیا ایک کو باقی نہ چھوڑا پھر سمرون کی طرف چلا اور یاہو راہ میں شاہیودا خزیباہ
 کے بہائیوں سے ملا پوچھا تم کون ہو وہ بولے ہم خزیباہ کے بہائی ہیں اور ہم جاتے ہیں کہ بادشاہ کے
 بیٹوں کو اد بلکہ کے بیٹوں کو سلام کریں تب یاہو نے ادن کو پکڑ لیا اور قتل کیا ایک کو بھی نہ چھوڑا جب
 سمرون میں پہنچا خزیبیون میں جوابی تھے انہیں قتل کیا پھر یاہو نے بعل کی مورثوں کو نکالا
 اور آگ میں جلایا اور بیل کے بت کو چکنا چور کیا اور بعل کا گھڑا دیا اور یاہو خانہ بنایا لیکن یاراب عام نے
 جو سونے کے پتھر بنائے تھے انکو سننے دیا ادن دنوں میں خداوند نے اسرائیلیوں کو گھٹانا
 شمع کیا خزاہیل نے انہیں ہر طرف سے مارا یرون سے لیکے پوری ہمت تک تب خزیباہ کی
 مان عتلیا نے دیکھا کہ اس کا بیٹا اور اس نے یہودا کے گرنیکے سارے شہزادوں کو قتل کیا تب
 یورام بادشاہ کے بیٹے یہوشع خزاہیاہ کی بہن تھی اور یہویدع کاہن کی جو روتھی اس نے
 خزیباہ کے بیٹے۔

یہو آس کو ایک کوٹھری میں چھپا رکھا اور چھ برس تک وہ چھپا رہا اور ساتویں برس یہویدع نے سب
 رئیسوں کو جمع کر کے یہو آس کو بادشاہ کیا اور عتلیا کو قتل کیا پھر یہویدع نے اپنے اور سارے لوگوں اور
 بادشاہ کے درمیان ایک عہد نامہ کر دے خداوند کے لوگ ہو میں تب سبوں نے بعل کے گھر کو
 ڈھا دیا اور اسکو نہ بچون اور اسکی مورثوں کو چکنا چور کیا اور بعل کے کاہن تان کو قتل کیا تواریخ کی دو کتاب

کتاب میں درج ہے کہ یہویدع نے خدا کے گھر کے عہد می لاوی کا ہنوں کے ہاتھ میں سو پنے
 کہ چڑھاوے چڑھاوے جیسا کہ موسیٰ کی تورات میں لکھا ہے اور داؤد کے طور پر بخوشی گاتے بجاتے وہیں
 یہویدع کے جیسے جی یواس شریعت پر خوب قائم رہا اسکے مرنے کے بعد یہودا کے سردار دن
 نے بادشاہ کو سجدہ کیا تب بادشاہ اون کا شنوا ہوا اور وہ اس کے گھر کو چھوڑ کر سیرتوں اور تہوں
 کو پوچھنے لگے اسد تعالیٰ نے نعیون کو اون پاس بھیجا وہ اونہیں نصیحت کرتے تھے پردہ نہیں
 سنتے تھے تب خدا کی روح نے یہویدع کا ہن کے بیٹے

نر کر پاپا را حاطہ کیا اوس نے اوپر کھڑے ہو کر لوگوں سے کہا کہ خداوند یون فرماتا ہے تم کیون خداوند
 کے حکم سے باہر جاتے ہو تم ہرگز خوشحال نہیں ہو سکتے اس لئے کہ تم خداوند کو چھوڑ دیتے ہو وہ تمہیں
 بھی چھوڑ دے گا تب وہ بادشاہ کے حکم سے اللہ کے گھر کے صحن میں آوے پھر مارتے تھے یواس
 نے یہویدع کے بیٹے کو قتل کیا اور مرتے وقت اوس نے کہا خداوند دیکھتا ہے اور وہ بدلہ لے لیا
 ایک برس کے بعد ارام کی فوج چڑھ آئی اور سارے سرگرد ہوں کو مار ڈالا اور یواس کو بہت زخمی کر کے
 چلے گئے تو اوس کے فکروں نے اوسے ایسا مارا کہ وہ مر گیا اور اوس کا بیٹا

اصصمیاہ اوس کی جگہ بادشاہ ہوا یواس نے چالیس برس بادشاہت کی اوس کی سلطنت
 کے تیسویں برس یاہو کا بیٹا

یہو آحاز سردن میں بنی اسرائیل کا بادشاہ ہوا اوس نے سترہ برس سلطنت کی اور یارب عام کی راہ
 پر چلا اسد تعالیٰ نے ارام کے بادشاہ خزائیل کو اور خزائیل کے بیٹے ہڈو کو بہت مت اون پر سلط
 رکھا اوس کے بعد اوس کا بیٹا

یہوآس سردن میں بادشاہ ہوا یہ واقعہ بادشاہ یہودا یواس کی سلطنت کے سینتیسویں سال
 ہے لیکن وہ بھی یارب عام کی راہ پر چلا اوس وقت حضرت الیاس پیار ہوئے اور انتقال کیا۔
 پس اسرائیل کا بادشاہ یہوآس آپ پاس گیا اور رویا اور اے میرے باپ اے میرے باپ کہتا

امصیاء پہلے کچھ شریعت پر قائم رہا پھر ادومیوں سے لڑنے لگا سلاطین کی دوسری کتاب میں درج ہے کہ اوس نے وادی شوری میں دس ہزار ادومی قتل کئے اور شہر سلح کو لڑکے لے لیا اور اوس کا نام یقین رکھا تو تاریخ کی دوسری کتاب میں درج ہے کہ جب ادومیوں کو مار کر پیر آیا تو بنی سعیر کے معبودوں کو لایا اور انہیں اپنا معبود ٹھہرا تب اللہ نے ایک نبی اوس پاس بھیجا جس نے فرمایا جو معبود اپنے ہی لوگوں کو تیرے ہاتھ سے چٹرانہ سکے تو نے ان کا بیچا کیوں کیا ہے امصیاء نے کہا کس نے تجھے کو مقرر کیا کہ بادشاہ کا صلاح کار رہو بارہ تو کیوں مارا جاوے تب امصیاء اسرائیل کے بادشاہ یوآس بن یوآحاز بن یاہو سے لڑنے گیا اور شکست کھائی اور امصیاء کو یروسلم میں لوگوں نے بلو کر قتل کیا اور سکی جگہ

عزریاہ اوس کا بیٹا بادشاہ ہوا اور وہ باون برس تک یروسلم میں مسلط رہا زکریا کے دنوں میں جو خدا کی رویتوں میں بنیاتما خدا کا طالب رہا اور سکی سلطنت مضبوط ہوئی آخر کو اوس نے ہیکل میں یعنی بیت المقدس میں خوشبو جلائی جو کام ہارون کے بیٹوں کا ہے اس حبت سے وہ اوسی وقت کوڑھی ہو گیا پھر گیا اور اسکا بیٹا۔

یوآتام بادشاہ ہوا اور سمرون میں امصیاء کی سلطنت کے پندرہویں برس ہوئیں اس کا بیٹا۔

یاراب عام بادشاہ ہوا اوس نے اکتالیس برس بادشاہت کی وہ بھی یاراب عام کی راہ پر چلا۔

عزریاہ کے بادشاہت کے اڑتیسویں سال یاراب عام کا بیٹا زکریا سمرون میں بادشاہ ہوا اوس نے چھ مہینے بادشاہت کی اور وہ یاراب عام کی راہ پر چلا۔

سلوم بن بیس زکریا کو قتل کر کے اسکی جگہ بادشاہ ہوا اوس نے سمرون میں مہینہ بھر بادشاہت کی پھر

مِثْاحِمْ بن جادوی سلوک کو مار کر بادشاہ بنا اوس نے دس برس بادشاہت کی اور
 اور یارب عام کی راہ پر چلا تب آسوریوں کا بادشاہ پول اوس کے ملک پر چڑھ آیا اوس نے
 بہت کچھ دے کر اوسے پیرویا پر اوس کا بیٹا
 رَفِیْحِیْہُ اوسکی جگہ بادشاہ ہوا اوس نے کمرون میں دوہیں بادشاہت کی اور یارب عام کی

راہ پر چلا اور

رَفِیْحِیْہُ بن رَمْلِیَاہُ جو اوسکے امیر دین سے تھا اوس نے اوسے قتل کیا اور خود بادشاہ
 بنا اوس نے بیس برس بادشاہی کی اور اوس نے خداوند کے آگے ہدکاریاں کیں اور یارب عام
 کی راہ پر چلا اور اوس کے وقت میں شاہ آسور تَجَلْہُ ملا سر نے بہت شہر لے لئے اور انہیں
 پکڑ کر آسور میں لے گیا اوس وقت

مُھوْرِیْہُ بن اَبِلْہُہ فِیْع کو قتل کر کے آپ بادشاہ بنا اور فِیْع کی سلطنت کے
 دو سال

یُوْثَامُ بن عِزْرِیَاہُ پچیس برس کا تھا اوس نے سولہ برس یر و سلم میں سلطنت کی اور
 خداوند کے آگے نیکو کاری کی اوسکی بادشاہت مضبوط ہوئی کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں سیدھا
 چلتا تھا اوس کے بعد اوس کا بیٹا

اَحْزَرُ بادشاہ ہوا اور سولہ برس بادشاہ رہا اوس نے بعلون کے آگے ڈھال چوڑے
 بت بنائے اور اپنی بیٹیوں کو آگ میں ڈالا اور اپنے مکانوں اور بہاروں پر اور ہر ایک ہرے
 درخت تلے فوج کیا اور بخور جلایا تب اللہ تعالیٰ نے اوسے شاہ آرام حسین کے ہاتھ میں
 گرفتار کر دیا اور انہوں نے اوسے مارا اور بہتوں کو قید کیا اور دمشق میں پہنچایا اور شاہ اسرئیل
 کے ہاتھ میں ہی سونپا گیا اوس نے اوسے جبری مارے مارا اور فِیْع بن رملیائے یہود امین
 ایک لاکھ بیس ہزار بہادر لوگوں کو ایک دن قتل کیا اور بنی اسرائیل اپنے خباثتوں میں سے

دولاکم عورتوں اور بیٹیوں کو قید کر کے لے گئے وہاں

عہود و نامی خلافت عالی کے ایک نبی تھے انہوں نے نصیحت کی ان قیدیوں کو کہ رات کر کے یہ بہت چننے لوگوں نے انہیں یہ پہنچا اوس وقت آخذ نے آسور کے بادشاہوں سے، و مانگی شاہ آسور دمشق میں آیا اور رصین کو قتل کیا پھر ادومی چڑھ آئے اور یہود کو بار کر امیر و نکولے لگے اور فلسطی بہت شہروں پر قابض ہو گئے اور شاہ آسور تجل پلاسر چڑھ آیا اوس نے شاہ آسور کو بہت کچھ دیا پر اوسکی نبوی کو وہنگی میں اور زیادہ بے ایمان ہوا اوس نے دیشق کے ٹماکرون کے لئے جنہوں نے اوسے مارتا دیا کہ کیا اور کہا کہ ارام کے بادشاہوں کے ٹماکرون نے ان کی، و کی ہے میں ان کے لئے قربانی کروں گا میری مدد کریں اور آتھ لے خداوند کے گھر کے برتنوں کو جمع کیا اور خدا کے گھر کے برتنوں کو کاٹ لیا اور خداوند کے گھر کے دروازے کو بند کیا اور اپنے لئے یرو سلم میں ہر ایک کو لئے پرند بچوں کو بنایا اور یہود کے ہر ایک شہر میں اپنے مکان بنوائے کہ اجنبی ٹماکرون کے لئے خوشبو جلا دین اور اللہ تعالیٰ کو بہت غصہ دلایا اور آخذ کی سلطنت کی بارہویں برس ہوئے مسیح اسرائیلیوں کا بادشاہ ہوا اوس نے قوبرس بادشاہت کی اور بدکاریاں اسرائیلی بادشاہوں کی مانند کیں پھر شاہ آسور سلمیصر کا تابع ہوا پھر شاہ آسور نے اوسے قید میں ڈالا اور شاہ آسور سارے ملک پر چڑھا اور سمرون کو تین برس گمیر سے رہا اور ہوسیع کی سلطنت کے نوین برس شاہ آسور نے سمرون پر قبضہ کیا اور اسرائیلیوں کو قید کر کے لے گیا اور خلیج اور خابور میں جو مجور انکی نہر کے نزدیک تھے اودا دے کی بستیوں میں یعنی ایران کے اوتر کی طرف جیسے بہان اور آذربایجان وغیرہ کی بستیوں میں بسایا اور شاہ آسور نے بابل کے اور کوتہ کے اور عوا کے اور حملا کے اور سفرویم کے لوگوں کو لاکھ سمرون کی بستیوں میں بسایا پس خداوند نے اون میں شیرون کو چھوڑا

۱۰ پوری بادش میں نے خلاصہ التواریخ میں لکھا ہے کہ اسرائیلیوں کی دس قومیں جس مقام میں بسائی گئیں انکی تلاش میں جھنڈ کو شش کی گئی یہ فائدہ اور لا حاصل ثابت ہوئی غالب خیال یہ ہے کہ وہ ملک فاختہ

اونہوں نے اونہیں مارا شاہ آسور کو یوں خیر ہو چکی کہ جن کو قوت نے وہاں بسایا ہے اوس کو اوس زمین کے خدا کی پرستش کا طریقہ معلوم نہیں چنانچہ اوس نے اون میں شیر چھوڑے ہیں وہ اونہیں پکارتے ہیں تب شاہ آسور نے حکم دیا کہ جن کا ہنوں کو تم کچلا ہے وہ اوس میں سے ایک کو وہاں لے جاؤ وہ جاکر اہل پاس حاضر ہوئے اور اوس زمین کے بندگی کا دستور سکھا دے گا ہن نے انکار دینا نہیں سکھایا وہ لوگ اللہ تعالیٰ سے بھی ڈرتے تھے اور اپنے بتوں کو بھی پوجتے تھے اور خدا کا حکم نہیں مانتے تھے کہ تم دوسرے معبودوں سے تہ ڈرو اور اون کے آگے سجدہ نہ کرو یہو سیح کی سلطنت کے شیرے سال

حقیقت عربی و ہندو شاہ ہوا جب یہ بادشاہ ہوا پچیس برس کا تھا اس نے اون تیس برس پر دس سال بادشاہت کی اور اپنے باپ دادا کی مانند خداوند کے حضور سب بات میں ٹیکو کاری کی اور بچے مکانوں کو ٹھکانا اور فرقوں کو توڑنا اور سیر قون کو کاٹ ڈالا اور یس کا سانپ جو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے

(تقریباً شیش سو ۸۰) میں بسائی گئی پادری اسٹس براؤ ہیڈ وینی اور دیوی تاپا کے (۶۷۶) میں صفحہ پر لکھتے ہیں کہ ان دس فرقوں کی بابت بڑی بحث ہو رہی ہے کہ انکی اولاد کہاں چھو بیٹھے لگان کرتے ہیں کہ انکی کے اصلی لوگ جنہیں مانڈین کہتے ہیں اور بیٹھے سمجھتے ہیں کہ افتانی ان دس فرقوں میں سے نکلے ہیں لیکن اوسکی تحقیق میں کوئی بات ثابت نہیں ہوئی اغلب یہ ہے کہ اون میں سے بہترے یہودیوں کے ساتھ قیدی ملک یہود میں پلٹ کر اون سے ملا دیے گئے سید جمیل الدین صاحب پھر نے اپنے اعتبار پر اس میں لکھا ہے کہ انگریزی اخبار نگار دیکھو لا اخبار المومنین جلیکل ریور تائی انگریزوں کی تحقیقات اور ایک جمہوریہ کے اتفاق سے بعض خبر افتانستان اس لوگوں ثابت کرتا ہے کہ افتان یہودیوں کی اولاد ہیں سے ہوں جس کے صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ تحقیقات افتانستان کی نسبت ہے اس میں کچھ شک نہیں کہ وہ نون اخبار نویس اعلیٰ درجہ کے وفاق نگار ہیں اور چند صاحبان پرپ شریک تحقیقات ہی کامل محقق روزگار ہیں محمد حیات خان صاحب حیات افتانی میں لکھتے ہیں کہ انفسٹین جو صاحب علم انگریز اپنی کتاب میں لکھتا ہے کہ قبیلہ پلا اور

بنایا تھا اس سے توڑ کر چکنا چور کیا کیونکہ بنی اسرائیل اوس زمانہ تک اوس کے آگے خوشنویان جلاتے تھے اور اوس نے خداوند پر ایسا ہوسا کیا کہ اوس کے بعد یہود کے سب بادشاہوں میں وہی ایک ہی نہیں ہوا اور نہ اوس سے آگے کوئی یہو اتحادہ خداوند سے لپٹا رہا اور اوس کے فرزنداری سے جدا نہ ہوا اور نہ حکمران کو جو خداوند نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ملے تھے حفظ کیا اور خداوند اُس کے ساتھ تہادہ جبر کو لایا کامیاب رہا اور شاہ اسور سے باغی ہو گیا اور اسکی خدمت نہ کی اوس نے خطیبین کو عزت تک اور اوسکی سرحدوں کی انتہا تک مارا خرقیاء کی سلطنت کے چودہویں برس اسور کا بادشاہ سخریب یہود اکی مفسوط شہر میں پڑ پڑا اور وہیں ملے لیا پیر اسور کے بادشاہ نے یہود کو سلم کی طرف فیج بھیجی اس فیج کے سردار نے خرقیاء کو بہت دھمکا یا اوس نے حضرت اشعیا علیہ السلام سے کہلا بھیجا کہ وہاں آئے اور خرقیاء نے خود اس کے گھر میں جا کر دعا مانگی جب اس کے فرشتے

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۸۸) اوس کے فرزند سلیمان صرتے جو ملک اسور کے بادشاہ شےامون نے اسرائیلیہ پر تباہی ڈالی اور تھوڑے عرصہ کے بعد تخت نصر اسرائیلیہ کو گرفتار کر کے بابل میں لے گیا بارہ قوموں میں سے دس قومیں مشرق میں رہن اور دو قومیں یہود اور بنیامین واپس ہو گئیں تو ہو سکتا ہے کہ افغانوں کا جدا علی قیس عبدالرشید ادن باقی ماندہ اسرائیلیہ میں سے ہر حوجیات خان صاحب نے یہ کتاب بڑی تحقیق سے لکھی جو قیس عبدالرشید تک پشاورن کی صدی قومیں کے سلسلے پہنچائے ہیں اور کہا ہے کہ افغانی روایتیں سب مستحق ہیں کہ قیس حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں مسلمان ہوئے اور ایک روایت غور کی تابیخ سے ایسی ملتی ہے کہ حضرت علی کے وقت میں کو قیس جب مشن جب جو ملک غور کا رئیس قلا بیان و اباقوا و سوقت قیس ہی مسلمان ہوئے اس کتاب کا لکھنے والا کہتا ہے کہ بیان و غرافی میں غلط علی ہے جہاں وہ دہوی ہیں مگر ترجمہ میں پاورین نے پہلی ہی پر نقطہ دیا ہے اور بعضوں نے اخیر میں چوک نقطہ دیا ہے معلوم ہوا کہ غرافی میں (ح) اسی اب (خ) اور جیم سے قلی ہو گیا اور غامہ میں بھی غور ہے اور حیات افغانی میں قوم غلج کا ذکر ہے اور تاریخ فرشتہ سے نقل کیا ہے کہ جب اس قوم نے نیوی افغانوں نے سن ایک سو تین تالیس ہجری میں پشاور کو

آسور کے پادشاہ کی فوج میں جا کر ایک لاکھ پچاسی ہزار آدمی قتل کئے اور بادشاہ چلا گیا اسکے بعد
 خرقیا مرض الموت میں مبتلا ہوا اور اس نے خدا سے دعا کی تب خدا تعالیٰ نے اس سے
 بائیں کمر میں اور ایک نشان عطا فرمایا لیکن خرقیا نے اس احسان کے مطابق شکر نہ کیا بلکہ اس کے
 دل میں گمندی سما جس کے وجہ سے اس پر اور ہوجا پر غضب ہوا تب خرقیاہ اپنے غور سے شرمندہ
 ہوا بالآخر خرقیاہ نے انتقال کیا۔

موسیٰ اور سکائیٹیا اور سکابا نشین ہوا تخت نشینی کے وقت اسکی عمر (۱۲۰) سال کی تھی (۵۵)
 سال اس نے یر و سلم میں بادشاہت کی لیکن اس نے اپنے والد کے طریق کے خلاف
 طریقہ اختیار کیا اور جو تنجانی اس کے والد نے ڈھائے تھے انہیں تعمیر کیا اور تعلیم کے لئے
 بیج بنائے اور سیرتیں لگائیں اور سارے آسمانی لشکر کی پرستش کی اور ساعتوں کو نانا اور جادوگری

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۸۹) نوح میں حکمران کے قبضہ کر لیا تو لاہور کے راجہ نے فوج بھیجی اور چند لڑائیاں
 ہوتی رہیں لوگ کابل اور غزدار خلیج کے جو مسلمان تھے ایک دین ہوئے کے باعث سے افغانوں کی مدد
 کو آئے اور نسی عبدالکریم صاحب نے جو کتاب گفتن ہندوستان کی تاریخ میں لکھی ہے اس میں لکھا ہے
 کہ غزنوی تاریخوں سے معلوم ہوتا ہے کہ سلطان محمود کے بہت امیر قوم خلیج سے تھے اور سلطان محمود کے بیٹے
 سلطان محمد کے حال میں لکھا ہے کہ اس نے اپنے بھائی سلطان مسعود سے لڑائی کی اس کے امیر اس سے
 ہار گئے اور اس کو پکڑ کر قلعہ خلیج میں قید کیا اور اس کے بھائی سلطان مسعود کی بیٹی لڑائی کے لئے ہرات کی طرف دو
 اس سے معلوم ہوا کہ خلیج کبھی شہر کا نام ہے جہاں یہ قوم رہتی تھی اور شہر ہرات کے پاس ہے اور حیات افغانی
 میں افغانستان کے پچھلے طرف کے حصہ کے چار شہر بہت بڑے تھے ہیں کابل غرغین قندھار ہرات
 جس سے ثابت ہے کہ افغانستان میں قریب ہزارہ کے مقام خلیج میں اس بادشاہ نے اسرائیلیوں کو
 بسایا تھا اور خلیج کے ساتھ لفظ **خا بوری** لکھا ہے جس کا تعجب ہے کہ خا بوری کا لفظ بولتے بولتے کابل بن گیا
 پس پٹانوں کا بنی اسرائیل میں سے ہونا قرین قیاس ہے حیات افغانی میں درج ہے کہ کناب محزن افغانی

اور ٹوٹا کیا اور خداوند کو غصہ دلانے کے لئے بہت بدکاریاں کیں اور اوس نے ایک کمودا ہوا
 بت جو اوس نے بنوایا تھا خدا کے گمرین نصب کیا خداوند نے منسی سے اور بنی ہیودا کو
 باتین کہیں وہ شتوانہ ہوئے اس وجہ سے خداوند ان پر شاہ آسود کے سپہ سالاروں کو لے آیا
 وہ منسی کی بیڑیاں ڈال کر بابل کو لے گئے جب اوس سے سخت تکلیف ہوئی تب اوس نے قوبکا
 اور دھانگی جو خداوند نے مقبول فرمائی اور اوسے پریرہ وسلم میں لے آیا تب منسی خداوند کا قائل
 ہوا اور اجنبی معبودوں کو اور اوس بت کو جو خداوند کے گمرین تھا اور سب مذبحوں کو دفع کیا اور
 ہیودا کو فرمایا کہ خداوند اسرائیل کے خدا کی بندگی کریں اسکے بعد اوس نے انتقال کیا اور اوس کا
 فرزند

آسمون ۲۲ سال کی عمر میں بادشاہ ہوا اور اوس نے دو برس یرہ وسلم میں بادشاہت کی اور
 ان سب کمودی ہوئی اور تون کے آگے جو اوس کے باب منسی نے بنوائی تھیں قربانیان
 (بقیہ حاشیہ صفحہ ۹۰) جو ۳۰۰۰ چری میں جہانگیر بادشاہ کے دقت میں خان جہان نوم دوجی نے نعمت اللہ
 ہردی کی مدد سے لکھی ہے اوس میں قیس عبدالرشید کا نسب نامہ طاہوت بادشاہ تک پہونچا یا ہے اور طاہوت
 کے بیٹے کا نام ارمیا اور پوتے کا نام افغان لکھا ہے اور لکھا ہے کہ ارمیا کے دوسرے بہائی ارمیا
 تھے اور ارمیا کے بیٹے کا نام آصف تھا اور طاہوت کا نسب نامہ ہیودا تک لکھا ہے محمد حیات خان لکھتے
 ہیں کہ طاہوت حضرت ہیودا کی نسل میں نہیں ہے بلکہ حضرت بنیامین کی نسل میں ہے اور طاہوت کے بیٹوں
 کے نام جو حضرت شموئیل علیہ السلام کی کتاب میں ہیں اون میں ارمیا اور ارمیا کوئی نہیں ہے ہم کہتے ہیں
 کہ حضرت ارمیا پیغمبر کے رفیق ارمیا تھے کیا تعجب ہے کہ یہ نسب نامہ ارمیا تک پہونچا ہو
 اور اوپر کے نام طاہوت تک لوگوں کو معلوم نہ ہوئے ہوں اور انہوں نے طاہوت کا نام
 لکھ دیا ہوا اور طاہوت کو غلطی سے حضرت ہیودا کی نسل میں قرار دیا ہو۔

گزارین اور انکی بندگی کی اور اوس نے خداوند کے آگے عاجزی نہیں کی جس طرح اوس کے بپے
عاجزی کی تھی بلکہ اوس نے گناہ پر گناہ کئے اور بلاخر اوس کے خدام نے اُسے گھوٹ کر ڈالا اسکے بعد
یو سیاہ بن آھمون آٹھ برس کی عمر میں بادشاہ ہوا اور اوس نے وہ کام کئے جو خداوند
کے آگے پہلے تھے اور اپنے باپ داؤد کے طریق پر چلا آٹھ برس کی عمر میں وہ طالب
خدا تھا اور باہوین برس سے بتا فون اور بتون کو اوس نے دور کرنا شروع کر دیا اور حمام بعلیم کے
نذبحون کو ڈھایا اور صورتون کو نابو کیا اور ہر قسم کے بتون کو توڑ ڈالا اور بت پرستون کی قبرون پر انکی
مٹی چھڑکی گئی اور بتون کے کاھنون کی ہڈیان نذبحون پر جلائی گئیں اور وہی ممالک اسرائیل سے
بت نابو کو گئے اور تھلوس کے اٹھابوین برس اوس نے ہیکل کی مرست کرائی اور سوقت
مین ہیکل سے قربت کی کتاب ملی بادشاہ نے اوسے پڑھوا کر سنا جس کے بعد آپ نے
کپڑے پہاڑے اور بت رنجیدہ ہوا کہ عمل احکام الہی پڑھتا اور خلدہ وغیرہ کے پاس بعض
اشخاص کو بھیجا تاکہ اوس سے دریافت کریں اونہون نے فرمایا کہ خداوند فرماتا ہے کہ ساری آفت
جو میں اس مقام پر اور اوسکے باشندین پر لاؤں گا تیری آنکھیں نہ دیکھیں گی اسکے بعد بادشاہ
نے خداوند کے گھر میں سب بنی اسرائیل کو جمع کیا اور عہد کی ساری باتیں اوس کتاب کی تمہیں
پڑھ سنائیں اور اوس نے خود مدہ حاضرین کے عہد کی تعمیل کا عہد کیا اور یہ دھرم کے باشندون
نے عہد کے مطابق عمل کیا بادشاہ نے بنی اسرائیل کی ساری سر زمینوں سے ساری
کروہات کو دفع کیا اور سب کو عبادت میں حاضر کیا تاکہ خداوند کی بندگی کریں اور بادشاہ نے
یہ دھرم میں خداوند کے لئے عہد فسخ کئے جسکے بعد شاہ مسرفعون کچھ لڑنے کو اسور کے
بادشاہ پر چڑھا جو مقام فزات کے کنارہ پر ہے تب یوشاہ اوسکا مقابلہ کرنے کو نکلا۔
ہر چند یوشاہ نے مجھایا مگر اس نے نہ مانا بلکہ عہد کی داوی میں لڑنے کو گیا اور تیرون سے
زخمی ہو کر یہ دھرم روانہ ہوا اس طور پر اوس نے انتقال کیا جسکے بعد ملک کے لوگوں نے

اد کے فرزند

(یہوآخز) کو پادشاہ کیا جس نے یرودلم میں تین مہینے بادشاہت کی اوس نے بھی اللہ تعالیٰ کے سامنے بدکاریاں کیں اور فرعون کو مرنے اور کچھ بیڑیاں ڈالیں اور پوسیاہ کے دوسرے فرزند (انیاسیقم) کو پادشاہ کیا اور اس کا نام یہو یقیم رکھا اور یہوآخز کو لے گیا وہ مصر میں پہنچ کر مر گیا یہو یقیم نے یرودلم میں گیارہ برس سلطنت کی اوس نے بھی اللہ کے حضور میں بدکاریاں کیں اوس کے وقت میں بابل کا بادشاہ نبخت نصر حکماً درہو پا درہی شیرنگ لے آفتاب صداقت میں لکھا ہے کہ بابل فرات کے کنارے پراور نیٹوئی و جلد کے قریب کنارے پر تھا دونوں سلطنتیں کبھی ملی رہیں کبھی جدا ہو گئیں حضرت عیسیٰ سے چہرہ تیس برس قبل نبو پول عصر بابل کا پادشاہ ہوا اور آسور کے پادشاہ سارون پالوس کو شکست دی اور دونوں سلطنتوں کو ملا کر ایک سلطنت قرار دیا اور اس کے جانشین نبخت نصر نے اس ملک کی سرحدیں چاروں طرف بڑھا کے حضرت عیسیٰ سے چہرہ سو برس قبل یرودلم پر قبضہ کر لیا اور سوقت دانی ایل بنی وغیرہ قیدیوں کو شہر بابل میں ڈگیا پھر صفحہ ۱۰۵ میں لکھا ہے کہ گودانیال نبی وغیرہ اشراف جو اٹھ کو قید کر کے لے گیا مگر یہو یقیم کو بادشاہت سے معزول نہیں کیا تین برس بعد یہو یقیم بابل کے بادشاہ سے باغی ہو گیا تب بابل کے بادشاہ نبخت نصر نے دوبارہ حملہ کیا اور اس کے پاکوں میں بیڑیاں ڈال کر بابل میں لے گیا اور وہ دہان مر گیا اور بیت المقدس کے بہت برتن بھی بابل کو لے گیا اور ان کو اپنے بچا نے زمین رکھا کتاب سلاطین میں مندرج ہے کہ یہو یقیم کے بعد اور کا بیٹا۔

(یہوکیمن پادشاہ) ہوا جس کے بعد مصر کا بادشاہ ہر اپنے ملک سے باہر نہیں نکلا اس نے کہ بابل کے بادشاہ نے وادی مصر سے لے کر نرقات تک مصر کی پادشاہ کی ساری ملک پر قبضہ کر لیا تھا اور یہوکیمن نے یرودلم میں تین مہینے بادشاہت کی اور اللہ تعالیٰ کے سامنے بدکاریاں کیں اور سوقت بابل کے بادشاہ نبخت نصر کے خادم یرودلم پر چڑھے اور خیمہ کو گھیر لیا

اور بخت نصر نے شہر رشک کشی کی اور اوس کے خادموں نے اوسکو گیر لیا یہوکیمن اپنی بان اور پتھر
 غلاموں اور منصب داروں کو لے کر بخت نصر پاس گیا اور بابل کے بادشاہ نے اپنی سلطنت
 کے آٹھویں برس اوسکو پکڑ لیا اور اللہ کے گھر کا سارا خزانہ اور وہ خزانہ جو بادشاہ کے محل میں تھا نکال کے
 لے گیا اور وہ سارے سنہرے خروٹ جو حضرت سلیمان نے اللہ کے گھر کے لئے بنائے تھے
 لوٹ لے گیا اور سارے یروشلم اور سب امیروں اور جنگی بہادروں کو جو دس ہزار آدمی تھے اور سارے
 پیشہ والوں کو اور لہاروں کو قید کر کے لے گیا اور وہاں کنگا لون کے سوا اور کوئی باقی نہیں رہا
 اور یہوکیمن اور اوسکی ماں اور اوسکی جوہر و دین کو بھی بابل میں لے گیا آفتاب صداقت میں درج ہے کہ
 ان حمیلون میں خزقی ایل نبی بھی تھے اور بابل کے بادشاہ نے یہوکیمن کے چچا تیتاہ کو اوس کے
 جگہ تاج بختشا اور اوس کا نام

(صدقیہ) رکھا صدقیہ لے گیا رہ برس یروشلم میں سلطنت کی اوس نے بھی اللہ کے
 آگے بدکاریاں کیں تاریخ کی دوسری کتاب میں لکھا ہے کہ وہ اللہ کے آگے بدکاریاں کرتا تھا اوس نے
 حضرت یرمیاہ کے سامنے جنہوں نے اللہ کے منہ کی باتیں اوس سے کہی تھیں عاجزی
 نہ کی اور بخت نصر سے باغی ہوا اور ایسا گردن کش اور ذلت دل تھا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع نہیں
 ہوا اور کاہنوں کے سب سرداروں اور دیگر اشخاص نے سارمی نفرتی کاموں کی طرف بابل ہو کر
 بہت سی بدکاریاں کیں اللہ نے اپنے رسولوں کی معرفت اوس کے پاس پیغام بھیجا لیکن اوس نے
 اللہ کے پیغام پہونچنے والوں کو ٹیٹے میں اڑایا اور اوسکی باتوں کو ناجیزہ جانا اور نبیوں سے بدسلوکی
 کی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا غضب اوس پر ایسا بڑھا کہ کچھ چارہ نہ رہا پس صدقیہ کی سلطنت
 کے نوین برس بخت نصر نے یروشلم پر چڑھائی کی۔

میت المقدس کی پہلی تہاہی
 یہی جو کے میدان میں صدقیہ گرفتار ہوا اور اوسکی بیٹی اوس کے سامنے
 قتل کی گئی اوسکی آنکھیں نکالی گئیں اور بڑیاں ڈال کر بابل لے گئے نیز ازان جو بخت نصر کے جلودار

سردار تیار و مسلم بن آیا اور اوس نے خداوند کے لکر کو جلا دیا اور نیر بادشاہ کا قعر اور یوسلم کے سارے گرجا دسٹے اور اوس کے لشکر نے یوسلم کی فہیل ڈھا دی اور باستان لنگا لگوں کے برہم کے سب باشندہ کو کپڑے کا بل لے گیا۔ اور بیت المقدس کو معدوم کر کے جو کچھ سامان تھا سب لے گیا۔

بابل کا فتح ہونا اور خیر و کا
 (۱۵) پادری مہتر صاحب نے مفتاح الکتاب میں بابل کے تفصیلی
 حالات لکھے ہیں جن میں یہ بھی درج ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام
 کی اولاد دسٹے یہ شہر طوفان کے تھوڑے عرصہ کے بعد بنایا اور
 کی تفسیر۔

اون کے پر پونے نرود نے اسکو ترقی دی بہر بہت سی بادشاہوں نے اوسکو مستحکم کیا
 اور اوسکی رونق بڑھائی غرض بخت نصر بادشاہ کے وقت میں اوسکی بڑی رونق تھی وہ دنیا کی عجائبات
 میں شمار کیا گیا ہے دریاے فرات اس شہر کے درمیان بہتا تھا شہر دیا کے دونوں کنارے
 اتر اور دکن پر واقع تھا ان دو حصوں کے گرد شہر پناہ کی ایک بڑی دیوار تھی اور اس کے اندر مربع
 احاطہ تیس کوس کا تھا جسکی دیوار میں ستائیس فٹ چوڑی تھیں جنکے اوپر چہرہ تھوں کی قضا چل سکتی
 تھی اور بلند سی میں یہ دیوار میں سو فٹ تھیں شہر میں داخل ہونے کے لئے تھوس پتیل کے
 ایک سو بڑے پہاڑ تھے جن سے پچاس ٹکرین یعنی چاروں طرف سے پچیس پچیس اور ساڑھو
 سات کوس کی لمبی تمام احاطہ کے داربار پہاڑ سے پہاڑ تک آئے سامنے چوک بندی
 کے ساتھ چلی گئیں تین تمام شہر چہرہ پچاس چوک پر منقسم تھا ایک عجیب پل دریا پر بنا ہوا تھا اور بڑا اونچا
 کی طرف دو تہریں کودی گئی تھیں جسے باڑہ کے وقت پانی دریا سے دجلہ میں بہو بچایا جاتا تھا
 بابل کچنسرہ کی چڑھائی پادری مرکب کشف الانارین لکھتے ہیں کہ قارس اور ملین یعنی آذربائیجان
 کے بادشاہوں نے بابل کے لینے پر ایک کیا اور دونوں نے اپنے لشکروں کا سردار خسر و کو
 کیا خسر و دونوں کا رشتہ دار تھا آخر اونا کا لاشیں ہوا اور کچنسرہ سے بیس برس پچھ کی طرف کے

ایرانی قوم کو اپنا تابعدار کر کے بابل کی لڑائی چلیا کر کیا سواروں کی فوجیں تیرون اور تیرون کے ساتھ بابل پر پہنچیں اور شہر کو گھیر لیا بابل میں سے کوئی بھاگنے نہیں پایا بابل کے لوگ عورتوں کی طرح ناعرد ہو گئے دہشت اور چہرچہا گئی شہر سے باہر نکل کر اونکو لڑنے کی جرأت نہ پڑی اونہوں نے سب دروازے بند کئے جیسا کہ کتاب یسایہ علیہ السلام کے اکافون باب کی تیسویں آیت میں ارشاد ہے کہ بابل کے بہادر لڑائی سے محروم ہیں قلعوں میں بیٹھے اون کا زور گٹ گیا دیر عورتوں کی مانند ہو گئے خسرو کا لشکر دیرس تک بابل کو گھیر رہا آخر کو چونقد شہر کے گرد کمود می تھی اوس میں فرات کا پانی جاری کیا اور پادری میتر نے مفتاح الکتاب میں لکھا ہے کہ دریا سے فرات کو ایک نہر میں پیرویا جو اپنے سپاہیوں سے کمداوی تھی اس باعث سے دریائی تہ کو گھسی اور اُس راہ سے سپاہی ہی مل تک گئے۔

فتح بابل پادری مرکب صاحب لکھتے ہیں کہ جس رات میں شہر پر حملہ کیا وہ رات بابل کے بت بہتوں کے تیوہار کی تھی فرات کے کنارے کے دروازے غفلت سے کھلے رہ گئے فوجیں شہر میں گھس پڑیں سب لوگ مست پڑے ہوئے تھے بہتوں کو قتل کیا بہتوں کو بے گادیا اور محل کے دروازوں میں گھس گئے محل میں قتل ہوا بابل کے بادشاہ نے کما دریافت کر و کیا جگہ لڑا ہے محل کے لوگوں نے دروازے کھولے ایران کا لشکر گھس پڑا اور بادشاہ کو اور امیر کو قتل کیا خسرو فی حکم دیا کہ جو لوگ گھروں میں ہیں وہ گردن میں رہیں اور جس کو باہر پاؤ قتل کر دے خسرو نے سب بادشاہی خزانوں پر قبضہ کر لیا پھر خسرو نے ہند سے مصر تک بہت سی قوتوں کو اپنا تابعدار کیا اور اسے ایلینو نکو قید سے چھوڑ دیا اور مسجد بیت المقدس کے بنائے کا حکم دیا یہ بابل کی پہلی فتح تھی۔

خسرو قحاح بابل کو اوس متعلق
پیش گوئیاں دکھانا اور بنی اسرائیل
کی قید سے رہائی اور تیسرے
بیت المقدس کا حکم

آفتاب صداقت میں وجہ ہے کہ خسرو کی فتح بابی کے پہلے سال میں
دانیال علیہ السلام نے یا اود کسی نے اوسکو حضرت اشعیا علیہ السلام
کی پیشین گوئیاں دکھائیں جنہیں دیکھ کر خسرو نے اوسی وقت

فرمان جاری کیا حضرت عزرا علیہ السلام کے احوال کی کتاب میں لکھا ہے کہ فارس کے بادشاہ خورس کی سلطنت کے پہلے برس میں اس لئے کہ اللہ کا کلام جو ارمیاہ علیہ السلام کے منہ سے نکلا تھا پورا ہو دے اللہ نے فارس کے بادشاہ خورس کا دل ادبہارا کہ اوس نے اپنے تمام ملک میں منادی فرمائی اور اشتہار نامہ بھی لکھ بیجا اور کما شاہ فارس خورس یوں فرمایا کہ خداوند آسمان کے خدا نے زمین کی ساری ملک مجھ کو بخشو اور مجھے حکم دیا کہ یروسلم میں جو یہود ہیں ہے اسکے لئے ایک گھر بناؤں پس اوسکی ساری قوم میں سے جو کوئی تمہارے درمیان ہو اوسکا خدا اوسکے ساتھ ہو اور وہ یروسلم کو جو یہود ہیں ہے چڑھ جاوے اور خدا خدا ملائسل کے خدا کا گھر بناوے کہ وہی خدا ہے جو یروسلم میں ہے اور ہر ایک جو باقی رہا ہو ان سب تھانوں میں سے جہاں کہیں وہ پروردیسی ہو اہو اسی مقام کے لوگ سونے چاندی سے اور مال اور جانوروں سے اوسکی مدد کریں اور اوسکے سوا دے خدا کے گھر کے لئے جو یروسلم میں ہے اپنے جی کی خواہش سے تحفے گند انین تب یہود اور بن یامین کے آبائی رئیس اور امام دلادی ان سب کے ساتھ جن کے دلوں کو خدا نے ادبہارا اُسٹھے کہ جاکر یروسلم میں خدا کا گھر بنا دیں اور ان سب نے جو انکے پڑوس میں تھے چاندی کے برتن اور سونے اور اسباب اور جانور اور قیمتی چیزوں سے اوسکی دستگیری کی اسکے سوا اپنی خوشی سے تحفے دئے۔

خسر و کابیت المقدس کا اسباب	اور خداوند کے گھر کے ان برتنوں کو جنہیں بخت نصر یروسلم سے نکال
اور قیدیوں کا شش بفر کو دینا	لایا تھا اور اپنے دیوتوں کے گھر میں رکھا تھا اور انکو خورس نکال لایا

اور یہود اہ کے امیر شیش بضر کو گن دیا اور انکی گنتی یہ ہے سونے کی تیس تھالیان اور چاندی کی ہزار تھالیان اور آنتیس چہر بان اور سونیکے تیس پیالے اور روپے کے چار سو دس پیالے اور دواں قسم کے ہزار باسن سونے روپے کے برتن سب ملکر پانچ ہزار چار سو تھے شیش بضر یہ سب برتن ان قیدیوں سمیت لے گیا جن کو بابل سے یروسلم میں چڑھالایا اور یہودی لوگ جن کو بخت نصر

بابل میں لے گیا تھا اور وہ پھر یروشلم اور یہود امین آگے سب مل کر بیا لیس ہزار تین سو ساٹھ تھے
سوالہ تھے غلاموں اور لونڈیوں کے جو سات ہزار تین سو سینتیس تھے اور تین سو ساٹھ گائے
اور گائیہ الیا تھیں۔

بیت المقدس کی بنیاد کا پہرہ یروشلم میں پہنچنے کے بعد وہ سترے برس کے دوسرے مہینے
دوبارہ ڈالا جاتا۔

مقرر کیا کہ وہ اولاد علیہ السلام کے موافق امد کی تعریف کریں اور وہ باری باری سے گائے بجاتے تو
جب انہوں نے امد کی تعریف کی سب لوگوں نے ملکر نعرہ مارا اس لئے کہ امد کے گھر کی نیو
بڑی تھی لیکن بہت لوگ جو بوڑھے تھے جنہوں نے پہلے گھر کو دیکھا تھا وہ بڑی آواز سے چلا کر
روئے لگے لیکن بہترے خوشی سے لاکارے جب یہود اور بنیامین کے دشمنوں نے حسنا
کہ وہ امد کی مسجد بناتے ہیں تب وہ آگے اور بولے کہ ہکو بھی اپنے ساتھ بنانے دو کیونکہ ہم بھی
تمہاری مانند تمہارے خدا کے طالب ہیں اور ہم آسمان کے پادشاہ اسرحدون کے وقت سے
جس نے ہمیں بیان بسایا ہے اس کے لئے قربانی گزارتے ہیں لیکن زرو بابل اور شوع اور باقی
دیکھو نے کہا کہ تمہارا یہ کام نہیں ہے کہ ہمارے ساتھ ہمارے خدا کے لئے ایک گھر بناؤ بلکہ ہم
آپ ہی امد کے لئے گھر بنا دیں گے جیسا خورشید پادشاہ نے حکم دیا تھا۔

بیت المقدس کی تعمیر میں التوا تب ملک کے لوگوں نے یہوداہ کے لوگوں کے ہاتھوں کو ڈھیلہ کر دیا
اور بنانے میں انہیں گہرا دیا اور ان کے برخلاف مین دیکھو کو نوکر رکھا کہ

اون کا منصوبہ فارس کے پادشاہ خورشید کے جیسے جی اور دارا پادشاہ کی سلطنت کے
دوسرے برس تک تین پڑا پہرہ جی نبی علیہ السلام اور زکریا بن عیسیٰ علیہ السلام یہوداہ اور یروشلم
میں اسرائیل کے خدا کے نام سے نبوت کرتے تھے تب زرو بابل اور شوع اوسٹے اور
امد کا گھر بنانے لگے اور خدا کے وہ نبی ان کے ساتھ ہو کر ان کی مدد کرتے تھے تب لوگوں نے

خوارا کو لکھا کہ یہودی کہتے ہیں کہ خورس بادشاہ نے اس گھر کو بنانے کا حکم دیا تھا۔

والکلا بیت المقدس کی تیاری کا حکم دارا نے اپنے دفتر خانے میں تلاش کیا تو اس کو ایک دفتر ملا جس میں اور تیاری بیت المقدس لکھا تھا کہ خورس بادشاہ کی سلطنت کے پہلے برس میں خورس

بادشاہ نے حکم دیا کہ یروشلم میں جو خدا کا گھر ہے وہ گہر اور وہ مکان جہاں قربانیان چڑھائی جاتی ہیں بنایا جاوے تب دارا نے حکم دیا کہ امد کا گھر بنے دو یہودیوں کے بزرگ لوگ خدا کے گھر کو اس کی جگہ پر بنادیں اور میرا حکم یہ ہے کہ بادشاہ کے خزانے سے دریا باب کے محصول میں سے ادن لوگوں کو خرچ دیا جاوے کہ ادن کا ہرج نہ ہو اور جو کچھ دشمنین درکار ہو پھیلے اور بیٹھیں اور حلوان آسمان کے خدا کے سوختنی قربانیوں کے لئے اور گیسوں اور نمک اور تیل سب یروشلم کے ایاموں کے مطابق بے عذر اور بلانا قصور روز بروز ادن کو دئے جاویں تاکہ وہ خوشیوں قربانیان آسمان کے خدا کے حضور میں گذرانیں بادشاہ اور بادشاہوں کی عمر کی درازی کے لئے دعا مانگیں اور جو شخص اس فرمان کو مال دے وہ پھانسی دیا جاوے تب یہودیوں کے بزرگ کام بنانے لگے اور امد کا گھر دارا بادشاہ کی سلطنت کے چھٹے برس تیار ہوا۔

قیہا بل کی مہائی سے ولادت (۱۶) پادری شیرنگ صاحب نے آفتاب صداقت میں جو حالات مسیح علیہ السلام تک کی حالات لکھے ہیں ان سب کا خلاصہ یہ ہے کہ خسر و بادشاہ نے

حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پانسو چھتیس برس پہلے یہودیوں کو قید بابل سے چھوڑا دیا اس وقت سے یہودی لوگ حضرت سکندر یونانی کے وقت تک فارس کے بادشاہوں کے تابع رہے۔

حضرت سکندر کا فارس فتح کرنا حضرت سکندر نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے تین سو چونتیس برس پہلے فارس پر حملہ کر کے دارا بادشاہ کو تین دفعہ کی فوج کشی میں شکست دے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے تین سو اکتیس برس پہلے فارسی سلطنت کا تخت لے لیا

پادری ہیتھر صاحب نے مفتاح الکتاب میں لکھا ہے کہ حضرت سکندر نے دارا کی فوج کو کلکیہ میں شکست دی بعد اسکے تمام سر یا د یعنی ملک شام اور فونیکیہ یعنی جہان صور اور صیدا و شہر تھے قبضہ میں لائے اور یہودیوں نے چونکہ ان کے دشمنوں کو رسد پہنچا کر ان کی مدد دینے سے انکار کیا تھا اور انہوں نے یہودیوں پر بھی حملہ کیا۔

حضرت سکندر کا یہ وسلم پر قبضہ آفتاب صداقت میں درج ہے کہ حضرت سکندر نے شہر صور پر اور بنی اسرائیل کے ساتھ بڑا جھوٹا کما کہ ہم فارس کے پادشاہ کے تابع دار ہیں ہم اور کسی کی تابعداری نہیں کر سکتے حضرت سکندر باپنی فوج کے کریو سلم پر چڑھ آئے مسجد بیت المقدس کے سب خادم اپنے عمدہ کے لباس پہنچو ہو اور شہر کے باشندے سفید پوشاک میں ان کی پیشوائی کو گئے اور حضرت دانیال علیہ السلام کی خبر پر جو حضرت سکندر کے حق میں تہنیں ان کو دکھلا کر آپ بہت خوش ہوئے اور سچیت المقدس میں جو عبادت تھی اوس میں شریک ہوئے اور وہاں کے لوگوں سے محصول نہیں لیا اور ان کو حکم دیا کہ اپنی شریعت پر چلیں اور بہت سے یہودیوں کو اپنی فوج میں بھرتی کیا۔

حضرت سکندر کے حالات ملا احمد اربانی نے کتاب سیف الامت میں لکھا ہے کہ یوسف ابن کوریان کی کتاب جو قدیم تاریخوں میں سے ہے اور حضرت سکندر و القزین علیہ السلام کے زمانے کے قریب لکھی گئی ہے اوس میں لکھا ہے کہ سکندر مرد با خدا تھے اسی طرح کتاب کما سے اون کا خدا پرست ہونا ثابت ہوتا ہے مگر معلوم ہوتا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت پر نہ تھے اور اس میں کچھ نقصان کی بات نہیں ہے کیونکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام فقط اپنی قوم بنی اسرائیل کی طرف بھیجے گئے تھے اور حضرت سکندر بنی اسرائیل میں سے

ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت میں عبادت خانے کے امام کی پوشاک باریک کتان کا کرتا اور عمامہ اور پانچا بند ہوتا تھا اور چٹکا رنگین نہایت عمدہ ہوتا تھا۔

تین تے حضرت سکندر حضرت یعقوب علیہ السلام کی نسل میں نہیں تھے بلکہ حضرت یعقوب علیہ السلام کے بھائی عیص کی نسل میں تھے اور حضرت یعقوب علیہ السلام کی نسل کے سوا اور قومن پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت کے قاعدوں پر چھنا قرض نہیں تھا اور سوت میں ہر قوم کو واسطے شریعت جدا تھی حضرت سکندر غالباً حضرت ابراہیم علیہ السلام کی شریعت پر تھے اور بعضوں نے لکھا ہو کہ بعد اسکو وہ خود پیغمبر ہوئے اب ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو شریعت اللہ نے ساری جہان کے واسطے دی ہے جو اس شریعت کا تابع نہیں وہ ہمیشہ دوزخ میں رہے گا۔

سلطنت اسکندر کی تفریق اور یہودیوں پر آفتاب صداقت میں وجہ ہے کہ جب حضرت سکندر کی بڑی مصائب اور دردِ سلم پر عالمی کافیتہ

پر تقسیم ہوئی مصر کے بادشاہِ عالمی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے تین سو بیس برس آگے ہفتہ کے دن جب یہودی اپنی شریعت کے لٹا لٹا سے لڑائی پر تیار نہ تھے شہرِ یروشلم پر چڑھ کر قبضہ کر لیا اور بہت سے یہودیوں کو مصر میں لے جا کر شہر اسکندریہ میں لے آیا۔

انگلش کا یہ یروشلم پر قبضہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے تین سو چودہ برس پہلے کو چک الیشیا اور یہودیوں کے مصائب کے بادشاہ انگلش نے شہرِ یروشلم اور اس تمام ملک کو عالمی کے ہاتھ

سے چھین لیا اور تین برس تک چاروں طرف کی طامیوں کی کثرت سے یہودیوں نے بڑی تکلیف اور ٹھانی اور کثراؤں میں سے وطن چھوڑ کر ملکِ مصر میں جا رہے لیکن جب آس پاس کے شہر لوٹے گئے شہرِ یروشلم بچ رہا غیر تاراج لگنے والوں سے ثابت ہے کہ اس زمانہ میں آس پاس کی قومیں یہودیوں کا اس باعث سے بہت لحاظ کرتی تھیں کہ وہ اپنی شریعت پر قائم تھے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے تین سو گیارہ برس پہلے جب مخالف بادشاہوں میں صلح ہوئی ملکِ یہود اور انگلش کے حصہ میں آیا۔

بادشاہِ مصر کا ملکِ یہود پر تسلط اور یہودیوں کی آسائش اور دلتائی کا چھل کرنا اور اسکا اثرات

حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے تین سو دو برس پہلے مصر کے

پادشاہ نے اسکو لے لیا اور سق سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے دوسو پانچ برس پہلے تک ملک یہود اسعر کے پادشاہ کا تابع رہا اس عرصہ میں یہودی لوگ اکثر امن و امان سے رہتے تھے اور سردار اہم حاکم کے طور پر جند و بیت کرتے تھے اور ان میں سے بہت سے علماء میں یونانی علم کا چرچا ہوا اور انکے سبب سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی کتاب کے سوا بہت سی روایتیں جنہیں آخر کو یہودی بہت مانتے تھے اسی زمانہ سے جدی ہونے لگیں انہیں دونوں میں وہ جماعت جو سندن کلماتی ہے مقرر ہوئی اس میں بہتر آدمی سردار امام اور بزرگ اور مافر یعنی شریعت نویس شریک ہو کر دین کے مقدموں کا فیصلہ کرتے تھے۔

بنی اسرائیل کی کتابوں کا جگر پادشاہ مصر یونانی میں ترجمہ ہوا اور نئی میں کو سطر کا منتظر کے حکم کے موافق انکی کتابیں مترادفوں کے ہاتھ سے یونانی زبان میں ترجمہ کرائی گئیں اور یہ ترجمہ آج تک موجود ہے پادری اگتس لکھتے ہیں کہ حضرت سکندر کے بعد مصر کے دوسرے پادشاہ طالعی ظالم و بیاض کے زمانہ میں قورات شریف کا ترجمہ یونانی زبان میں ہوا آفتاب صداقت میں درج ہے کہ انہیں معلوم اس ترجمہ کے سبب سے یا کسی اور باعث سے گمیدہ بات تحقیق ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے کچھ عرصہ قبل سے ساری قومیں اسکی سخت منتظر ہو گئیں تب میں کہ دین کا ایک نیا استاد آنے والا ہے۔

یہود کا مصر کے پادشاہ سے باغی ہو کر یہاں کی بادشاہ کی اطاعت کرنا اور اسکا طریقہ عمل نے مصر کے پادشاہ طالعی چہارم سے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے دو سو تین برس پہلے سے لے کے ایک سو شانوسے برس پہلے تک طالعی خیم سے لڑائی کی اس سبب سے یہودیوں کو طرح طرح کی تکلیف ہوئی آخر لڑائی میں انہوں نے مصر کے بادشاہ سے باغی ہو کر یہاں کے

بادشاہ کی تابعداری اختیار کی چھپے پہل اوس نے اسی کی بہت خبر داری کی اور انکی مسجد اور دینی
 اہمیت کی نگہبانی کے لئے دو ایک قرآن جاری کئے بلکہ اپنے خزانہ سے اس کام کے انجام
 دینے کے لئے ایک بڑا سالانہ مقرر کیا۔

لیکن اس کے جانشین سلوکس چہارم نے اسکو موقوف کر کے مسجد
 بیرو کو ساتھ بڑا طرز عمل کے لئے کا ارادہ کیا کسی سبب سے ٹک گیا اس کے جانشین ایتھاکس
 چہارم نے سرور نام کا عمدہ روپیہ کے واسطے چچ کر بیوہ یونکو بیتانک ناراض کیا کہ اونہوں نے
 اس کے سپہ سالار کو مسجد کے خزانہ میں مار ڈالا پھر بادشاہ نے بائیس ہزار آدمی کی فوج بھیج کر
 حکم دیا کہ شہر میں جا کر ہر ایک کو قتل کریں۔

ایتھاکس کی بی بی سرائیس پادری انگتس نے اوس کے احوال میں لکھا ہے کہ اون لوگوں کے عقیدے
 پر منظم الم میں اوباشی اور نشہ بازی کا دیوتا جس تما جس روز اسکی ضیافت کی جاتی
 تھی عشق چپان کے پتے لے کر اوس کے نشان کے واسطے پہننے کو اور اسکی پوجا کے
 تیوہار میں لٹنے کو بیوہ دیون پر چڑھ کر ادا سپر ہی چڑھ کر کیا کہ بتوں کو پوجا اور ایتھاکس کی پیدائش کے
 دن سور کا گوشت کھاؤ جو انکے نزدیک ناپاک کہنا تھا اور اگر کوئی ان باتوں سے انکار کرے
 تو اسکی گردن ماری جاوے شہر میں دو عورتیں تھیں اونہوں نے اپنے لڑکوں کو اس کی بندگی
 کے لئے خاص کر دیا تھا ان ظالموں نے لڑکوں کو اونکی ماؤں کے گلوں پر باندھ کر انہیں
 شہر کی طرحوں میں لے گئے اور شہر نیاؤ نک پھونچا اور انہیں اور ان سب کو جو انکے شریک
 تھے گردا دی البعد ایک بڑے بوڑھے عالم تھے اونہوں نے ناپاک چیز کھانے سے
 انکار کیا لوگ اونہیں دھمکانے لگے اونہوں نے کسی طرح نہ مانا جب کہا اپنا کھانا لا کر چارے
 ساتھ کھاؤ تاکہ لوگ سمجھیں کہ تم نے حرام کھانا کھایا بھیج کر لوگ کہا دین اسی بزرگ نے یہی نہ مانا کہ وہ
 اپنے اونکو مار ڈالا ایک عورت تھی جس کے سات بیٹے تھے اونہوں نے سور کا گوشت اور بتوں کا

کہا نہ کیا یاد گرفت اور جوئی پہلے بڑا بیٹا ٹکجنے میں کہینچا گیا اسپر ہی اوسنے نہ ماتا تب وہ مار ڈالا گیا اور دوسرا بیٹا ہی قتل کیا گیا مرتے وقت اوس نے کہا کہ تو ظلم سے ہماری جان لیتا ہے لیکن وہ جسکی شریعت مانکر ہم اپنی جان دیتے ہیں صلیح نہیں کرتے وہ ہمیں ہمیشہ کی زندگی بخشو گا۔ قیصر اسجب قتل ہونے لگا تب کہنے لگا کہ یہ بہتر ہے کہ ہم مارے جاویں اور امد جو ہمیں اٹھائے اور سپر ہر دوسا کہیں جو پتے نے کہا تو اس دنیا میں قدرت والا ہے لیکن تو قتا ہونیوالا ہے یہ تمہیں کہتا کہ امد نے ہماری قوم کو چھوڑ دیا اُس مان کاحال یہ ہوا کہ اپنے ساقن بیٹوں کو ایک دینمن قتل ہوتے دیکھ کر امد پر بھروسہ کر کہہ کر مطمئن رہی جب اوسکا بیٹا چھوٹا ٹکجنے میں کہینچا جاتا تھا قتل کر نیوالوں نے اُس سے وعدہ کیا کہ اگر اپنے دین کو چھوڑ دے گا تو بڑا انعام پادے گا اوسکی مان نے کہا کہ بیٹے اس ظالم سے خوف نہ کر اور اطمینان کے ساتھ اپنے بہائیوں کی طرح مرنا قبول کر کہ میں اُن کے ساتھ تجھے بھی ہمیشہ کی نیک بختی میں پاؤں آخر کو وہ مان بھی قتل کی گئی اسی طرح بہتروں نے تکلیف اور مصیبت اٹھائی لیکن امد نے اپنے لوگوں کو چھوڑا۔

انیسویں کس کے ظلم سے بچائے گئے اُن کے لئے ایک چھوڑا نیوالا یعنی یہود اظاہر کیا سید نصیر علیہ السلام یہود کا تلوار اور یہود کی کامیابی دہلوی نے تاریخ بیت المقدس میں تفسیر وائیلی کی دوسری جلد کے صفحہ ۴۵۷ و صفحہ ۱۱۱ سے نقل کیا ہے کہ ایک بوڑھا کاہن جسکا نام متانیاں تھا اپنے پانچ بیٹوں کے اس ظلم کے باعث سے یروشلیم کو چھوڑ کر شہر مرون کو گیا انیسویں کے ایک عمدہ دار نے جسکا نام اہل لیس تھا اوسکا تعاقب کیا تا کہ پادشاہ کے حکم کی زبردستی تمیل کر دے اوسے اہل لیس متانیاں سے طبری عزت کا وعدہ کیا اور بت پرستی پر راضی کرنا چاہا اور اوس نے اُس وعدے کو رد کیا اور جو یہودی بت پوجنے کو چلے لگا اوسکو قتل کیا پھر اوسنے اپنے بیٹوں کے ساتھ بادشاہ کے اُس کارندے پر حملہ کر کے اوسے اور اوسکے سب ہمراہیوں کو قتل کیا اور بتوں اور قسربان گاہوں کو توڑ کر ہارٹوں کی طرف چلا گیا جب بہت یہودی جو اپنے دین پر قائم تھے

اُسکے ساتھ ہوئے تب یہودیہ میں سے جا کر سب شہروں میں سے جنوں کی قربان گاہوں کو ڈھایا اور بیتوں کے نگہبانوں کو اور وہیں سے پھپکے ہوئے یہودیوں کو قتل کیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ایک سو سٹھ برس پہلے سچے خدا کی عبادت پھر جاری کی اس کے دوسرے سال متانیاں مر گئے اور دن کا بیٹا یہودا جس کا خطا مکابیس تھا دن کا جانشین ہوا اور بہت لوگ جو اس کی شریعت پر سرگرم تھے اس کی فوج میں شامل ہوئے وہ اینٹوکس کے کئی بڑے لشکروں کو شکست دے کر شہر یروشلم پر قابض ہوا اور مسجد کو پاک کر کے اس کی عبادت کو نئے سرے سے جاری کیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ایک سو چونتیس برس پہلے اینٹوکس مر گیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ایک سو اسیٹھ برس پہلے یہودا لڑائی میں قتل ہوا پادری اگستس لکھتے ہیں کہ جب یہودا نے اپنے رفیقوں کو بہا گئے دیکھا تب دل شکستہ ہوا اکثر دن نے اُسکو بہا گئے کی صلاح دی لیکن اس نے کہا کہ کسی ایسا نہ ہوگا کہ میں اپنی بیٹیہ دشمنوں کو دکھاؤں آخر وہ لڑائی میں مارا گیا۔

یہودا کی شہادت کے بعد یونان پادری بیٹھ صاحب کی افتتاح الکتاب کے صفحہ ایک چونتیس پر اور یہودا امام ہی ہوا اور حکم ہی اور ایک سو پینتیس میں درج ہے کہ چونکہ سروار امام حسب کا نام او نیاں تھا مصر میں چلا گیا تھا یونان نے جو یہودا کا بہائی تھا

یروشلم میں حکومت اور امامت پائی اور رومیوں کے ساتھ قول و اقرار کیا جب تروفون جو سریا یعنی شام کے تخت پر زبردستی سے بیٹھا تھا اس کی دغا بازی سے یونان قتل ہوا۔

یونان کا دشمن حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ایک سو چالیس برس پہلے دشمنوں اُسکا قائم مقام ہوا جانشین ہوا اس نے یروشلم کا بندوبست کر کے یہودیوں کو غیر قویٰ حکومت سے آزاد کیا پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ایک سو پینتیس برس پہلے اُسکے

داماد نے اوسکو قتل کیا

شمسون کے بعد اوسکے بعد اوسکا بیٹا ہیرکانس حاکم اور سردار امام ہوا اور دو میون کو زبردستی ہیرکانس جانشین ہوا یہودیوں کے دین میں لایا اور دو میون کے ساتھ نئے سرے سے قول و قرار باندھا آخر اپنے بیٹے ارسطوبولس کو حکومت اور امامت میں جانشین کر کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ایک سو سات برس پہلے مر گیا۔

ارسطوبولس جانشین ہیرکانس بنی اسرائیل میں سلطنت قائم کی اوس نے یہودیہ میں اگلے زمانہ کے موافق پہر بادشاہت قائم کی اوسکے مرنے کے بعد اوسکا بیٹا سکندر بن نیوس تحت نشین ہوا اوس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ستانوے برس پہلے فلسطین پر جبر کر کے دین یہود کا اقرار کر دیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے اُنا سی برس پہلے مر گیا اور جب ارسطوبولس نے اپنے بڑے بھائی ہیرکانس کے برخلاف دو میون سے مدد چاہی تب پیم پیوس رومی کی شرارت اور توہین پیم پیوس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ترستھہ برس پہلے بیت المقدس اور جنگ یروشلم کی تباہی ہیرکانس کو تخت پر بٹھایا لیکن یہودیہ کو رومی بادشاہت کا ایک خزانہ صوبہ بٹھلایا بلکہ اپنے عہدہ داروں سمیت قدس الاقدس میں داخل ہونے سے اوس کی بے عزتی کی آفتاب صداقت میں درج ہے کہ شہر نیاہ کو گرا دیا اور اس لڑائی میں بارہ ہزار قتل ہوئے۔

اُس کے بعد پامپی نے مسجد کے سارے سامان کو بجا کر اُس کی یہ مسلمہ چٹا بھڑا ہونے اور اوس کے ختم حکومت تک کے حالات

اور اُس کے تحت میں ہیرکانس کا اور شہر یروشلم کا حاکم اور سردار امام تھا حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے چالیس برس پہلے انطیہ تیر گیا اوسکا بیٹا ہیرودیس سربراہ جلیل کا حاکم ہوا

اُن دنوں میں انٹکونس یہودیوں کا پادشاہ اور سردار امام تھا وہ یہودیوں کے برخلاف ہوا یہاں تک کہ وہ شہر و مہینہ بلگ گیا وہاں وہ یہودیوں کا بادشاہ ٹھہرا گیا لیکن اپنے تخت کے لئے انٹکونس تین برہمن تک لڑا آخر یہود مسلم کو گھیر لیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے چونتیس برس پہلے اوس پر قبضہ کیا اور مہینہ یہودن سے بیاہ کیا اور یہودیوں کے خوش کرنے کے لئے مسجد کی ٹہری آرائش کی اودی لوگ مدت سے دین یہود کے مرید ہو گئے تھے تاہم یہ بادشاہ چونکہ سنگدل اور ظالم تھا یہودی اُس سے ناخوش تھے اُس نے اپنی جو راد اور اسکے دادا اور ان اور بایوں کو بلکہ اپنے بیٹوں کو بھی قتل کیا اُس نے اپنے مرتے وقت یہودیوں کے بزرگوں کو شہر یاری میں بلایا اور برہمن اور یہودیوں کو کہا کہ میں جانتا ہوں کہ یہودی لوگ میرے مرنے سے بہت خوش ہوں گے جب میں مردن تو ان سبھوں کو قتل کیجیو تو میرے مرنے پر ملک یہود میں بڑا ماتم اور فوج ہو گا یہ حکم پورا نہیں ہوا۔

حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت اور ایک کی شہادت دوسرے کا فحشا
 ۹۷۷ھ ہبوط میں البیات اوس بشارت کے بموجب حاملہ ہوئیں جو حضرت زکریا کو جبریل علیہ السلام نے حضرت یحییٰ علیہ السلام کے پیدا ہونے سے متعلق بیت المقدس میں دی تھی اور اوس کے قریب زمانہ میں حضرت مریم علیہا السلام کے پاس حضرت جبریل علیہ السلام آئے اور انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہا السلام کی بشارت دی۔ اور البیات کے ہاں بھی بیٹا ہونیکا ذکر کیا۔ اور کہا اُنہیں حاملہ ہو کر چٹا مینہ ہے جسکے بعد حضرت مریم حضرت زکریا کے ہاں گئیں اور البیات کو سلام کیا۔ آپ کے سلام کے ساتھ اونکی پیٹ میں بچہ اوچھل پڑا اور البیات روح القدس سے برگزین اور انہوں نے زور سے پکار کے کہا کہ (تو عورتوں میں مبارک ہے اور تیری پیٹ کا پھل مبارک ہے) میرے خلاف مذکی مان مجھ سے پاس آئی دیکھ تیری سلام کی آواز جو نہین میری کان تک پہنچی میرے پیٹ میں بچہ خوشی سے اوچھل پڑا حضرت مریم علیہا السلام نے خداوند کی

محمد کی اور اس کی حرمت کا شکر کیا۔ غرض الیات کے ہاں فرزند پیدا ہوا جو حضرت یحییٰ علیہ السلام تھے
 یہ واقعہ قیصر گسٹس کے تحت نشینی کے پچیسویں سال کے اخیر کا ہے اسکے بعد حضرت مریم
 علیہا السلام کے بطن سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سلمے جلوس قیصر گسٹس میں پیدا ہوئے
 طبر لوس قیصر کے پادشاہت کے پندرہویں برس حضرت یحییٰ علیہ السلام پر خدا کا کلام آیا کہ
 پہنچا اور انہوں نے توبہ کی ہتھمہ کی منادی شروع کی اور کچھ عرصہ تک آپ لوگوں سے توبہ کرائی
 رہے اور انہیں نہراوان میں ہتھمہ دیتے رہے مگر ہر دس سال کے بعد اپنے بہائی فیلوس
 کی جوہر دہیر و دیاس کے تعلق کے سبب سے اور نیز ان تمام بدیوں کی وجہ سے
 جو ہر دس سال کے بعد حضرت یحییٰ علیہ السلام سے ملامت اور ٹھاکر سے
 زیادہ یہ کیا کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام کو قید کر دیا۔ اور بالآخر انہیں قتل کر لیا۔ اس طور پر آپ
 شہید ہوئے آپ کے گرفتار ہونے سے قبل حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی آپ کے پاس
 ہتھمہ پانکے لئے آئے ہر چیز آپ نے منع کیا اور کہا کہ میں تجھے ہتھمہ پانے کا محتاج ہوں
 اور تو میرے پاس آیا ہے مگر آپ نے نہ مانا تب حضرت یحییٰ علیہ السلام نے آپ کو ہتھمہ
 دیا جو بہن آپ نہراون سے باہر نکلے کہ روح القدس آپ پر نازل ہوا۔ غرض حضرت یحییٰ
 علیہ السلام کے قید ہو جانے کے بعد سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے توبہ کے لئے منادی
 شروع کی تاں کہ آپ کی عمر ۳۳ سال کی ہوئی اور یہودیوں نے آپ کو بھی قتل کرانیکا انتظام کیا
 خداوند کریم نے آپ کو آسمان پر اٹھالیا۔

حضرت یحییٰ کی شہادت اور حضرت
 عیسیٰ رخصت ہوا بعد طبر لوس
 کی سلطنت کا اختتام تک کے
 حالات۔

(۱۷) محمد ابن اسحاق رحمہ اللہ نے بعض اصحاب کو بھی دیکھا
 ہے انکی کتاب سے امام محمدی السنۃ لغوی تفسیر معالم التنزیل
 میں نقل کرتے ہیں کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اٹھانے

اور اٹھالیا اور حضرت یحییٰ علیہ السلام کو کافرون نے شہید کیا۔

خود سیکرہ دھم چلا اور قتل
 اللہ نے اوندکے اوپر بابل کا ایک بادشاہ بھیجا جس کا نام خردوس تھا وہ بادشاہ
 بابل کے لوگوں کو لے کر آیا ملک شام میں داخل ہوا جب وہ ان
 لوگوں پر غالب ہوا اُسکے لشکر کا ایک سردار جو بیور زازان کہلاتا تھا اُس سے بادشاہ نے کہا
 میں نے اپنے لشکر کی قسم کھائی ہے کہ اگر اہل بیت المقدس پر موقع ملے تو بیشک اُن کو قتل
 کروں گا تا آنکہ اُن کا خون میرے لشکر میں بہہ کر پہنچے اوس نے اس سردار کو حکم دیا
 کہ توجہ کر قتل کرو سردار بیت المقدس میں داخل ہوا اور جس مکان میں یہودی لوگ قربانیاں
 کرتے تھے وہاں لکڑا ہوا دیوان دیکھا کہ ایک خون ابل رہا ہے اس خون کا حال یہودیوں سے
 پوچھا کہ یہ خون کیوں جوش میں ہے مجھ کو اس سے مطلع کرو ادنیٰ نے جواب دیا کہ یہ خون
 ایک قربانی کا ہے جو ہم نے چڑھائی تھی وہ قبول نہیں ہوئی اس باعث سے خون جوش کر رہا
 اوس نے کہا تم نے مجھ سے سچ نہیں کہا اس سردار نے اُس خون کے اوپر سات سو شر شخص
 اون کے رعیوں میں سے قحج کے پہرہی وہ خون نہ تھا پہر اوس نے سات ہزار بڑے
 اور عورتیں اُس خون پر قحج کیں پہر یہی وہ خون نہ تھا اوس نے پہر کہا کہ تم مجھ سے سچ کہو اور اپنے
 رب کے حکم چسپ کر ورنہ اگر سچ نہ کہو گے تو میں سب کو قتل کر دوں گا تب یہودیوں نے کہا یہ خون
 ایک نبی کا ہے جو ہم کو بہت کاموں سے منع کرتے تھے جن کاموں پر اللہ کا غضب ہے
 اگر ہم اُن کا کھانا مانتے تو ہمارے لئے بہت بہتر تھا اور وہ ہم کو تمہارے آنے کی اس مصیبت
 کی خبر دیتے تھے ہم نے اوندکو سچا نہ جانا اور اوندکو قتل کیا یہاں تک کہ خون ہے اُس نے پوچھا اُن کا
 کیا نام تھا وہ بولے یحییٰ بن زکریا تب اس نے کہا اب تم نے مجھ سے سچ کہا ایسی باتوں کا
 تمہارے رب نے تم سے بدلہ لیا ہے اس سردار نے سجدہ کیا اور لوگوں سے کہا شہر کے
 دروازے بند کر دو اور خردوس کے لشکر کے جتنے لوگ یہاں ہیں سب کو نکال دو اور اس نے
 فقط قوم اسرائیل کو رہنے دیا اور اپنے لشکر والوں کو نکال دیا اور کہا اسے یحییٰ بن زکریا میرا

اور آپ کا رب جانتا ہے جو آپ کی قوم پر آپ کے باعث سے گذرا اور امن میں کے استغ
 قتل ہوئے پس اپنے رب کے حکم سے اس خون کو جہانے نہیں تو میں آپ کی قوم میں سے
 کسی کو باقی نہیں رکھوں گا تب اللہ کے حکم سے وہ خون نہ گیا اور اُس سوار نے قتل کرنا موقوف
 کیا اور کہا کہ میں ایمان لایا اُس دین پر جس پر اسرائیلی لوگ ایمان لائے ہیں اور مجھے یقین ہوا کہ اللہ کے
 سوا کوئی مالک نہیں ہے اور اسرائیلیوں سے کہا کہ خرد و س نے جھکو حکم دیا ہے کہ تم کو
 یہاں تک قتل کروں کہ تمہارا خون اوس کے لشکر تک پہنچے اور میں اوس کے برخلاف نہیں
 کر سکتا وہ بولے جو تجھ کو حکم ہے وہ تو کر اُس لئے کہا ایک خندق کو دو خندق کو دی گئی
 اور گھوڑے اور خیرادر گدھے اور اونٹ اور گائیں اور بکریاں فصیح ہوئیں یہاں تک کہ خون لشکر تک
 پہنچا اور بادشاہ نے کہا ایسیجا کہ قتل موقوف کرو و پھر خرد و س باہل کی طرف چلا گیا۔

ملک شام پر رومیوں اور یونانیوں کی پھر ملک شام کی حکومت رومیوں اور یونانیوں نے لے لی
 تسلط اور طیغیوس و می کاہود پر ظلم مگر یہ کہ کچھ اسرائیلی لوگوں کی بہ کثرت ہوئی اور ان کی ریاست بیت المقدس
 اور اسکے اطراف میں رہی مگر ان میں بادشاہت نہ تھی جب انہوں نے پھر شہزادہ کے کام
 کئے پھر انہوں نے ان طیغیوس رومی کو متوجہ کر دیا اُس نے ان کے شہر اور جاڑے اور انکو
 وہاں سے نکال دیا اور اللہ نے یہودیوں سے بادشاہت اور ریاست چھین لی اور انکو سخت ذلیل
 اور خوار کیا۔

بیت المقدس کا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے وقت تک ویران رہا پھر حضرت
 زائدہ تک ویران رہا اور انکو متعلق حالات عمر رضی اللہ عنہ کے مسلمانوں نے اوسکو آباد کیا یہ قصہ باہل کے
 بادشاہ کا ابن اثیر جزی ری نے ہی ابن اسحاق کی کتاب سے نقل کیا ہے اور بادشاہ کا نام
 جو دورس لکھا ہے اور جہان ان بادشاہوں کا ذکر کیا ہے جو حضرت سکندر ذوالقمر نے علیہ السلام
 کے بعد باہل کے حاکم تھے وہاں لکھا ہے کہ علمائے اس میں اختلاف کیا ہے کہ حضرت

سکندر کے بعد عراق کا بادشاہ کون ہوا اور وہ گروہ بادشاہوں کا جو ملک بابل کے حاکم ہوئے تھے
یعنی شہر میں ایک جدا بادشاہ تھا وہ بادشاہ کتنے تھے ہشام بن کلبی وغیرہ نے لکھا ہے کہ
حضرت سکندر کے بعد بلا قس سلیقیس بادشاہ ہوا پھر انطیخس بادشاہ ہوا جس نے شہر اطالیہ
بنایا پھر لکھا ہے کہ انہیں بادشاہوں کے قبضہ میں کوفہ کا ضلع چون برس رہا پھر اشک جو دارا
کی نسل میں تھا اُس میں اور انطیخس میں لڑائی ہوئی انطیخس مارا گیا اور اشک کوفہ کے ضلع کا
حاکم ہوا اور موصل سے رے اور اصفہان تک اسکی حکومت تھی اسکے بعد اسکاطلیا ساہو
بادشاہ ہوا پھر ساہو کے بعد جو رزاشکان بادشاہ ہوا یہ وہی ہے جو اسرائیلیوں سے
دوسری بار لڑا جب اونہوں نے حضرت یحییٰ علیہ السلام کو شہید کیا

دوسری دفعہ سجد بیت المقدس کا طیس لب التوایح جو سکندر فریزر سیلٹر کی جمع کی ہوئی ہے اور جس کا
رومی کا منہم کرنا دلائل پر و سلم کا قتل ارد و ترجمہ کلکندین طبع ہوا ہے اُس میں لکھا ہے کہ یہودی
لوگ چھوٹی چھوٹی باتوں پر بغاوت پر کربا بندہ تھے تھے یزونی و سپاشین کوردان کیا کہ اون کو
سطح کرے چون ہی اُس نے چاہا کہ یہ و سلم کو گیرے۔ روم سے آئی طلبی ہوئی تاکہ سلطنت کو
سنہما لے اور وہ چلا گیا اور اپنے بیٹے طیس کو یہ و سلم کے گیرنے کے لئے بھیجا دیہ
واقعہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر اڑنے کے چالیسین سال کا ہے) پابری پناکس
نے تاریخ روم میں لکھا ہے کہ طیس نے شہر کے گیرنے کے پانچ دن بعد شہر تباہ کی دوسری
دیوار توڑ ڈالی اور گروہ نواح کے درخت کٹوا ڈالے بعد اسکے یوسف کو بھیجا کہ یہودیوں کو جاکر
سمجھا دے یوسف یہودی نے اُنکے سمجھانے میں بہت گفتگو کی اور اپنی ساری خوش بیانی
صرف کڑالی لکڑیہودیوں کو کچھ لڑنے ہوا پادشاہ سے صلح کرنے پر راضی نہ ہوئے اور باغی ہو کر
اور سرکشی سے باز نہ آئے۔ یہودیوں کے دل میں تو یہیہم گیا تھا کہ ہم خدا پرست ہیں امتیہاری
طرف ہے رومی بہت پرست ہم پر غلبہ نہ کر سکیں گے یہ نہ سمجھ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی

دشمنی کے باعث سے اللہ کا غضب نازل ہو رہا ہے غرض پانچ دن کے عرصہ میں نبی شہر کے اندر داخل ہو گئی اور کشت و خون کی آگ بھڑکی اس مصیبت کا بیان یہود اور نصاریٰ کی کتاب میں بہت طویل ہے یہی یہودی یوسفیس جو اس لڑائی میں موجود تھا اس نے اپنی کتاب میں اس مصیبت کا بہت کچھ بیان لکھا ہے متی کی انجیل کے چوبیسویں باب میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جب اس ویرانی کی خبر دی تھی پہلے فرمایا تھا کہ بتیرے میرے نام پر آدینگے اور کہیں گے میں مسیح ہوں اور بہتوں کو گمراہ کرینگے اور قوم قوم پر بادشاہت پر چڑھے گی اور کال اور اور بائیں اور جگہ جگہ زلزلے ہوں گے اور بہت جھوٹے نبی اٹھیں گے اور بہتوں کو گمراہ کرینگے یا درمی اسکاٹ انجیل مرقس کی اردو تفسیر میں لکھتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارہ برس بعد ایک مصری نے نبی ہونے کا دعویٰ کیا اُسکے تیس ہزار آدمی تابع ہو گئے اسکا ذکر رسالہ اعمال کے اکیسویں باب کی اترتیسویں آیت میں ہے کہ اُس مصری نے فساد اٹھا کر چار ہزار ٹاکوؤں کو جنگل میں لے گیا تہو اس ایک جھوٹے آدمی نے مسیح ہونے کا دعویٰ کیا جس کا ذکر یوسفیس مورخ نے اس طرح پر کیا ہے کہ یہودیوں میں سے بہتوں کو گمراہ کیا علیکس حاکم کے علاقہ میں نیروبادشاہ کے وقت میں ایسے مکاروں کی اتنی کثرت ہوئی کہ ہر مذکوئی مذکوئی پکڑا جاتا تھا اور قتل ہوتا تھا جھوٹے عیسائیوں میں سے دو تہیں لے کر آئے تھے وہی نبی یعنی مسیح ہونے کا دعویٰ کرتے تھے خبر دی تھی اگلیس نے لکھا ہے کہ اکثر جھوٹے مسیح آگئے یا درمی مریک صاحب کشف الآثار میں یوسفیس کی تاریخ سے نقل کرتے ہیں کہ اس مصیبت سے پہلے یہودیوں میں آپس میں بڑی بڑی لڑائیاں ہوئیں تیسری شہر میں یہودیوں اور صوریوں میں بادشاہت کی بابت لڑائی ہوئی ملک شام کے ہر شہر میں دو لشکر ہو گئے اور بہت لوگ قتل ہوئے اور اسکندریہ میں تقریباً پچاس ہزار آدمی اور دمشق میں دس ہزار آدمی قتل ہوئے اور رومیوں کے ملک اٹالی میں دو برس کے اندر چار حاکم قتل ہوئے قلعہ دیوس کی بادشاہت

میں کئی بار قحط پڑا اور یہودیہ کے ملک میں برسوں تک سخت قحط رہا اُسکے بعد طاعون کی بلا
 آئی اسی بادشاہ کے وقت میں شہر روم بمیکہ اور فرست کے ٹاپو میں بہو پچال آئے اور
 نیرو کی بادشاہت میں کینیہ اور لاؤ کیہ میں زلزلہ آیا اور شہر ہیرس اور کھی زلزلہ سے ویران ہوئے
 پادری اسکاٹ لکھتے ہیں کہ اس زمانہ میں شہر روم میں دو مرتبہ زلزلہ آیا اور یہ دسلم میں بھی سخت
 زلزلے طرے زور و شور سے بجلی اور گرج اور سخت آندھی کے ساتھ آئے یوسف لکھتو
 ہیں کہ جب وسپاشیان سردار نے ارادہ اُس شہر وں کا کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے
 سب لوگ شہر بلقہ کی طرف بھاگ گئے اور یہودی ہر طرف سے یہ دسلم میں جمع ہوئے
 تھے تاکہ عید فصح کریں باہر کے دشمن ہنوز نہیں آئے تھے کہ آپس میں لڑائی ہو گئی تہار وں
 آدمی اپنے بھائیوں کے ہاتھوں قتل ہوئے اور رومیوں سے صلح کی کوئی شرط قبول
 نہ کی اور شہر سے کسی کو بھاگنے نہ دیا رومیوں کے آٹھ تہزار لشکر نے انکو گیر لیا اور لوگوں
 کو قتل کیا اور مسجد میں آگ لگا دی یہودی اس حال کو دیکھ کر بلند آوازوں سے چلائے۔
 ان میں سے دس تہزار قتل ہوئے اور چہ تہزار مسجد میں آگ سے جل گئے رومیوں نے
 بہتوں کو قتل کیا۔ پھر تلواریں کو میان میں کر لیا اور گروں میں آگ لگا دی شہر میں ہر جگہ آگ
 لگی اور ہر طرف شعلے بلند ہوئے اور یہ دسلم میں ٹیلے ٹیلے ہو گئے اور مسجد کا پہاڑ اونچا جنگل
 ہو گیا یہ دسلم میں اُسکے آس پاس پانچ مہینے کی مدت میں دشمنوں سے اور قحط اور وبا سے
 گیارہ لاکھ آدمی ضائع ہوئے یوسف لکھتے ہیں کہ جس طرح سے یہودیوں پر ایسا غدار
 آیا کہ کسی پر نہ آیا ہو گا دلیا ہی انہوں نے گناہ ہی دلیے ہی کئے جو کسی نے نہ کئے ہوں
 گے طیس رومی نے حکم دیا کہ سارا شہر بنیاد سے اکٹھا اجاڑے اُسکے لوگوں نے مسجد کو
 اور قربانی کے مقام کو اور شہر کی دیواروں کو بنیاد سے گرا دیا اور خوب کمد وایا تاکہ یہودیوں نے
 جو خزانے گاڑ رکھے تھے وہ مل جاویں فقط تین بیچ اور قلعے کی دیوار کا ایک حصہ شہر کی

نشانی کے لئے چھوڑ دیا بعد اس کے ایک شخص جس کا نام ترنطیس روفس تھا اس نے شہر کی گلی گلی کی پامری اس کاٹ انجیل کی اُردو تفسیر میں لکھتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جو فرمایا تھا کہ یہاں ایک چتر تہہ پر تہہ چھوٹے گا جو گرایا جائے گا یہ خبر حرف بحرف پوری ہوئی تو یہی گویا یہ نشان یہودیوں کے واسطے رہا کہ ان پر رحم ہوگا کعبہ تہہ اس مسجد کے جس کو حضرت سلیمان علیہ السلام نے بنایا یہ میں چھوٹ گئے تھے یوسف کے لکھنے کے موافق شہر کی ویرانی سے اول اور بعد تیرہ لاکھ آدمی ضائع ہوئے اور ستانوے ہزار آدمی قید ہو کر غلاموں کی طرح بیچے گئے یہی وہ شہر نکوریاں کیا اور لوٹ لیا اور یہودیوں کو ملک یہودیہ سے نکال دیا اور وہ سب ملکوں میں تشریف ہو گئے ساٹھ برس کے قریب گزرے تھے کہ یہودی پہر جمع ہو کر رمیوں سے لڑنے آئے دو برس تک لڑے اسی ہزار پانچ سو یہودی قتل ہوئے اور بڑی شکست کھا کر اپنے ملک سے نکلے گئے اور اپنے پچاس مضبوط قلعہ ڈھالے گئے اور شہر جلا دئے گئے پادری ولیم میور صاحب تاریخ کلیسیا میں لکھتے ہیں کہ جب رومی لشکر نے یہودیہ کو خالی کیا تب بہت عیسائی یہود سلم میں پھر آئے اگرچہ مسجد اُس میں باقی نہیں رہی تھی تو یہی اُس کو پاک مقام جانتے تھے یہ وہ دوسری ویرانی شہر یہود سلم اور مسجد بیت المقدس کی ہے جس کی خبر اللہ نے بار بار حضرت اشیا علیہ السلام کے صحیفہ میں دی تھی پہلی ویرانی بخت نصر کے ہاتھ ہو چکی تب پہلے دوسری ویرانی کی خبر کتاب حانیال علیہ السلام کو فون بابین اور حضرت نوح علیہ السلام کو فون بابین اور متی کی انجیل کے چوبیسویں باب میں دی تھی اور عیسائیوں سے فرمایا تھا کہ جب یہود سلم پر فوجیں آویں تم وہاں سے بھاگ جانا اس حکم کے موافق جس وقت وہاں فوجیں لے کر آیا اور اپنی بادشاہت کا بندہ بست کر نیکے لئے پھر روم کی طرف پلٹ گیا اور وقت عیسائی لوگ فرصت پا کر شہر بلکہ کی طرف چلے گئے بے ایمان یہودیوں کو حضرت عیسیٰ اور عیسائیوں کی دشمنی کی ترائیں اللہ نے بت پرستوں کے ہاتھوں قتل کروایا۔

لب التواریخ میں درج ہے کہ وِشپاشیان نے سلطنت مین طیطس کو شریک کیا جبکہ بعد میں اُناسی عیسوی مین مرگیا پیرطیس ہی اپنے جلوس کے تیسرے سال مرگیا اسکا بھائی دومشیان سن اکاسی مین پادشاہ ہوا۔

طیطس رومی کے بعد سے قسطنطین (۱۸) لب التواریخ مین درج ہے کہ دومشیان بڑا ہی شہریر

رومی کے وقت تک کہ حالات اور بہ مروت اور ظالم تھا سن چیانو عیسوی مین قتل ہوا

پادری ولیم میور لکھتے ہیں کہ اُسکے زمانہ مین بہت عیسائی قتل کئے گئے یا دور دور کے

ٹاپاؤن مین قید کئے گئے دومشیان نے سنا کہ یہود احواری کے دونوں ہی مین اور شاہ

یہ بھی دریافت کیا کہ یہودی لوگ اور بادشاہ کی راہ دیکھ رہے ہیں اور عیسائی کہتے ہیں کہ مسیح

کی ایک روحانی بادشاہت ہوگی دومشیان نے دونوں کو یعنی یہودیوں کو اور عیسائیوں کو

بلایا اور عیسائیوں سے پوچھا کہ جس پادشاہ کے آئینہ راہ تم دیکھتے ہو اسکی کیسی بادشاہت

ہوگی عیسائیوں نے کہا اُس کی بادشاہت اس دنیا کی سی نہیں بلکہ آسمانی اور روحانی

ہے جب اس دنیا کا زمانہ پورا ہوگا وہ جلال مین آویگا یہ مین کے بادشاہ نے

اونکو چھوڑ دیا لیکن عیسائیوں کے حق مین وہی سخت حکم جاری رہا اس جگہ ولیم میور نے

حاشیہ پر لکھا ہے کہ یہودی لوگ جنہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نہ مانا وہ دوسرے

مسیح کا انتظار کرتے تھے اور جانتے تھے کہ اُسکی ایک دنیوی بادشاہت ہوگی اس سبب

اکثر وقت باغی ہو جاتے تھے اس میں کورنٹس اور علوت پیدا ہوتی تھی۔

لب التواریخ مین درج ہے کہ دومشیان سے سن چیانوے مین دنیا کو نجات ملی اور

بعد نرو پادشاہ ہوا اُس نے تراجن کو اپنا جانشین کیا نرو سولہ مہینے بادشاہت کر کے

سن اٹھانوے مین مرگیا پھر تراجن مین ایک سو سترہ مین مرگیا۔

اور مین رومی کی سلطنت اور بیت المقدس کا تبدیل نام یورپ کے لوگوں نے اُسکے نتیجے آوریان کو پادشاہ کیا پادری

ولیم ہیروڈ نے تاریخ کلیسا میں لکھا ہے کہ سیکل کے یعنی مسجد بیت المقدس کی ویرانی کے زمانہ میں آدریان قسطنطنیہ کے ایک نئے شہر کی بنیاد ڈالی اور یہ قسطنطنیہ کے نام سے نفرت کی اور شہر کا نام رومی زبان میں ایلیا قسطنطینہ رکھا تا تاریخ کامل میں لکھا ہے کہ اس نے اس شہر میں رومیوں اور یونانیوں کی ایک جماعت کو بسایا تاریخ کلیسا میں درج ہے کہ آدریان کی حکومت میں یہودیوں نے اہل یہود کا بروکب کو مسیح مان لینا بروکب نامی ایک شخص کو مسیح مان لیا اور اس کے تحت میں رومیوں اور رومیوں سے بغاوت سے پہر گئے مگر ملک یہودیہ کے عیسائیوں نے بغاوت میں اس کا ساتھ نہ دیا اس باعث سے اس نے عام عیسائیوں کو جو اس کے ہاتھ لگے جیسی یہ جرم سے قتل کیا جب اس مکار نے رومیوں کے ہاتھ ہوشکست کمائی ساتھ یہودیوں کے دھوکہ میں بہت عیسائی بھی قتل ہوئے پادری اسکاٹ اردو قسطنطینہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ اس نے دعویٰ کیا کہ میں وہی مسیح ہوں جسکی یہودی راہ دیکھ رہے ہیں کچھ کرامات بھی جادو کے زور سے اس نے دکلائی اور یہ راہ آدمی تابع ہو گئے یہاں تک کہ تین اوستا یہودیوں کے اس پر ایمان لائے اس نے رومیوں کی سلطنت پر حملہ کیا جس کے سبب سے کشت و خون ہوا جیسی جیسی اسیوں کے بعد ایک ڈرائی میں بروکب اپنے ساتھ والون سمیت مارا گیا کپتان ولیم رابرٹسن اکیمن نے جو کتاب اہل اسلام کے خلاف لکھی ہے اور وہ گدھیانہ میں چھپی ہے اکیمن اس سچی بات کا اقرار کیا ہے کہ مسیح کے آنے کی دانیال نبی نے خبر دی تھی اور یہودی روز بروز اسکی آمد آمد کے منتظر تھے جو اسرائیلیوں کو روم کے پادشاہ کی تابعداری سے آزاد کر کے بے نہایت سر بلند کی تھی اس کا مطلب یہ ہے کہ یہودی لوگ راہ دیکھتے تھے کہ وہ مسیح یعنی وہ پیغمبر آئیں جو ہکھورومیوں کے ظلم سے چڑاویں جن کی خبر حضرت دانیال علیہ السلام کی کتاب میں ہے اس خیال میں یہودیوں نے بروکب کو مان لیا تھا اور یہ سمجھے تھے کہ وہ شخص یہی ہے آخر کو جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ایمان والوں کو رومیوں کے ظلم سے چڑا دیا

پادری مریک صاحب نے کشف الکناہین لکھا ہے کہ آوریان نے حکم دیا کہ جو یہودی
یروشلم میں داخل ہوا اسکو مار ڈالو اور یہیہ لوگ دور سے بھی اس شہر کو دیکھنے نہ پاویں۔

انتونیس رومی کی سلطنت اور
عیسائیوں کا قتل اور ظلم عظیم۔

پادری ولیم میور لکھتے ہیں کہ مرقس انتونیس نے اپنے سارے ملک میں انیس برس برابر
عیسائیوں کو ستایا مرقس ایک مشہور فلسفی حکیم تھا اور بت پرستی میں اور یہودہ رسمن میں
بڑا سخت تھا اسکے عمل میں عیسائیوں پر وہ مصیبتیں طرین کہ پہلی مصیبتیں ان کے سامنے
لائے تھیں اور رعایا حاکم دونوں نے ظلم کر کے باندھی آگے یہ حکم تھا کہ عیسائیوں کو تلاش کرنا
نہ چاہیے لیکن اب سرکار کا یہ حکم قطعی ہوا کہ ادن کا کوچ لگاؤ جہاں چھپے ہوں وہاں سے
لٹکالو بت پرستوں نے خیال کیا کہ عیسائی عذاب بگین گے تو اپنے دین سے منکر ہو جائیگے
اس لئے قتل کے حکم سے پہلے انہوں نے عیسائیوں کو شکنجہ میں کچھوایا اور ایسے ایسے
عذاب دیتے تھے کہ دیکھتے ہی مارے ڈر کے اذکی جان فنا ہو جاتی تھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام
کہ ایک سو تیس برس بعد از مرگہ کے عیسائیوں نے بڑا عذاب اڑھایا وہاں کے عیسائیوں
نے اپنی آفت کا بیان چھپی میں لکھا کہ سب عیسائیوں پاس بھیجا اوس سے معلوم
ہوتا ہے کہ از مرگہ کے بت پرست اُس وقت عیسائیوں سے بہت دشمنی رکھتے تھے اور انکو
حاکمون کے سامنے کہینچ لیا تو تھے اور جنگلی دزد کو کہاتے تھے اُس پر ہی اگر وہ مضبوط رہتے
تو قتل کا حکم ہوتا تھا پتاڑنے والے جا فورہ ن کے سامنے پھینکے جاتے تھے یا آگ میں
جلائے جاتے تھے۔

یولی کارب کے ظلم
یولی کارب جو جناب یوحنا حواری کے شاگرد تھے انہوں نے
قتل کئے جانے کو دھت

چاہا کہ اسی شہر میں رہوں اور اسد کی مرضی کی راہ دیکھوں لوگوں نے اذکی مسنت کی تب اونہوں
 بیرونجات میں ایک گھر میں پناہ لی اور عبادت میں مشغول ہوئے جا سوسون نے خبر لگائی
 فوجدار کے لوگ جا پہنچے پولی کارب اسوقت کو ٹپٹی پر تھے اگر چاہتے تو پست کی
 راہ سے بہاگ جاتے لیکن اونہوں نے کہا کہ اسد کی مرضی پوری ہو یہ کہہ کر باہر نکلے
 اور گرفتار کرنے والوں کے واسطے ماکولات و مشروبات موجود کر کے درخواست کی کہ
 ایک گھنٹے کی مہلت دو کہ اکیلا جا کر دعا کروں پھر ایسی زاری اور عاجزی سے دعا مانگی
 کہ دو گھنٹے اس میں گذر گئے اور بت پرستوں کا بھی دل نرم ہوا پہلے اونکو سوار کر کے
 شہر کی طرف لے چلے اور رستے میں فوجدار اپنے باب سمیت ملا اور پوری کارب کو اپنے
 ساتھ سواری پر چڑھا کر دوستی کی راہ سے کھٹے لگا کہ قیصر کو اسے رہ کھٹے میں اور اس کے
 پہنچنے میں کیا گناہ ہے پولی کارب پہلے چپ ہو رہے جب بہت تنگ کیا تو فرمایا
 کہ جس بات کی صلاح کرتے ہو میں نہ کرونگا تب اونکو سواری پر سے پھینک دیا اونکا پاؤں
 زخمی ہوا جب صوبہ دار کے سامنے گئے وہ بولا بادشاہ کی قسم کیا اور عیسیٰ کو گالی دے
 تو میں چھوڑ دوں گا تب اونہوں نے جواب دیا کہ یہاں سی برس میں نے عیسیٰ کی خدمت
 کی اور سوائے نیکی کے اُن سے کچھ نہیں پایا اب کس طرح اُسکو جو میرا مالک اور بجات و نجات والا
 ہے گالی دوں صوبہ دار نے اونکو زندہ جو فورون سے اور آگ سے ڈرایا اور سناوی
 کروائی کہ پولی کارب نے اقرار کیا کہ میں عیسائی ہوں یہ سن کر یہودی اور بت پرستوں کی
 بڑی ہٹیر چلا اوٹھی کہ یہ دینی کا سکھانوا لایا یہی عیسائیوں کا باپ دیوتاؤں کا دشمن ہے
 جو اتنے لوگوں کو دیوتاؤں کی پوجا اور عبادت سے بہکاتا ہے اُسکو شیردن سے پڑھاؤ جب
 شیر نہ ملے تب سبھوں نے کہا کہ آگ میں جیتاؤ والد و پسر سبھوں نے لکڑیاں جمع کیں اور
 یہودیوں نے بھی بڑی استعداد سے مدد دی لوگوں نے پولی کارب کو ستون سے باندھا

اور مشکین چڑھائیں اور صوفت اوس نے اس طور سے دعا مانگی کہ اے رب خدا قادر مطلق
 اے باپ اپنے مبارک بیٹے مسیح کے کہ جسکی معرفت تیری پہچان ہو کر حاصل ہوئی اور خدا
 فرشتوں اور ساری خلقت اور انسان اور مقدس ایمان والوں کے آگے جو تیرے
 حضور میں رہتے ہیں تیرا شکر کرتا ہوں کہ تو نے مسیح کے پیالے میں شریک ہونیکے واسطے
 اپنے شہیدوں میں سے مجھ کو لائی ٹھیرایا جب یہ کہہ چکا اور انہوں نے آگ میں ڈالا جب
 آگ سے تمام نہ ہوا تب برہمچوں سے اُسے قتل کیا۔ پولی کا رب نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام
 کو اللہ کا بیٹا کہا ہو تو انکا مطلب ہرگز اس قسم کا بیٹا نہیں تھا جیسے کہ دنیا میں انسانوں کی
 بیٹے ہوتے ہیں بلکہ اُن کا مطلب یہ تھا کہ خداوند عالم سب ارواحوں کا مبداء ہے اس
 حیثیت سے وہ باپ ہے اور ارواح بشریہ بیٹے ہیں جسکی دلیل یہ ہے کہ انہوں نے
 اقرار کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی معرفت اللہ کی پہچان ہم کو ملے یہ کہہ کر اللہ سے
 دعا مانگی اور اوسکا شکر کیا کہ یا اللہ تو نے مجھ کو شہید ہونے میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے
 ساتھ شریک کیا جس سے ثابت ہے کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کا بندہ
 جانتے تھے۔

شہر لونس اور رومین میں	پادری ولیم پور لکھتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ایک سو چالیس
عیسائیوں پر ظلم عظیم	برس بعد ملک فرانس کے شہر لونس اور رومین میں ظلم برپا ہونے لگا

وہاں کے لوگوں کی عذرت اور غضب از مرزا والوں کے برابر تھا اور انکے حاکم بھی انہیں
 شریک تھے یہاں تک نوبت پہنچی کہ عیسائی لوگ جب باہر نکلتے تھے مارے جاتے تھے
 اور بیعت کئے جاتے تھے اور اُن میں جو زیادہ مشہور تھے گرفتار ہو کر حاکموں کے
 پاس کینچے جاتے تھے اور قید خانہ میں ڈالے جاتے تھے اس ملک کے صوبہ دار
 نے چاہا کہ جو بت پرستوں نے عیسائیوں پر تہمتیں لگائی ہیں ان باتوں کا عیسائیوں سے

اقرار لیوے اس واسطے اوس نے بڑی سخت منہ اور عذاب اُن پر کیا ایک عزت و اجہا
 پاکش نامی عدالت میں حاضر ہوا اور پولا کہ عیسائیوں میں کچھ بڑی بات نہیں ہے صوبہ دار
 نے پوچھا کہ تم عیسائی ہو اوس نے کہا ہاں صوبہ دار نے اوسکو قید کیا پوچھتے ہیں لیونس کا
 اسقف یعنی پادریوں کا سردار نوے برس کی عمر اور ضعف اور بیماری سے کمزور تھا
 اُس سے صوبہ دار نے پوچھا کہ عیسائیوں کا خدا کون ہے اوس نے جواب دیا کہ تم اوسکو
 جانتے اگر اوسکی پہچان کے لائق نہیں تھے یہ سن کر جو عدالت میں تھے سب اوس پر
 دوڑے اور قید خانہ میں لے گئے وہ دو دن بعد وہاں مگر قید جانے میں بہوک پیا
 سے چند آدمی مرے بعضوں نے ڈر کے ایمان چھوڑا مگر انہیں سے کتنے پھر مضبوط
 ہوئے بادشاہ کا حکم آیا کہ جو عیسائی دین سے انکار کرے اوسکو چوڑو باقی کی گردن
 مارو صوبہ دار نے رہائی کے ارادے سے اوسکو بلایا اور جو ایمان سے منکر ہو گئے تھے
 اُن میں سے بعضوں نے پھر عیسائی ہونیکا اقرار کیا اُن میں بعضے رومی تھے وہ
 تلوار سے قتل کئے گئے باقی جانوروں سے پٹروائے گئے اُن میں ایک چھوٹی
 بلندینا نامی تھی اور ایک چوکراٹیکس پندرہ برس کا تہا بہت پرستون نے اُنکو بہت ڈانٹا
 اور سب سزا میں اُنکو دکھلا میں اُنہوں نے ایمان کو نہ چھوڑا وہ دو تون جانوروں
 سے پٹروائے گئے مرد و نر کے جسم کے ٹکڑے جو جانے سے بچ رہے اُنہوں نے
 عیسائیوں کو دفن کر نیکے لئے نہ دئے اور کہا کہ دیوتوں کے دشمنوں کی چھوٹے
 زمین ناپاک ہوگی اُنکو دریا میں بہا دیا آخر کو اتنے عیسائی مارنے سے باقی رہ گئے کہ
 لوگ اُنکے قتل سے تھک گئے اور جو بچ رہے اُنہوں نے کچھ فرصت پائی ایک
 بستی جو لیونس کے نزدیک تھی وہاں کے لوگ ایک دن بہت دھوم دھام سے
 کسی دیوی تہوار کرتے تھے اور دیوی کی مورت رتہ پڑ پڑا کر بڑی بڑی راتہ راتہ

چلتے تھے اور جس کے سامنے وہ مورت آجاتی تھی اسکو گھٹنے ٹیک کر بوجا کر خضر و طر تیا تھا ایک جوان قوم اشراق مہر نہیں نامی نے اسکی بوجھنے سے انکار کیا وہ گرفتار ہو کر کچہری میں حاضر کیا گیا صوبہ دار نے پوچھا اس خیال چلن سے تم عیسائیوں معلوم ہوتے ہو جو اب دیا کہ میں عیسائی ہوں اور سچے خدا سے جو آسمان پر حکومت کرتا ہے دعا مانگتا ہوں لیکن بت اور دیوتوں سے دمانین مانگ سکتا ہوں بلکہ مجھکو اختیار ہوتا تو اوتھیں ٹپک کر زمین میں چور چور کرتا اسپر وہ قتل کے لایق ٹھہرے یا گیا صوبہ دار نے بہت چاہا کہ اس سے عیسائی دین کا انکار کر دے اور بچا دے اور نرمی اور نرمی سے اسکو سمجھایا اسنے کسی طرح نہ مانا تو اس کے سر کاٹنے کا حکم دیا جب وہ قتل ہونے کو جاتا تھا تب اسکی مان نے پکارا کہ اے بیٹا زندہ خدا کا اپنے دل میں خیال قائم رکھ شاباش اے بیٹا خوش اور مستعد ہو کر اس پر جو اوپر حاکم ہو نظر رکھ تمہاری جان آج تم سے نہیں لی جاتی ہے بلکہ اس سے آج اچھا پاؤ گے اے بیٹا اس مبارک موت سے تم آج بہشت کی زندگی حاصل کرو گے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ایک سو سینتالیس سال کے بعد مقرر ہو گیا۔

دس رومی کی سلطنت اس کے بیٹے دس نے بارہ برس تک عیسائیوں کو نین ستیا مگر جس لیت کے صوبہ دار یا عیسائیوں سے دشمنی رکھتے تھے انکو ستائے کا اختیار تھا چنانچہ الیشا کو چک یعنی ولایت روم میں بہتیرے عیسائی قتل کئے گئے تاریخ کامل میں درمیشیا کا نام ذوطیطیا نش اور نرو کا نام نرو اس اور تراجن کا نام طرایانوس لکھا ہے اور کریان کا نام اندیٹا نوس اور کومودس کا نام قومودس لکھا ہے لب التواریخ میں درج ہے کہ کومودس سن ایک سو تیرافو عیسوی میں قتل کیا گیا اور سوبرس روم کا مالک ہوا۔

نفس عیسائی نوفاظیلد مولوی رحمت اللہ صاحب نے اظہار الحق میں لکھا ہے کہ منتس عیسائی ہونے کا دعویٰ کیا جو دوسری صدی عیسوی میں تھا اور طر اصاحب ریاضت تھا اور اپنے

اور اپنے وقت میں سب سے بڑھ کر پرہیزگار تھا اور اس نے سن ایک سو ستتر کے قریب ایشیائے کوچک میں پیغمبری کا دعویٰ کیا اور کسبِ امین وہی فارقلیط ہون جس کے آنے کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خبر دی تھی اور بہت لوگ اس کے تابع ہو گئے پادری ولیم میور نے جو تاریخِ اردو میں لکھی ہے اور سن اٹھارہ سو اڑسالیس عیسوی میں چھپی ہے اس کے تیسرے باب کی دوسری قسم میں منتس عیسائی کا حال لکھا ہے کہ بعضوں نے کہا کہ اُس نے دعویٰ کیا تھا کہ میں وہی فارقلیط ہوں جس کی خبر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دی ہے چونکہ وہ پرہیزگار اور صاحبِ ریاضت تھا اس باعث کہ لوگوں نے اس کی بات کو مان لیا تھا میں معلوم ہوا کہ دوسری صدی کے عیسائی فارقلیط کے یہی معنی سمجھتے تھے کہ اللہ کی طرف سے کوئی انسان ظاہر میں تعلیم کے لئے آویگا اور اس کو روح القدس کے پوشیدہ آنے کی خبر نہیں سمجھتے تھے تب تو منتس کو مان لیا مگر پریشانیاں فارقلیط کی اُس میں نہ پائیں اور جناب محمد مصطفیٰ علیہ وسلم میں ساری نشانیاں فارقلیط کی موجود ہیں سید منصور علی صاحبِ دہلوی نے فوید جاوید میں لکھا ہے کہ اردو تاریخِ کلیسیا صفحہ ۲۰۵ میں لکھا ہے کہ اس فریجینی موٹانس نے اپنے آپ کو فارقلیط ٹھہرایا جس کے ظہور کا انتظار زمین پر مسیح کے دوسری بار آنے سے پیشتر الہام ربانی کے مکملہ کے لئے بہتر ہے ویندار کر رہے تھے ان پادری صاحب نے اقرار کیا کہ اُس زمانہ میں بہت سے ویندار عیسائیوں کو انتظار تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اُترنے سے پہلے فارقلیط آویگے جو اللہ کی طرف سے وحی کو پورا کرینگے یعنی جو باتیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے نہیں بتلائی وہ اس کی طرف سے بتلا دیں گے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی باتیں بھی یاد دلاؤ گیسیا کہ انجیل یوحنا کے سولہویں باب میں وعدہ ہو چکا ہے۔ اخبار نور افشان لندن ہائبریری پائیس جلد ۳ صفحہ ۷۴ (۷۵) مورخہ ۱۸۷۵ء میں پادری دیری نے لکھا ہے کہ عیسائی

جماعت میں کسی کئی وقتوں میں چند شخصوں نے دعویٰ کیا تھا کہ میں فارغیہ ہوں جسکی حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خبر دی تھی اور میں دو آدمی نہایت مشہور ہیں ایک منتس دوسرا
نسبتہ -

سویرس رومی کا ظلم پادری ولیم سویرس لکھتے ہیں کہ سویرس نے رفتہ رفتہ ظلم شروع کیا ملک نو مدیر جو ایک ملک افریقہ کی اور طرف روم کے دریا کے کنارے پر رہے جو اب ٹونس اور جزیرہ کہلاتا ہے وہاں کے ایک شہر کے بعض عیسائی سُن ایک سو ستانوے عیسوی میں صوبہ دار کی کچھری میں پڑے گئے اور اُن سے کہا گیا کہ تم پادشاہ کے حضور سے امان پڑو فقط پادشاہی دیوتوں کو قبول کرو ان میں سے ایک نے جواب دیا کہ ہم نے کسی کا کچھ قصور نہیں کیا بلکہ جو ظلم تم نے ہم پر کیا اسکے واسطے ہم نے شکر کیا اور ہر بات کے واسطے ہم سچے رب اور مالک کی شکر گزاری کرتے ہیں صوبہ دار نے کہا ہم سب لوگ پادشاہ کی مورت کی قسم کھاتے ہیں اور تم کو یہی قسم کھانا ضرور ہے اوس نے جواب دیا ہم پادشاہ کی مورت کو نہیں مانتے آسمان کا خدا جسکو کسی آدمی نے نہیں دیکھا اور نہ دیکھ سکتا ہے اسی کی ہم بندگی کرتے ہیں پادشاہ ہمارا حاکم ہے جو اُسکے حق میں سوچا اور کرتے ہیں لیکن خدا جو بادشاہوں کا پادشاہ اور سب ملکوں کا رب اور مالک ہے اُس اکیلے کو ہم سجدہ اور پرستش کرتے ہیں دوسرے دن حاکم نے پتہ بجایا اور انہوں نے نہ مانتیں دن کی سجدہ تمام ہوئی آخر کو انہوں نے جواب دیا کہ ہم عیسائی ہیں اور خداوند علیہ السلام کا ایمان نہ چھوڑینگے جو تمہاری خوشی ہو کر وہ ادب قتل کا حکم ہوا جب وہ قتل ہونے کو آئے تو گھٹنے ٹیک کر ہر خدا کی شکر گزاری کر کے مارے گئے تو پڑے برس بعد تین مرد اور دو عورتیں شہر کرناگوین پکڑے گئے عورتوں سے ایک کے پاس پرتیچو نامی دودھ پیتا لڑکا تھا اور دوسری فلتاس نام سپٹ سے تھی بون نے بڑی مضبوطی سے عیسائی ایمان کا قرار کیا اور قید خانہ میں ڈالے گئے۔ پرتیچو کی ماں

عیسائی مٹی لیکن اُسکا بڈا باپ بت پرست تھا وہ بولا اسے میرے بیٹے اپنے باپ کی سفید ڈاڑھی پر رحم کر اپنے باپ پر رحم کر جس نے تجھ کو بچے پن سے جلائی تک پالا ہے اور تجھ کو تیرے بھائیوں سے زیادہ پیار کیا ہے اب سب کے سامنے مجھ کو بے عزت مت کر اپنی مان اور خال کو دیکھو اپنے چھوٹے ٹکے کو دیکھو اور داد سکوا اور ہم سب کو ہلاک نہ کرو کہ ہم پر کسی سے شرم کے مارے بول نہ سکیں گے یہ کہہ کر اپنے بیٹے کا ہاتھ چوما اور اوسکے پاؤں پر کھڑا لیکن وہ مضبوطا رہے جب وہ کچھری مین حاضر کئے گئے پھر اوسکا باپ سمجھانے کو آیا حاکم نے کہا اپنے بڈے باپ پر اپنے چھوٹے بیٹے پر رحم کر اور پوچھا کہ اسنے جواب دیا ہم سے یہ نہیں ہو سکتا حاکم نے کہا تم عیسائی ہو کہا ہاں مین عیسائی ہوں سب نے اسی طرح اقرار کیا آخر ان پر قتل کا حکم جاری ہوا اور یہ ٹھہرا کہ آٹھ والے تو ہمارے لوگوں کے تماشے کے لئے جانوروں سے پڑوائے جائیں گے اس درمیان مین فستان کو جتنے کا در و شروع ہوا قید خانیکے داروغہ نے پوچھا تم یہ در و مشکل سے سہتی ہو بانوڑ کے پہاڑ نے کا در و کیونکر سہوگی بائیمہ تم پوچھا سے انکار کرنی ہو اس نے جواب دیا کہ جسکے واسطے مین قتل کی جاؤں گی یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام وہ میرا در و سے گا کیونکر مین اُسکے واسطے در و سہتی ہوں روز مقررہ پر وہ سب پڑوائے گئے جب جانوروں کے پہاڑ نے سے با اعل جان نکلے تلوار سے تمام کئے گئے۔ لب التوا ریخ والے پادری صاحب لکھتے ہیں کہ سیویرس کے وقت مین سارے ملک مین شہید و سکنے قتل سے لہو کے نالے بہہ سن دو سو گیارہ عیسوی مین وہ مر گیا مولوی رحمت اللہ صاحب نے اظہار الحق مین انگریزی تواریخ سے لکھا ہے کہ عیسائیوں مین دس دفعہ بڑے بڑے قتل عام ہوئے۔

۶۴۴ مین تیر بادشاہ رومی کے (۱) نیر بادشاہ کے وقت مسیح عیسوی مین اور جب تک وقت کا مسیحیوں کا مشہور قتل یہ بادشاہ زندہ رہا تب تک قتل عام برابر جاری رہا اور حضرت

عیسیٰ علیہ السلام کا نام لیا اُن لوگوں کے نزدیک بہت بڑا گناہ تھا۔ تاریخ کامل میں درج ہے کہ کسی تیرہویں کے وقت میں بیت المقدس کے بڑے پادریوں میں جو یعقوب نامی تھے اونکو یہودیوں نے قتل کیا۔

(۲) قتل عام بادشاہ دومشیاں کے وقت ہوا یہ مسیحیوں کا مشہور قتل بادشاہ نے سیر کی طرح عیسائی دین کا دشمن تھا اوس نے قتل کا حکم دیا اور ایسا قتل عام ہوا جس سے یہ ڈر ہوا کہ ایسا نہ ہو کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا دین بالکل دنیا سے مٹ جائے حضرت یوحنا شہر سے نکالے گئے اور قلیبولیس کلنیں قتل ہوئے۔

(۳) قتل عام حضرت یوحنا کے اس معاملہ کی دیکھنے کے بعد ترجان مسیحیوں کا قتل بادشاہ کے وقت میں ہوا یہ قتل سن ایک سو ایک عیسوی میں شروع ہوا اور اٹھارہ برس تک جاری رہا اور کلیمنت جو روم کا اسقف یعنی بڑا پادری تھا اور ثیمون جو یروشلم کا اسقف تھا اور اکناسشس جو کورینتھ کا اسقف تھا یہ سب اوس میں قتل کئے گئے۔

(۴) قتل عام مرقس انطونیس بادشاہ کے وقت میں ہوا یہ مسیحیوں کا مشہور قتل قتل سن ایک سو اٹھ عیسوی میں شروع ہوا اور دس برس سے زیادہ جاری رہا اور پوپ پچیم کے لوگ قتل ہوئے اور یہ بادشاہ بڑا بت پرست اور سخت کافر تھا۔

(۵) قتل عام سویرس بادشاہ کے وقت میں ہوا اور یہ قتل سن دو سو دو عیسوی میں شروع ہوا اور ہزاروں آدمی مصیبت اور جراثیم میں اور کراچی میں قتل ہوئے اور یہ قتل بہت شدت کے ساتھ تھا یہاں تک کہ عیسائی

کو گمان ہوا کہ یہ زمانہ وصال کا زمانہ ہے۔

مکسین بادشاہ کے زمانہ کا (۶) قتل عام مکسین بادشاہ کے وقت میں ہوا یہ قتل سن دو سو مسیحیوں کا مشہور قتل سینٹس عیسوی میں شروع ہوا اس قتل میں اکثر علما مارے گئے کیونکہ اُس بادشاہ کا یہ خیال تھا کہ علماء کے قتل ہو چکنے کے بعد جابلوں کا بہکانا بہت آسان ہوگا۔

ولیشس کی سلطنت میں (۷) قتل عام عیسوی میں یہ زمانہ سلطنت ولیشس بادشاہ ہوا سبب یہ کہ قتل عام باوری ولیم سیور کہتے ہیں کہ سن دو سو چھیالیس میں ولیشس بادشاہ ہوا اور عیسائیوں کا آرام بند ہو گیا کیونکہ اُس نے چاہا کہ عیسائی دین کو بالکل مٹا دے اور حکم دیا کہ سب لوگ سرکار کا دین اور اُسکی رسمیں قبول کرین اگر کسی نے انکار کیا تو پہلے اس امید سے کہ وہ پیر جاوے ایذا دینا تھی آخر کو جنہوں نے پوجا کرنا قبول نہیں کیا ان پر اور خصوصاً اسقفوں پر یعنی باوریوں پر قتل کا حکم جاری ہوتا تھا اور اُسکی تعمیل کے واسطے سب شہروں میں حاکم کے ساتھ پانچ بت پرست مقرر کئے گئے اور اُس پنجایت فی سب عیسائیوں کو اپنی کچہری میں طلب کر کے قید خانے میں ڈال دیا وہاں ان پر بڑی سختی کی جاتی تھی بہت لوگ عیسائی دین سے پھر گئے جو دنیا کی عزت اور مال کو نجات سے زیادہ سمجھتے تھے اور انہوں نے یاد پوتاؤں کو پوجایا بغیر پوجنے کے عمدہ داروں سے سازش کر کے اپنا نام عیسائیوں سے خارج اور بت پرستوں کی فہرست میں داخل کروا یا ایسے لوگوں کو ایک چٹھی یا پرچہ ملتا تھا جس میں لکھا ہوتا تھا کہ شیخ جس پوجا کر چکا ہے ہزار دن آدمی بھاگ گئے اور بت لوگ قید ہوئے اور بعضے قتل کئے گئے اسی طرح سے سن دو سو پچاس تک عیسائیوں نے کم یا زیادہ ایذا پائی اصحاب کف کا یعنی غاروں کا قصہ اسی سلطنت سے علاوہ رکتا ہے فی الحقیقت اس بادشاہ کا نام ہماری عربی کتابوں میں دقیا نوس مرقوم ہے

قار والون کا قصہ اللہ تعالیٰ فرمادہ کہف میں چارے پیغمبر صاحب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو
 سنایا ہے پادری لوگ قرآن شریف کی ضد کے مارے کہتے ہیں کہ اس قصہ کی معاذ اللہ کچھ اصل ہی
 نہیں ہے پادری ویم میور اس جگہ حاشیہ پر لکھتے ہیں کہ اس قصہ کی کچھ اصل حقیقت
 نہیں ہے لیکن مدت تک مشہور رہا وہ یہ ہے کہ افس کے سات جوانوں نے دوسری
 کی بدعت سے بہاگ کر پہاڑ کے ایک غار میں پناہ لی وہاں ایسے سو گئے کہ دوسو برس
 کے قریب تک نہ جاگے پادری صاحب نے پہلے لکھا کہ اس قصہ کی اصل نہیں ہے
 پھر لکھتے ہیں کہ دیر تک مشہور رہا معلوم ہوا کہ عیسائیوں میں مدتوں یہ قصہ مشہور رہا
 اب قرآن کی ضد سے الکار کیا جاتا ہے ابن اثیر خری رح نے تاریخ کامل میں لکھا ہے
 کہ روم کے پادشاہ جوادول سے قسطنطین تک ہیں انکی تعداد ٹھیک نہیں معلوم ہوئی
 کوئی کچھ کہتا ہے کوئی کچھ کہتا ہے جس طرح ان بادشاہوں میں اختلاف ہے جو حضرت
 سکندر کے بعد تھے اور ہر ششہ کا جدا بادشاہ تھا وہ لوگ طوائف کہلاتے تھے البتہ
 قسطنطین سے ہر قل تک ٹھیک شمار ہے اور اول کے بادشاہوں میں جو لوگوں نے
 اختلاف کیا ہے اور ایک نے دوسرے کے خلاف کہا ہے اسکا توڑ اسکا حال ہم نے
 دوقیانوس اور اہل غار کے حال میں لکھ دیا ہے اسی باعث سے طبری نے ذکر نہیں کیا
 کہ فاروا لے کس بادشاہ کے وقت میں تھے ابن اثیر رح نے قیودس کے
 اور دوقیانوس کے بیچ میں تئیس بادشاہ بیان کئے ہیں اور انکا حال بہت کم لکھا ہے۔
 ولریان پادشاہ کے زمانہ میں (۸۹) آٹھواں قتل عام دلریان بادشاہ کے وقت میں ۵۲۷ء
 مسیحیوں کا قتل عام میں ہوا اور اوس میں ہزاروں آدمی قتل ہوئے۔ پادری ولیم
 لکھتے ہیں کہ سنہ دوسو پچاس میں دلریان پادشاہ ہوا اُس نے دو تین برس بعد یہ
 حکم جاری کیا کہ عیسائیوں کا عبادت کے لئے جمع ہونا اور اسقف اور قیسوں کا یعنی

اگر عبادت کے لئے جمع ہونگے قتل کئے جاویں گئے عبادت خانے میں سہارا اور اجڑا کر کے جاویں۔
 عیسائیوں کی کتابیں مخصوصاً کلام الہی تلاش کر کے جلائے جاویں غرت دار اور عمدہ دار مغرول
 اور قید ہون اور باقی لوگ بے عزت اور غلام کئے جاویں عیسائیوں نے بڑے بڑے عذاب
 سے اکثر ولایتوں میں حاکموں نے بادشاہی حکم سے بھی پڑھ کر سختیاں کیں بہت عبادت خانے
 بت پرستوں نے جلاوئے یا گراوئے عیسائیوں کی کتابیں مخصوصاً امدتِ تعالیٰ کی پاک کتاب
 کی جتنی جلدیں تلاش سے ملین جلائی گئیں جسکے بیان نہیں ملین یا جس نے چپا رکھین
 اور دینے سے انکار کیا سخت عذاب میں پہنسا اہلِ الحق میں درج ہے کہ سوان قتل سن
 تین سو دو میں ہوا اور زمین پورب سے پچھتم تک اس قتل سے بہرگئی اور شہر فرہچیا سارا ایک ہی
 بار جلاوا گیا کہ اس میں کوئی عیسائی نہ رہا اور دیو کلیشیان نے ستر تین سو تین عیسوی میں
 حکم دیا کہ اگر جے ڈھاوئے جاویں اور کتابیں جلاوے جاویں لاڈلہ زراپنی تفسیر کی ساتویں جلد
 کے پانسو بائیسویں صفحہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ دیو کلیشیان نے ماچ کے مینے میں اپنے
 بیٹھنے کے انیسویں برس حکم دیا کہ اگر جے ڈھاوئے جاویں اور پاک کتابیں جلاوے جاویں
 یوسی بیس بڑے غم سے کتا ہے کہ اوس نے اپنی آنکھ سے دیکھا کہ اگر جے ڈھاوئے گئے
 اور پاک کتابیں بازاروں میں جلائی گئیں۔

قسطین کی سلطنت اور
 مسیحیوں کی آفات میں کمی
 اولہ میہ سور لکھتے ہیں کہ دیو کلیشیان نے تین اور قیصروں کو یعنی
 کلیہ یوس اوفا نٹنیٹس وغیرہ تین بادشاہوں کو اپنے ساتھ
 سلطنت میں شریک کر لیا چار بادشاہوں نے ملک آپس میں بانٹ لیا تھا ان بادشاہوں میں
 رٹائی ہوئے لگی جس میں ملک میں قسطنطین جو پچھم کا بادشاہ تھا وہاں ظلم کم ہوا تھا اگرچہ
 وہ اوس وقت تک عیسائی تھا لیکن عیسائیوں کی طرف سے غیبت رکھتا تھا سترہ دو سو چانو
 عیسوی اور تین سو ستانوے میں اکثر جگہ اور بادشاہوں نے یہ حکم جاری کیا کہ سب لوگ

پوجا کرین اور عیسائی قیدی جو کلام کرتے تھے اُن سے زیادہ محنت لی جاتی تھی ایک بار نکالیں آدمی جو دین کے اقرار سے نہیں ہٹے اکٹھے سب قتل کئے گئے پھر تین سو دسویں برس قسطنطین جس نے عیسائی دین قبول کیا تھا تمام سلطنت روم کا بادشاہ ہوا۔

پادری طامس اسکاٹ صاحب صحیفہ دانیال علیہ السلام کے باب یازدہم کی تفسیر میں تحریر فرماتے ہیں کہ عیسائی لوگ مدت تک اپنے ویران کرنے والوں کے ہندے میں بیٹھ رہے۔ جب قسطنطین عیسائی ہوا تب اس نے اوکو پچایا بعد اسکے وہ قتل نہیں کئے گئے بلکہ روم کے بادشاہوں نے اور ان کے نائبوں نے اُن پر مہربانی کی تو یہی یہاں بچے دین کے لئے تھوڑی مدت بات ہوتی ہے اُس نے گر جاگہ والوں کے دنیا کی غرت کے لئے بہت کچھ باتیں دین میں ملا دین اور اس کو اس بات میں بہت کوشش تھی کہ اقراری عیسائیوں کے چال چلن کو ذلیل کرے اور وہ اس بات کا باعث ہوا کہ بہت لوگ خوشامد سے ان کے ساتھ لگے بہتے تھے۔ کیونکہ کبریاوریوں میں اور دنیا داروں میں جاری تھا جین کا یہ ارادہ تھا کہ اپنے فائدہ کے لئے بادشاہوں اور امیروں کی خوشامد کریں اور بیشک جلدی سے گر جاگہ میں خرابی پیدا ہو گئی اور کئی کئی مذہب والے ایک دوسرے کو باری باری ہر مانتے تھے اور جو بچے مذہب کی سمجھ رکھتے تھے وہ سب زیادہ دبائے گئے اوکو یہ حکم دیا گیا کہ جو بڑے استادوں سے خرابی کی باتیں سیکھیں اور اون باتوں میں کوشش کریں یہ سب کچھ اس لئے تھا کہ آخر کے وقت تک جاری رہے تو یہی یہ ایک مقررہ وقت کے لئے ہے اور انیسویں کے وقت میں جو تباہی اور خرابی یہودیوں پر پڑی تھی یہاں تک اس وقت پر مطابق نہیں پڑتیں کیونکہ وہ مصتین آخر وقت تک نہیں رہیں لیکن وہ خرابیاں جو اقراری عیسائیوں سے عیسائیوں نے ہی ہیں وہ قسطنطین کے وقت سے شروع ہوتی ہیں اور وہ خرابیاں جاری رہیں زیادہ یا کم کچ کے

دن تک اور وہ جاری رہیں گی مقررہ وقت تک۔ و تحقیق اس بادشاہ کا عیسائی ہونا بہت مخور طلب
 ہے تاہم جن حالات اس امر کا کافی ثبوت نہیں ہیں کہ یہ بادشاہ بہت بڑا و نیوا ملکہ کی اور انتظامی مصالح
 کے مقابلہ میں مذہب کی کچھ بھی پروا نہیں رکھتا تھا بلکہ مذہب کو لاشے محض خیال کرتا تھا
 اس نے اپنا آبائی مذہب عقیدت کی وجہ سے نہیں چھوڑا بلکہ مصالحہ ملکی کے لحاظ سے اس کا عیسائی
 ہو جانا کو ایک طرح عیسائیوں کے لئے مفید ہوا کہ وہ میسون کے عام مظالم بند ہو گئے۔ لیکن
 دوسرے طور پر حد سے زیادہ مضر ہوا اس لئے کہ اس نے بت پرستانہ خیالات کو مسیحی مذہب
 میں جبراً داخل کر لیا اور اسقدر جبر سے مذہب میں تصرفات کئے کہ واقعی مسیحی مذہب کا نام و نشان
 بھی باقی نہیں رہا۔ سب سے پہلا مصنف تثلیث ہی بادشاہ ہے جس نے اس بات
 وقت میں جبکہ مسیحیوں سے زیادہ ضعیف اور ذلیل کسی مذہب کے لوگ نہ تھے اور وہ اسقدر
 کثرت کے ساتھ قتل کئے جا چکے تھے جسکی کوئی حد نہیں اور انواع و اقسام کے اون پر
 مظالم ہو چکے تھے اور وہ حد سے زیادہ ترسان اور لرزان اور پریشان تھے تمام گرجے
 اونکے مسمار ہو چکے تھے آسمانی کتابیں جن جن کر بازاروں میں جلائی جا چکی تھیں ایسی
 حالت میں بادشاہ کے التفات سے جسقدر وہ مجبور ہوئے ہونگے۔ ظاہر ہے۔ غرض
 اس بادشاہ نے بہت سے پادریوں کو جمع کر کے تعظیم کے پیرایہ میں حضرت عیسیٰؑ اور حضرت مریمؑ
 کو بھی بالجبر تسلیم کرادیا اور اسطورہ تثلیث الوہیت کا بانی ہوا جس نے تین خداؤں کے وجود
 سے انکار کیا اور سچ پخت ظلم کیا گیا غرض رو من کتہ ملک مذہب کا بھی بادشاہ بانی ہے اور
 اس نے مذہب مسیحی میں اس قسم کے تصرفات کرائے ہیں جسکی وجہ سے مذہب مسیحی اسقدر متغیر ہو گیا کہ
 اصلی مذہب کا بہتہ بھی نہیں رہا۔ اوسکی خرابیوں سے جسقدر نشانہ صحت مسیحی مذہب کی ہیں سب میں
 تین خدائے مانے جاتے ہیں غرض اصول مذہب مسیحی کو اسی بادشاہ نے خراب کیا اور ایسی عجیب
 و غریب باتیں پیدا کیں جن سے مذہب مسیحی بدل گیا۔ خاص رو من کتہ ملک کا مذہب تو محض بت پرستی

کے خیالات پر مبنی ہے دیگر مذاہب کو محض بت پرستی پر مبنی نہیں ہیں تاہم اصلی مذہب سے بہت دور ہیں بجائے توحید باری کے تثلیث کا عقیدہ سب میں لازمی ہے۔ پس قسطنطین کے مسیحی ہونے سے تو مسیحی نہ ہونا ہی بہت بہتر تھا کہ مذہب مسیحی تو سلامت رہتا۔ تفسیر ڈووالی رچرڈ منٹ مین ہی حسب بیان طامس اسکاٹ صاحب لکھا ہے اور آیت سی و چہا باب یازدہم صحیفہ وانیال علیہ السلام میں تھوڑی سی مدد سے قسطنطین کے وقت کو مارا لیا ہے آیت سی و پانچم باب صحیفہ مذکور میں جو یہ ارشاد ہے کہ سمجھو والے اگر جائیں گے اسکا یہ مطلب ہے کہ ایمان والوں پر مصیبتیں پڑیں گی یہی اللہ کی طرف سے ان کے ایمان کی آزمائش ہوگی اور مصیبتیں جہیل کروہ گناہوں سے پاک ہو جائیں گے یہاں تک کہ آخری وقت آوے آخری وقت سے مراد جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا زمانہ ہے جس میں مصیبت زدہ ایمان والوں نے ظالموں کے ظلم سے نجات پائی اور جو کچھ ظلم اور فساد قسطنطین کے مذہب والوں کا یعنی رومن کا تہلک کے فرقہ کا اور دیگر جہولے عیسائیوں کا باقی ہے اسکو امام مہدی علیہ السلام مٹا دینگے۔





باب (۱۶) آیت (۱۱) اور خداوند کے فرشتے نے اُسے کہا کہ تو حاملہ ہے اور ایک بیٹا جنے گی
اُس کا نام اسمعیل رکھنا۔ کہ خداوند نے تیرا ذکر مَن لیا۔

باب (۱۷) آیت (۱۲) وہ وحشی آدمی ہوگا۔ اُس کا ہاتھ سب کے اور سب کے ہاتھ اُس کے
برخلاف ہونگے اور وہ اپنے سب بھائیوں کے سامنے بو و باش کریگا۔

باب (۱۸) آیت (۲۰) اور اسمعیل کے حق میں مین نے تیری سنی دیکھ مین اُسے برکت دوں گا
اور اُسے برومند کروں گا اور اُسے بہت بڑا و لگا اور اُس سے بارہ سردار پیدا
ہونگے اور مین اُسے بڑی قوم بناؤں گا۔

یہ پنجاب یا سبیل سوینیٹی کا ترجمہ ہے۔ آیت یا زور ہم کا ترجمہ زیادہ بحث طلب نہیں ہے البتہ آیت دو از زور ہم کا
ترجمہ کسی قدر قابل بحث ہے اصل عبرانی آیت یہ ہے (وَهُوَ يَهْدِيهِ بِرَأْسِهِ يَدُ آدَمَ يَدُ وَبِكُلِّ وَبِكُلِّ وَبِكُلِّ وَبِكُلِّ يَدُ
كُلِّ إِحَاوِيلِشْكُون) اور یادری صاحبون کا ترجمہ عربی عمیق تہو لاہلہ مین اس آیت کا ترجمہ یہ ہے (اور)
وہ لوگوں سے وحشی ہوگا اور اُس کا ہاتھ سب مین ہوگا اور سب کا ہاتھ اُس مین ہوگا اور اوس کے پاس

اُس کے سبب بہائی حاضر ہو گئے اور سب وہیں سکونت اختیار کر گئے (ابو ہاشم نے اس آیت کا ترجمہ اپنی کتاب میں نقل کیا ہے۔) اور وہ لوگوں سے وحشی ہو گا۔ اُس کا ہاتھ سب کے ہاتھ پر ہو گا اور سب کا ہاتھ اُس کے ساتھ ہو گا (سب تمام بہائیوں پر مرہبان ہو گا) اور صاحبِ تشخیص مقال نے جو ترجمہ نقل کیا ہے وہ یہ ہے (وہ سب امتوں میں بڑا ہو گا اُس کا ہاتھ سب کی ہاتھ پر ہو گا اور ایک اور ترجمہ نقل کر دہ صاحبِ تشخیص مقال یہ ہے) اُس کے ہاتھ سب پر ہو گئے اور سب کے ہاتھ نہایت عاجزی کے ساتھ اُس کے سامنے پہلے ہوئے ہو گئے) اصل عبرانی آیت کے مقابلہ سے معلوم ہوتا ہے سو سیٹی مذکورہ نے (وَهُوَ يَهْنِئُہُ پُرْآدَم) کا ترجمہ یہ کیا ہے کہ وہ وحشی آدمی ہو گا۔

فخر الدین رازی نے تفسیر کبیر میں اسی جزر آیت کا ترجمہ (وَهُوَ يَكُونُ عَيْنَ النَّاسِ) لکھا ہے (یعنی وہ آدمیوں کا سرور ہو گا) سیف الامت مشتملہ ۳۳۳ ہجری میں ملا احمد ابرانی عالمِ جلانی نے اسی جزر آیت کا ترجمہ (وہ جنگل کا رہنے والا ہو گا) کیا ہے۔ اور اپنے اس ترجمہ کے وجہ بھی بیان کئے ہیں پس گو ملا احمد ابرانی کے ترجمہ اور سو سیٹی کے ترجمہ اور اکثر متذکرہ دیگر ترجموں میں زیادہ تفاوت نہیں ہے تاہم کسی قدر فرق ہے اس لئے کہ وحشی جنگل کے رہنے والوں ہی تک محدود نہیں ہے۔ لہذا زیادہ قائل اعتماد ملا احمد ابرانی کا ترجمہ ہے۔ اور اس جزر کا ترجمہ (يَا دُؤِبِكُلُّ وَيَا دُؤِبِكُلُّ) سو سیٹی نے (اُس کا ہاتھ سب کے اور سب کے ہاتھ اُس کے برخلاف ہو گئے) محض غلط کیا ہے اسلئے کہ عبرانی میں (ب) کے معنی ساتھ کے ہیں۔ برخلاف کے نہیں ہیں پس ”برخلاف“ کس لفظ کا ترجمہ ہے۔ واصل سو سیٹی کے ترجموں نے فاضل غلامی کی تقلید کی ہے جس نے فارسی میں قوریت کا ترجمہ کیا تھا اور یہود کے خوش کرنے کے لئے اس نے محض غلط ترجمہ اس جزر آیت کا بعدہ سو سیٹی مذکورہ کے ترجمہ کے مانند کر دیا تھا۔ ملا احمد ابرانی نے ”را تو کو ہم“ ترجمہ قوریت کا با محاورہ ترجمہ اس جزر آیت کا نقل کیا ہے (وہ سب پر غالب اور سب اُس کے محتاج ہو گئے) گو لفظی ترجمہ تو یہ ہے کہ (ہاتھ اُس کا سب کے ساتھ اور ہاتھ سب کا اُس کے ساتھ) لیکن با محاورہ ترجمہ وہ ضرور قابلِ اعتبار ہے جو ملا احمد

ایک مشہور عالم اور مترجم کا نقل کیا ہے پادری صاحبون کا ترجمہ عربی عہدین مطبوعہ ۱۸۷۸ء میں
 بھی جزر آیت مذکورہ کا ترجمہ یہ ہے داد سکا ہاتھ سب میں ہوگا اور سب کا ہاتھ اس میں ہوگا اگر
 اسی عربی ترجمہ کی بنیاد بائبل سوسیٹی ہی تقلید کرتی تو یہی چین اختلاف کی ضرورت نہ ہوتی مگر جب کہ
 (دب) کے معنی ساتھ کے ہیں اور بزرگلاف، اس کا ترجمہ کیا جاتا ہے تو ایسا ترجمہ کس طرح تسلیم کیا جاسکتا
 ہے۔ بحر حال سب سے زیادہ قابل اعتبار ترجمہ وہ ہے جو ملا احمد رازی نے نقل کیا ہے۔ اس آیت
 کے جزر اخیر کے ترجمہ میں اختلاف کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ آیت بستم اصل عربی یہ ہے۔
 (وَيْسْمِعِلْ سَمْعًا هَيْهَ يَبْرُخْتِ أَوْ تَوْهْمٌ نَّبِيٍّ أَوْ تَوْهْمٌ نَّبِيٍّ أَوْ تَوْهْمٌ نَّبِيٍّ أَوْ تَوْهْمٌ نَّبِيٍّ
 سَمْعًا عَاشَرُ لِسْتُمْ كُولِيدٌ وَنَبِيٍّ لَعُونِي عَادُولٌ) ترجمہ عربی ۱۸۷۸ء میں اس
 آیت کا ترجمہ یہ درج ہے۔ اسمعیل کے باپ میں نے تیرا کنساں مارے میں اس میں برکت دوں گا
 اور میوہ داراوس کو کروں گا اور بہت بہت اوسکو جدا جدا بڑاؤں گا اور بارہ سوا دس سے پیدا
 ہونگے اور اوس سے ایک بڑی امت کروں گا، گوچر ترجمہ اس آیت کا سوسیٹی نے کیا ہے اس کی
 نسبت زیادہ اعتراض نہیں ہے البتہ اس قدر بیان کر دینا اس موقع پر نامناسب نہیں ہے بھوؤ
 مئود، کے معنی بہت بڑاؤں گا ونگا سوسیٹی نے لکھا ہے لیکن اس کے معنی اصلی اس سے زیادہ
 مببالغہ کے ہیں۔ الفاظ مذکورہ بہت جگہ تورات شریف میں آئے ہیں چنانچہ اسی کتاب کے باب
 اول کی آیت (۳۱) میں ہے (طوبٌ مئوؤد) اور ساتویں باب کے آیت (۱۸) میں
 ہے۔ (وَهَمَّائِلُ كَابُوؤ مئوؤد مئوؤد) آیت اول الذکر کا سوسیٹی نے یہ ترجمہ کیا ہے
 (دیکھا کہ بہت اچھا ہے) اور آیت آخر الذکر کا ترجمہ یہ کیا ہے۔ (پانی زمین پر بے نہایت بڑھ گیا)
 پس آیت آخر الذکر کے مطابق جبکہ آیت بستم ہی ہے تب کیوں بیان یہ ترجمہ نہیں کیا گیا اسے
 بے نہایت بڑاؤں گا) فی الواقع وہ مئوؤد مئوؤد، کے معنی بے حساب کے ہیں ملا احمد
 رازی نے کتاب بیف الامت میں اس کا ترجمہ یہ لکھا ہے کہ بڑاؤں گا میں اس کو مئوؤد مئوؤد فی الحقیقت

ہو و مٹو دکنہ لغائی لفظ ہو اسکے معنی بعضوں نے جہاد یعنی بہت بہت کے لکھے ہیں بعض نے اسکے معانی طیب طیب کے لکھے ہیں بعض نے اسکے معانی اچھے اچھے کے تحریر فرمائے ہیں بعض نے اسکے معانی سچ سچ کے لکھے ہیں
 حمدا حمد کے اور بعض نے شکر انگریز کے لکھے ہیں بلا احمد نے جو کہ لکھا ہے اسکی وجہ معلوم ہوتی ہے کہ بعض علماء اہل اسلام کا یہ خیال بھی ہے مٹو و مٹو دکنہ اسماء خاتم الانبیاء علیہ السلام میں سے ہے۔ غالباً اسی خیال سے اس طور پر بلا احمد نے ترمیم کیا ہے۔ بہر حال جن علماء کا یہ خیال ہے انہوں نے اپنے اس خیال کی زیادہ تصریح کی نہ اپنے اس خیال کی کوئی دلیل بیان کی پس اس میں شک نہیں ہے کہ معانی ترجمہ میں کسی قدر زیادہ تصریح کے ساتھ لکھے جانے چاہئے تھے جیسا کہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے آیت یازدہم تو بہت صاف سے کوئی امر اس میں پیچیدہ نہیں ہے۔ حضرت ہاجرہ کو خدا تعالیٰ کے فرشتہ نے اس وقت میں روکا جبکہ وہ صوہر کی راہ پر پانی کے چشمہ کے قریب پہنچی تھیں اور فی الواقع حضرت سرہ کی سختی سے وہ جاتی تھیں اور اونکو سمجھایا کہ یہ پہر حضرت سرہ کے پاس لوٹ جائیں اور اونکی اطاعت کریں اور ساتھ ہی اسکے یہ بھی خوشخبری دی کہ حضرت اسمعیل علیہ السلام انکے بطن میں ہیں۔ دراصل یہ نام عبرانی میں دو لیشما اعل ہے جس کی اصل دو لیشمع ایل اتی لیشمع کے معنی عبرانی میں (سنتا ہے) کے ہیں اور دو ایل کے معنی اللہ کے ہیں۔ جسکے مجموعی طور پر معنی یہ ہیں کہ (خدا تعالیٰ نے سنتا) اس اعم و فعل کا مرکب قواعد عبرانی کے بموجب لیشما اعل ہوا جو بلحاظ خاص واقعات کے خداوند کریم نے شکر رحم فرمایا تھا اور اسی واقعہ کے لحاظ سے خداوند کریم کے فرشتہ نے حضرت ہاجرہ سے کہا تھا کہ یہی نام رکھا جائیگا اس آیت سے ما قبل آیت وہم یہ ہے۔

دیکھو خداوند کے فرشتے نے اسے کہا کہ میں تیری اولاد کو بہت بڑاؤنگا کہ وہ کثرت سے گنی نہ سکا
 غرض یہ خوشخبری ان شکر حضرت ہاجرہ واپس چلی گئیں اور بعد ولادت حضرت کا دو لیشما اعل نام رکھا
 آیت دوم کا صحیح ترجمہ حسب تصریحات متذکرہ یہ ہے۔

اور جنگل کا رہنے والا ہو گا اور وہ سب پر غالب اور سب کو فتح ہو گا وہ مسیح بن داؤد کو سامنے دے دے اور وہ بائبل کے
 جسکے خرد اول کی توحید و اس کی کتاب پر تائید کی آیات لستہ و بیت کیم و پوری تائید ہوئی ہو جو حسب ذیل ہیں
 (۲۰) ”اور خدا اُس لڑکے کے ساتھ تھا۔ اور وہ بڑا اور بیابان میں رہا کیا اور تیر انداز ہو گیا۔“
 (۲۱) ”اور وہ فاران کے بیابان میں رہا اور اوسکی مان نے ملک مصر سے ایک عورت اوس سے
 بیابانے کو لی۔“

جن آیات سے قلدان کے جنگل میں آپ کا پرورش پاناما بت ہے۔ جو واقعہ مطابق پیشین گوئی ہے
 اور جس سے ظاہر ہے کہ آپ ایک نہایت بہادر اور قوی شخص تھے اقوام عرب آپ کی نسل ہیں اور بالاتفاق
 مورخوں کی تحقیقات کا نتیجہ ہے کہ اقوام عرب کسی غیر قوم سے کبھی مغلوب نہیں ہوئیں سسٹرمس
 پادشاہ مصر اور کبیر و پادشاہ ایران اور کبھی اور تراجن رومی کے شکرون نے عرب کے فتح کرنے کی
 بہتیری کوشش کی مگر کامیابی نہیں ہوئی۔ تو ایچ سے تفصیلی حالات اقوام عرب کی شجاعت کے
 معلوم ہو سکتے ہیں بیان اون کا تذکرہ ضرورت سے خارج ہے۔ گو آیت کا یہ جزو کہ (وہ سب پر
 غالب) ہو گا نبی اسمعیل کی شجاعت اور اون کے کبھی نہ مغلوب ہونیکے تاریخی واقعات سے بالکل مطابق ہے
 جبکہ زیادہ تاریخی واقعات اقوام عرب کے معلوم کئے جائیں گے اسی قدر زیادہ اس آیت کی تفسیر
 ذہن نشین ہوتی جائیگی۔ غرض اس میں ذرا شک نہیں ہے کہ پیشین گوئی کا یہ جزو بالکل مطابق واقعات ہے
 اور اس میں غالباً سبھی اور یہودی بہت متفق ہیں۔ باقی رہا یہ جزو کہ (سب اس کے محتاج ہوئے گئے) البتہ
 تشریح طلب ہے اس لئے کہ حضرت اسمعیل علیہ السلام ایسے نئے کہ سب اس کے محتاج ہوئے
 کبھی حضرت اسحاق اس کے بھائی اس کے محتاج نہیں ہوئے اور نہ کوئی ایسا واقعہ کسی مورخ یا مصنف نے
 بیان کیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہو کہ حضرت اسحاق علیہ السلام حضرت اسمعیل علیہ السلام کے
 سامنے نرنگون ہوئے یا حضرت اسحاق کی نسل حضرت اسمعیل علیہ السلام کی نسل کے سامنے نرنگون
 ہوئی نہ مجموعہ بائبل سے کوئی امر اسکا مؤید معلوم ہوتا ہے نہ کوئی ایسا امر ملتا ہے جس کا مفہوم کوئی ایسا امر

ہو جو اسکے ہم قریب ہو بلکہ یہ علم سرخوئی ثابت ہو کہ ہمیشہ سلطنت اور نبوت بنی اسحاق میں رہی تا آنکہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہوا۔ جو بنی اسماعیل میں ظہور فرما ہوئے اور انکو سامنے ضرور بنی اسحاق سرگرموں ہی چوئے

اور انکے محتاج بھی ٹھہرے۔ اور نہ صرف بنی اسحاق بلکہ تمام بنی آدم انکے محتاج قرار پائے۔ جس سے اس جزر آیت کی پیشین گوئی بھی مطابق واقعات ثابت ہوتی ہے تورت شریف میں کیا بلکہ تمام مجبورہ عند عتیق میں اکثر آیات میں ایسا ہوا ہے کہ بزرگ خاندان کا تذکرہ فرمایا گیا ہے۔ اور مقصود اُس سے اُس بزرگ خاندان کی نسل کی افزائش میں مثلاً حضرت یعقوب علیہ السلام کا ذکر کیا گیا ہے اور مقصود او کی اولاد ہے۔ جسے کہ یہ ارشاد ہے کہ اسرائیل نے بھکونین بھیجا۔ حالانکہ اسرائیل بنی عارف باللہ تھے پس مقصود اسرائیل بنی اسرائیل تھے۔ غرض اسی طرح اس آیت میں بھی اسماعیل سے مقصود بنی اسماعیل میں سے حضرت

محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جن میں یہ سب صفات ثابت ہیں۔ فی الواقعہ یہ آیت حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت سے متعلق ہے گو بظاہر حضرت اسماعیل علیہ السلام کا تذکرہ ہے مگر حقیقتاً مقصود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت ہے اس لئے کہ جو اوصاف اس میں حضرت اسماعیل علیہ السلام کے بیان فرمائے ہیں بظاہر ان اوصاف کا ظہور اُن سے ہوا نہ او کی نسل میں اور کسی سے سوا حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوا اور جب حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم بنی اسماعیل میں تب جو اوصاف آپ سے ظاہر ہوئے وہ حضرت اسماعیل علیہ السلام سے منسوب ہو سکتے تھے پس فی الواقعہ اس آیت میں رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے صفات بیان فرمائے گئے ہیں۔ لیکن چونکہ اُس وقت تک آپ کا ظہور تو ہوا نہیں تھا حضرت اسماعیل علیہ السلام کا ظہور ہو چکا تھا اور انہیں کی نسل میں حضرت کا ظہور ہوئے اور اتنا اللہ اس ظہور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا نگاہ فرمایا کہ چونکہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میرے سب اوصاف بخوبی ثابت ہیں جو اس آیت میں مذکور ہیں لہذا آپ ہی اس آیت کو مقصود ہیں اور آپ سے متعلق بشارت اس آیت میں ہونے میں ذرا شبہ نہیں ہو سکتا۔ باقی ہا جز آیت کہ حضرت اسماعیل اپنے بہائیوں کے سامنے بود و باش رکھیں گے۔ اسکا مقصود اس سے زیادہ کہ نہیں ہے کہ مساوات کے ساتھ بہائیوں کے تعلقات رہیں گے اختلاف

بطون لاشی محض مجہاجا گیا۔ اس کے کہ حقیقتاً انسانیت میں سب انسان مساوی ہیں صرف جو کچھ امتیاز ہے وہ انبیاء علیہم السلام میں ہے کہ ان کی ارواح میں عام انسانی روحوں کے مانند نہیں ہوتیں نہ اس کے نفوس عام انسانی نفوس کے مانند ہوتے ہیں۔ ان میں خاص قسم کے امتیازات ہوتے ہیں بھر حال آیت کا جزر اخیر یہی مطالبہ واقعات ہے کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام میں اور حضرت اسمحاق علیہ السلام میں اختلاف بطون کی وجہ سے کوئی امتیاز نہیں ہوا بلکہ جس طور پر محمد بطون اولاد بھی جاتی ہے۔ اولاد میں جیسے تعلقات مستحق بطون اولاد میں ہوتے ہیں ویسے ہی تعلقات ان دونوں بیانیوں میں رہے حضرت اسماعیل علیہ السلام پر جو بیانی تھے اور حضرت اسمحاق علیہ السلام پر جو بیانی تھے جس طرح بڑے بیانیوں کا چھوٹے بیانی کی مانند رکھتے ہیں اسی طور پر حضرت اسمحاق علیہ السلام نے ان کا لحاظ رکھا۔

آیت بسم کے معانی کی نسبت اور مفصل طور پر لکھا جا چکا ہے اس کا مطلب یہی بہت صاف ہے جو ارشاد اس آیت میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حضرت اسماعیل علیہ السلام سے متعلق ہوا یہی ارشاد حضرت ہاجرہ کو ہوا تھا جبکہ وہ دوبارہ حضرت سرہک یاس سے حضرت اسمحاق علیہ السلام کے پیدا ہونے کے بعد چلی گئی تین اور بیسی کے بیان میں مشکوٰۃ پر تین اور مشک کا باقی ختم ہو گیا تھا اور حضرت اسماعیل علیہ السلام پیاسے تھے اور آپ نے انہیں ایک جمادی کے نیچے پناہ دیا تھا۔ خدا تعالیٰ کے فرشتے نے آسمان پر حضرت ہاجرہ کو پکارا اور وہ کہا جو آیت یہی ہم سے ظاہر ہے (۱۸) (اوٹھ اور اٹھ کے کو اوٹھا اور اسے اپنے ہاتھ سے سہماں کر میں اُسے ایک بڑی قوم بنادوگا)

واقعات جو گذرے ان سے یہی ثابت ہے کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی نسل شمار سے خارج تھی حضرت اسمحاق علیہ السلام کی نسل شمار سے خارج نہیں تھی بارہا اس کا شمار ہوا ہے پہلی دفعہ حضرت اسمحاق کے فرزند حضرت یعقوب علیہ السلام جب مصر میں داخل ہوئے دوسری دفعہ جب مصر سے نکلے تیسری دفعہ جب بیت المقدس میں داخل ہوئے ان سب مواقع پر بنی اسرائیل شمار کئے گئے ہیں۔ بنی اسماعیل کبھی شمار میں نہیں آئے۔ خداوند تعالیٰ نے اپنا وعدہ پورا کیا اور بنی اسماعیل کو ایسی بڑی قوم بنایا جو شمار سے خارج رہی اور جو نسل قیامت تک باقی رہی گویا قدرت مشرقت سے یہی ثابت ہے کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کے بارہ فرزند ہوئے اور انہیں

بارہ فرزندوں کی نسل اس وقت تک شمار سے خارج ہے نوریت شریف کی آیات پر غور کرنے سے
 ان دونوں بہائیوں کے وہی طریق معلوم ہوتے ہیں جو بڑے اور چھوٹے بہائیوں کے ہونے چاہئیں
 حضرت اسحاق علیہ السلام کی نسل کو حضرت موسیٰ علیہ السلام جیسے اولوالعزم پیغمبر سے مشرف فرمایا تو حضرت
 اسماعیل علیہ السلام کی نسل کو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء و مرسلین سے ممتاز فرمایا۔
 جس اعزاز و افتخار کی کوئی صدی نہیں ہے۔



کتاب پیدائش

باب (۴۹) آیت (۸) اے یہود! تیرے بہائی تیری بی بی کرین گے تیرا ہاتھ تیرے یہ یون کی گردن میں ہوگا۔ تیرے باپ کی اولاد تیرے حضور جھکے گی۔

ایضاً (۹) یہود! وہ شیر بزرگ بچے۔ اے میرے بیٹے تو شکار پرے اٹھ چلا ہے

وہ شیر بزرگ پرانے شیر بزرگ کی مانند جھکنا آو بیٹا ہے۔ کون اُسکو چھویر گا

ایضاً (۱۰) یہود! وہ سے ریاست کا عصا جڈانہ ہوگا۔ اور نہ حاکم اُسکے پاؤں کے درمیان ہے

جہاں تارہیگا جب تک کہ سیاہ آوے۔ اور قومیں اُسکے پاس اکٹھی ہوں گی

ایضاً (۱۱) وہ اپنا گدھا انگوڑے کے درخت سے ہان اپنی گدھی کا بچہ صدا انگوڑے کے درخت

سے باندھے گا۔ وہ اپنا لباس می میں اور اپنی پوشاک آب انگوڑے میں دھوے گا

ایضاً (۱۲) اُسکی آنکھیں می سے لال ہوں گی۔ اور اُسکے دانت دودھ سے سفید ہوں گے

توریت شریف کی کتاب پیدائش کے باب چہل و نہم کے آیات ۱۲ تا ۱۴ کا یہ اردو ترجمہ ہے جو پنجاب بائبل

سوسٹی کے ترجمہ شہ ۱۸۹۵ء کی نقل ہے۔ اور سب سے پہلے مین بعض آیات کے ترجمہ کی

صحت تسلیم کرنے میں بہت تامل ہے۔ آیت دہم ص ۱۸۱ پر ہے (لَوِیَا سُوْرَ شَرِیْفِ طِیْبُوْدِ کَہ

وَمُحَمَّدٌ مِّنْ رَّحْمَتِكَ يَا أَيُّهَا الْمُسْلِمُونَ وَلَوْ بَقِيَتْ عَصِيَّتُهُمْ) جس کا ترجمہ اردو پنجاب بائیسل
 سوسائٹی یہ ہے (یہود وہ سے ریاست کا عصا جدا نہ کرے گا اور نہ حاکم اُسکے پاؤں کے درمیان کو جاتا رہے گا
 جب تک کہ سیلا نہ دے اور قومین اوسکے پاس اکٹھی ہونگی) یا دوسری صاحبزادے سے ۱۸۰۰ء میں جو ترجمہ
 عہدین کا عربی میں شائع کیا ہے۔ اُس میں اس آیت کا ترجمہ یہ لکھا ہے کہ ہمیشہ رہے گا یہود کا حاکم اور
 رسم یعنی (حکم) اوسکے تحت حتیٰ کہ وہ شخص آجائے جو اسکا والی ہے جسکی طرف قبائل جمع ہونگے
 اور ان سب باطن نے اس آیت کا ترجمہ یہ کیا ہے (خبردار ہو ہرگز یہود وہ سے تلوار نہیں جدا ہوگی اور ہرگز
 اوسکے قدموں سے عزت نہیں جائیگی یہاں تک کہ دشمنیلا، آجائے جسکی جانب عوام انسان مائل
 ہو جائیں گے) جس سے ترجموں کے اختلافات ظاہر ہیں ہر مترجم اپنے خیالات کے بموجب
 ترجمہ کرتا ہے اصل عبرانی آیت سے ان ترجموں کا مقابلہ کرنے سے معلوم ہو سکتا ہے کہ کس قدر
 اصل مقصود بیان سے تفاوت ہے۔ درحقیقت پنجاب بائیسل سوسائٹی کا ترجمہ ان ترجموں سے
 تو اچھا ہے لیکن کتاب یسعیاہ کے تین تیسویں باب کی بائیسویں آیت میں یہ عبارت ہے (يَهُودُ
 مَحْجُورٌ قَدْ قُتِلُوا) اس کا ترجمہ سوسائٹی مذکورہ نے یہ لکھا ہے (خداوند ہمارا شریعت دینے والا ہے۔)
 جس سے ثابت ہے کہ ”محقوق“ کے معنی ”شریعت دینے والے“ کے لکھے ہیں اور اگر اس لفظ
 کے یہی معنی ہیں تو کوئی وجہ یہاں ”د شرعیات دینے والا“ لکھنے اور وہاں ”حاکم“ ترجمہ کر نیکی نہیں ہے
 یا تو وہاں بھی دو شائع، ترجمہ لکھنا چاہیے تھا، یہاں بھی ”حاکم“ ترجمہ کرنا چاہیے تھا۔ کتاب استغنا
 کے چوتھے باب کی پانچویں آیت اور پانچویں باب کی اکیسویں آیت اور چھٹے باب کی پہلی آیت میں لفظ ”قوم“
 ہے اور سوسائٹی مذکورہ نے ”شرعین“ آیات اولین میں اور اخیر آیت میں ”د شرعیتین“ ترجمہ کیا ہے
 ”د شرعین“ اور ”د شرعیتین“ دونوں الفاظ کا مفہوم ایک ہی تصور ہے جس سے ظاہر ہے کہ چاروں مقامات
 مذکورہ میں ایک معنی لکھے گئے ہیں اور جو معانی ان چاروں موقعوں پر لکھے گئے ہیں یقیناً صحیح معانی
 ہی ہیں اور ان آیات میں عبرانی سے اردو میں صحیح ترجمہ لکھا گیا ہے۔ اور آیت منکرہ میں جو ”حاکم“

اس لفظ کا ترجمہ لکھا گیا ہے گو ۱۸۱۱ء کا عربی ترجمہ اس آیت کا مجموعی طور پر کیسا ہی کیوں نہ ہو لیکن محقق بھی ترجمہ اس میں ”راسم“ دوج ہے اور نیز عبد السلام جو علامہ یہودین سے ایک عالم تھے اور جو سلطان باغیڑخان کے وقت میں مسلمان ہو گئے تھے ان کے ترجمہ میں بھی ”محقق“ کے معنی ”راسم“ کے دوج ہیں۔ چنانچہ یہودی رحمت اللہ صاحب نے رسالہ ”اظهار الحق“ میں ہی اس کا ذکر کیا ہے پس ”راسم“ اور ”مشتاق“ کے معنی لغوی الفاظ ہیں۔ لہذا ایمان اگر دو مشتاق ترجمہ کیا جاتا تو مناسب ہوتا۔ ”دشیلو“ کے ترجمہ کی جگہ ”سوسیٹی“ نے ”سیلا“ لکھ دیا ہے ترجمہ کچھ بھی نہیں کیا لیکن عمیدین کا جو عربی ترجمہ مطبوعہ ۱۸۱۱ء ہے اور جس کا اوپر ذکر کیا جا چکا ہے اس میں ”دشیلو“ کے معنی (الذی هو والیہ) لکے گئے ہیں (یعنی وہ جو اس کا والی ہی) اور دوسرا عربی ترجمہ جو پادری صاحبوں نے ۱۸۲۲ء میں شائع کیا تھا اس میں ”دشیلو“ کا ترجمہ ”الذی لہ الکمل“ دوج ہے (یعنی جس کے لئے سب کچھ ہے)

آیت یازدہم اصل عربی یہ ہے (اَوَسِرْ لِيْ غِيْصَ عَلِيْرُوْكَ وَ لَسَادَ قَاہِ يَنْحِلْ لَوْ لَوْ كَيْسَ يَنْحِلْ لَوْ شَوْ وَ بَلَدُہُمْ عَنَابِيْمَ سَوُوْ) جس کا ترجمہ اردو پنجاب بائبل سوسیٹی یہ ہے اور اپنا لکھا انگور کے درخت سے ہان اپنی گدہ کی کا بچہ خاصہ انگور کے درخت سے باندھ ہے گا وہ اپنا لباس می میں اور اپنی پوشاک اب انگور کے درخت سے لگایا اور عربی ترجمہ عمیدین مطبوعہ ۱۸۱۱ء میں یہ ترجمہ دوج ہے اور اپنی پلکوں سے اس کے گدہ کے بچے باندھ ہیں گے اور خاصہ انگوری اس کے گدہ کو بچے در حالیکہ دہلا ہو گا شراب سے اس کا لباس اور انگور کے خون سے اس کی پوشاک ڈھلی ہوئی ہوگی اور ابن باسا نے اس کا یہ ترجمہ کیا ہے اور اپنی پلکوں سے اس کے گدہ کے بچے باندھ ہیں گے اور اپنے اچھے عمدہ انگور کے بچے اس کے گدہ سے باندھ ہیں گے در حالیکہ دہلا ہو گا شراب سے اس کا کرتہ اور انگور کے خون سے اس کا لباس جس سے مترجموں کے اختلافات ظاہر ہوتے ہیں کوئی کچھ ترجمہ کرتا ہے اور کوئی کچھ جس کا تصفیہ بغیر اصل آیات کے ہونا مشکل ہے بہر حال ان دونوں مترجموں میں بہتر ترجمہ پنجاب بائبل سوسیٹی کا معلوم ہوتا ہے لیکن کتاب یسعیاہ علیہ السلام کے باب بیست و تیس آیت ہفتم کے بعض الفاظ یہ ہیں (وَعَمْرُ اللّٰہِ یَنْبِئُ بِشَا عَمُوْا لَیْسَی سَوْنَا عَمُوْا) جس کا ترجمہ پنجاب

بائبل سو سیٹی نے یہ کیا ہے (پریہ بھی جی کے سبب سے خطا کرتے ہیں وہ نسخہ و لکھنا) جس سے ظاہر ہے کہ (یہ) ترجمہ (سبب سے) کیا ہے نہ وہ "مین" جیسا کہ آیت یازدہم میں کیا ہے کتاب الاحبار کے باب دو از وہم کی آیت چہارم کے الفاظ یہ ہیں (وَسَلِّطْنَاهُمْ يَوْمَ وَبِثْلَانِثُ يَا يَهُودُ تِلْبَ بَدْحِي طَا هَا سِرَا) جس کا سو سیٹی مذکورہ نے یہ ترجمہ کیا ہے (تیس دن وہ ٹھہرے رہے خون سے اپنے پاک کرنے میں) جس سے ظاہر ہے کہ وہ بدھی "کا ترجمہ دو خون سے" کیا گیا ہے۔ نہ "خون مین" نہ "دو آب مین" حالانکہ آیت یازدہم باب البحت میں "وَأَبَ ترجمہ کیا گیا تھا اور "میں اس کے لحاظ سے یہاں ہی بجائے خون سے"۔ "دو آب مین" ترجمہ ہونا چاہیئے تھا۔ اسی کتاب یوحنا کے باب یازدہم کی آیت ششم میں ہے (رَتْبُ عَلْ دَحِي طَا هَا سِرَا) جس میں بجائے "دوبی" کے "ابتلا مین" و "عل" آگیا ہے جسکے معنی (خون سے اپنے پاک کرنے میں) ہیں۔ جس سے ثابت ہے کہ آیت یازدہم کا ترجمہ صحیح نہیں ہے فی الواقع اصل عبرانی کے معنی "دو خون" لگو کے ہیں جیسا کہ ترجمہ عربی ۱۸۱۱ء اور ابن سابط کے ترجمہ میں ہے مگر معلوم یہ ہوتا ہے کہ مترجمان پنجاب بائبل سو سیٹی نے یہ خیال کیا کہ کپڑا خون سے نہیں دھلا کر تاکہ خون کے سبب سے کپڑا دھلتا ہے۔ اسی خیال سے انہوں نے "دو خون" کی جگہ "دو آب" لکھ دیا۔ یا "خون انگو" جو اصل الفاظ عبرانی کا ترجمہ ہے اسکا اصلی مفہوم ترجموں "دو آب انگو" خیال کیا۔ اس لئے کہ انگو مین فی الواقع پانی ہی ہوتا ہے خون تو ہوتا نہیں وہی پانی خون کے ساتھ تعبیر کیا گیا ہے۔ لہذا انہوں نے "دو آب انگو" لکھنا قریب الغم خیال کیا لیکن ترجموں کے ذہن میں شاید اسوقت ہرملی اسکاٹ اور طاس اسکاٹ کی تفاسیر کے مضامین نہ ہونگے جنہوں نے یہ لکھا ہے کہ

"ویر تعریف" "شیل" کی ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا خطاب ہے اور "انگو" کے خون سے مراد حضرت عیسیٰ کا خون ہے جو انہوں نے گنہگاروں کی نجات کے لئے بہا دیا۔"

اور نہ مترجم بیان بجائے "دو خون" کے اب نہ کہتے مترجمان ترجمہ عربی عیدین مطبوعہ ۱۸۱۱ء نے

تقریباً ٹھیک ترجمہ کیا ہے اور نیز ابن سابط نے بھی چونکہ اُنکے اصل ترجمہ عربی ہیں اور جس موقع پر
 اُن میں (من) آیا ہے اُنکے موقع سے سمجھا جاسکتا ہے کہ ”سبب سے“ وہاں اُنکا مفہوم ہی
 غرض بیان مذکورہ کا نتیجہ یہ ہے کہ جہاں اس آیت کے ترجمہ میں ”میں ہے“، وہاں سبب سے“
 اور جہاں ”اب انکو میں“، ہے وہاں ”وہ“ انکو کے سبب سے“، ترجمہ فی الواقع ہونا چاہئے تھا
 موجودہ ترجمہ صحیح نہیں ہو سکتا اور نہ اسکی کوئی وجہ ہے کہ جن الفاظ کا دوسری آیات میں ترجمہ ”سبب سے“
 اور ”وہ“، انہیں مترجموں نے کیا ہو جیسا کہ اوپر ثابت کیا جا چکا ہے۔ ان آیات میں بلاوجہ وجہ
 دومین“ اور ”اب“ لکھا جائے بھر حال چونکہ اکثر مقامات پر جو ترجمہ الفاظ مذکورہ کا ہے وہی ترجمہ اس آیت
 میں بھی صحیح تسلیم کیا جاسکتا ہے نہ اس سے مختلف۔ آیت دوازہم اصل عربی یہ ہے (تَجَلَّيْ
 غَيْبِنِي مِمَّا يَدْعُونَ وَلَكِنِّ شَيْئًا مِّمَّا يَدْعُونَ) جس کا ترجمہ پنجاب بائبل سوسائٹی نے یہ لکھا جو
 (اسکی آنکھیں مے سے لال ہو گئی اور اس کے دانت دودھ سے سفید ہو گئے) ترجمہ عربی مطبوعہ
 السلاطین میں اس آیت کا ترجمہ یہ کیا گیا ہے (سُرخ ہونے والے دانتوں کی سفید دوزخ کی سحر سے
 اور سفید ہونے والے دانت جنکی سفیدی دودھ سے بڑھ ہی ہوئی ہے) اور اسی آیت کا ابن سابط نے
 یہ ترجمہ کیا ہے (اور اسکی آنکھیں شرب سے زائد سُرخ ہو گئی اور اس کے دانت دودھ سے زیادہ سفید
 ہو گئے) غرض یہ دونوں ترجمہ تقریباً متحد ہیں اور پنجاب بائبل سوسائٹی کے ترجمہ سے بالکل مختلف ہیں
 اور غرض طلب یہ کہ یہ دونوں سواصل عربی آیت کو مطابق ہیں یا پنجاب بائبل سوسائٹی کا ترجمہ اصل آیت کو مطابق ہے فی الواقع
 پنجاب بائبل سوسائٹی نے اس آیت کا ترجمہ تو یہ کیا ہوا ہے (گناہ یہ عیاہ علیہ السلام کے باب منیر و ہم کی آیت دوازہم کی
 یہ عبارت ہے (وَأَوْقِرُوا نَفْسَ مِمَّا تَدْعُونَ وَأَدْمُ مَكْشَيْنِيْمِ) جس کا ترجمہ عربی سوسائٹی مذکور ہے
 یہ کیا ہے (میں ایسا کرونگا کہ مرد کن کی نسبت سے ہاں انسان اخیر کے سونیکے نسبت سے ہی
 بہت ہی کیا ہو گئے) عربی زبان میں دوم کے لفظ ہونے سے وہی معنی ہو جاتا ہے جو عربی میں
 دو من ہے اور اردو میں دوسری سے حاصل ہوتے ہیں اس موقع پر آیت مذکورہ میں لفظ

معنی اخذ ہونگے جس طور پر کہ کتاب یسعیاہ کی آیت متذکرہ میں معنی اخذ ہوئے ہیں یا مثلاً زبور پانچواہ وکیم
 کی آیت ہفتمین جو یہ ہے (وَوَقَّعْتُ لَآلِئِينَ) جس کا ترجمہ سویٹی نے (برف سے زیادہ سفید
 ہو جاؤں) لکھا ہے حالانکہ خاص کوئی لفظ اس میں ایسا نہیں ہے جس کا ترجمہ دو زیادہ ہو سکے
 لفظی ترجمہ تو اس سے زیادہ کچھ بھی نہیں ہو سکتا کہ (برف سے سفید ہو جاؤں) لیکن سویٹی مذکور نے
 بلحاظ محاورہ کے اردو ترجمہ میں لفظ دو زیادہ بھی لکھا ہے۔ علیٰ ہذا کتاب یسعیاہ علیہ السلام کے باب (۵۲)
 آیت چہارم کے الفاظ یہ ہیں (مَشْحُوتٌ مَّائِلٌ صِرَاطٌ) جس کے لفظی معنی تو صرف اسی قدر
 ہیں کہ (اس کا چہرہ ہر ایک انشہ سے بگڑ گیا) لیکن پنجاب بائبل سویٹی نے اس کا ترجمہ یہ لکھا ہے (اس کا
 چہرہ ہر ایک بشر سے زیادہ اور کی پکیرنی آدم سے زیادہ بگڑ گئی) کوئی لفظ اس آیت میں بھی ایسا نہیں ہے
 جس کا ترجمہ دو زیادہ ہو محض بلحاظ محاورہ کے لفظ دو زیادہ، ترجمہ میں لکھا گیا ہے پس آیت دواہم
 میں بھی اس موقع پر بلحاظ محاورہ بموجب آیات متذکرہ (وشراب سے زیادہ سرخ) اور (دودھ سے
 زیادہ سفید) کے معنی ہیں کوئی وجہ اس کی نہیں ہے کہ ایسی صورت میں اور آیات میں لفظ دو زیادہ،
 ترجمہ میں لکھا جائے۔ اور یہاں نہ لکھا جائے۔ حالانکہ یہ آیت دواہم باب سیردہم کتاب یسعیاہ کی
 بالکل مشابہ ہے جہاں حسب متذکرہ بالا معنی اخذ ہوئے ہیں پس اس میں لفظ دو زیادہ، ترجمہ
 میں حذف کرنا درست نہیں تھا جبکہ قبل ازین زبور اور اسی صحیفہ کے دیگر آیت سے ثابت کیا جا چکا کہ
 پادری طلاس کا صاحب مفسر تحریر فرماتے ہیں کہ یہ تعریف ”شیلو“ کی ہے اور یہ خطاب
 حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ہے اور معنی یہ ہیں کہ اونکی آنکھیں شراب سے سرخ ہو گئی اور دانت دودھ
 سے سفید ہو گئے اور دشراب اور دودھ کے سبب ان کی برکتیں مراہین جسکی دلیل ادھون نے
 یہ بیان فرمائی ہے کہ حضرت یسعیاہ علیہ السلام کے صحیفہ میں آخری زمانہ کی بشارتوں میں یہ ارشاد
 ہے کہ (شراب اور دودھ غیر قیمت کے خریدو) اور اس جگہ خدا تعالیٰ کے کلام کی برکتیں مراد ہیں بہر حال
 آیت دواہم میں عہدین کے تمام اُن آیات کے خلاف جہاں بطور محاورہ کے ترجمہ میں لفظ دو زیادہ

یا قبل سوسائٹی نے لکھا ہے اور فی الواقع ان آیات میں کوئی ایسا لفظ نہیں ہے جس کا ترجمہ لفظ
 "زیادہ" ہو سکتا ہو جبکہ چند نظیرین بیان کی جا چکی ہیں لفظ "زیادہ" کا ایسی حالت میں جنت کرنا کبھی
 درست نہیں ہے جبکہ یہ آیت ان آیات کے بالکل مساوی ہے جن میں بلا کسی خاص لفظ کے
 جس کا ترجمہ "زیادہ" لکھا جاتا۔ لفظ "زیادہ" ترجمہ میں درج کیا گیا ہے اور ہر طرح اس میں ہی بجا
 محاورہ و طرز بیان کے ترجمہ میں لفظ "زیادہ" ہونا ضرور ہے اور قیام میں جن میں بھی اپنے ترجمہ میں بلا لفظ
 لفظ مذکورہ ترجمہ کیا جائے گا نیز اس کے کبھی ترجمہ میں قیام کیا جانا ممکن نہیں اور نہ آیت کا مطلب بخیر قابل ہو سکتا ہے ترجمہ محاورہ کے
 بموجب ہو سکتا ہو مگر دودھ سے دانتوں کا سفید ہونا خلاف محاورہ ہے اگر دانتوں پر دودھ لگا بھی دیا جاوے
 تب بھی دودھ سے دانت سفید نہیں ہو جائیں گے اور نہ دودھ پینے سے دانت سفید ہوتے ہیں
 اور نہ یہ محاورہ ہے کہ دودھ سے دانت سفید ہوتے ہیں البتہ یہ ضرور محاورہ ہے کہ دودھ کی زیادہ
 دانت سفید ہیں یہ اکثر مختلف اہل زبان بولتے ہیں۔ اور یہ ایک قسم کی سفیدی کی تشبیہ ہے فی الواقع
 دودھ بہت سفید ہوتا ہے اور جو لوگ دانتوں کی حفاظت کرتے رہتے ہیں اور ہمیشہ دانتوں کو پاک
 و صاف رکھتے ہیں ان کے دانت ہمیشہ صاف رہتے ہیں اور جو دانت صاف رہتے ہیں وہ اکثر سفید
 رہتے ہیں اور ان میں سفیدی کی ایک قسم کی چمک دکھائی دیتی ہے۔ اسی وجہ سے زیادہ سفید و صاف
 دانتوں کو دودھ کی سفیدی سے تشبیہ دیتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ اسکے دانت تو دودھ سے بھی
 زیادہ سفید ہیں یہ کوئی نئی کتا کہ دودھ سے دانت سفید ہیں بلکہ یہ محض خلاف محاورہ اور آسمانی کتاب
 اعلیٰ درجہ کی فصاحت پر مبنی ہیں ان سے زیادہ فصیح کلام ہونا ممکن نہیں پس غلط محاورہ آسمانی کتاب
 میں مستعمل ہونا خلاف عقل ہے لہذا محاورہ مندرجہ آیت مذکورہ غلط ہے بلکہ صرف ترجمہ غلط ہے
 اگر یہ ترجمہ کیا جائے کہ دودھ اس کے دانت دودھ سے زیادہ سفید ہونگے، تو یہ غلطی محاورہ باقی
 رہتی ہے اور کوئی اعتراض باقی رہتا ہے۔ اور جبکہ دیگر واقعات اور دیگر آیات سے یہ ثابت کیا جا چکا
 ہے کہ اس موقع پر بجا ظاہری کے مانند دیگر آیات کے لفظ "زیادہ" ترجمہ میں درج ہونا ضرور ہے تب

بلاوجہ بر خلاف ترجمہ دیگر آیات اس آیت کے ترجمہ میں لفظ ”و زیادہ“ متروک کر کے اصل تشبیہ کو خلاف محاورہ قرار دلائلی کوئی وجہ نہیں ہے اور جب بیان ترجمہ میں لفظ ”و زیادہ“ بڑھے گا تو اسکے جزو قبل میں بھی انہیں وجہ سے لفظ ”و زیادہ“ بڑھانا پڑیگا تب اسکا ترجمہ یہ ہوگا کہ ”اسکا انکبین شراب سے زیادہ سرخ ہوگی“ جسکے بعد ترجمہ قابل اعتراض نہ رہیگا۔ یہاں تک تو ان آیات کے ترجمہ سے بحث تھی۔ اب یہ بیان کیا جاتا ہے کہ آیات مذکورہ کا کیا مفہوم ہے جس سے متعلق میری رائے حسب ذیل ہے۔

(۱) یہ کہ اگر ہم پنجاب بائبل سوسٹی کے ترجمہ کی صحت پر مطلقاً نکتہ چینی نہ کریں تو بھی ان آیات کا مفہوم جو کچھ سچی بیان کرتے ہیں وہ قابل تسلیم نہیں ہو سکتا۔ آیت وہم کا مفہوم یہ ہے کہ نسل یہود وہ ہے جو حکومت اسوقت تک منقطع نہ ہوگی کہ ”دوشیلو“ کا طور ہو، پس سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ”دوشیلو“ سے مراد کون نبی علیہ السلام ہیں سیمیون کا یہ دعویٰ ہے کہ ”دوشیلو“ سے مراد حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں چنانچہ پادری نہری اسکاٹ اور پادری طامس اسکاٹ مفسران بائبل اور پادری ڈیوڈ ٹی مفسر جو جینوا کے داعط تھے۔ ”دوشیلو“ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا خطاب قرار دیتے ہیں۔ آخر الذکر پادری صاحب کی تفسیر مطبوعہ طبعیس آف لنڈن جو ۱۸۷۱ء میں مشتمل ہوئی ہے اس میں پادری صاحب لکھتے ہیں کہ ایک۔ خاندان کی سلطنت اگر بدلی جائے اور وہی نشان اور وہی قانون جاری رہے تو اس کو سلطنت کا بدلنا نہیں کہتے ہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی سلطنت سے یہودیوں کو ردیوں کے ذریعہ سے برباد کیا۔ یہودی آدمیوں کو بھی اور یہودی طریق کو بھی۔

جس سے ظاہر ہے کہ پادری صاحب آیت وہم کا مفہوم یہ تسلیم کرتے ہیں کہ قوم یہود ماضی کے شرعی سلطنت ”دوشیلو“ کے طور سے منقطع ہو جائیگی چنانچہ اسی کی تائید میں پادری صاحب اسکے آگے یہ تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے طور سے یہودیوں کی پوری بربادی ہو گئی ردیوں نے یہودیوں کو بیت المقدس سے نکال دیا اور انکی شریعت بھی حضرت

عیسیٰ علیہ السلام نے امد تعالیٰ کے حکم سے بدل دی۔

درحقیقت آیت دہم میں ”یہوداہ“ سے مراد نسل یہوداہ ہے۔ اور آیت کے الفاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ ”دوشیلو“، خاچ از نسل یہوداہ ہے اس لئے کہ اگر دوشیلو، کو خاچ از نسل یہوداہ نہ مانا جائے تو اس کے ظہور سے نسل یہوداہ سے حکومت کا انقطاع ناممکن ہوگا حالانکہ اس آیت کے ذریعہ سے دوشیلو، کا ظہور نسل یہوداہ سے انقطاع حکومت کا وقت معلوم ہوتا ہے۔ پس اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نسل یہوداہ سے نہیں ہیں تو وہ ”دوشیلو“، قرار پا سکتے ہیں اور اگر وہ نسل یہوداہ میں داخل ہیں تو ان کا دوشیلو، ہونا ناممکن محض ہے۔ اس لئے کہ جو نسل یہوداہ سے ہوگا وہ کسی طرح ”دوشیلو“، قرار پا سکتا ہے تب باعث انقطاع حکومت نسل یہوداہ ہو سکتا ہے۔ بلکہ وہ تو باعث بقاے حکومت نسل یہوداہ ہوگا اور محمدؐ بائبل پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام اور ان کے فرزند حضرت سلیمان علیہ السلام یہوداہ کی نسل میں سے ہیں اور حضرت داؤد علیہ السلام کی نسل میں بھی حضرت زکریاؑ اور ان کے فرزند حضرت یحییٰ علیہ السلام ہیں۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی حضرت داؤد علیہ السلام کی نسل میں سے ہیں حضرت مریم علیہا السلام کے والد ”عمران“ ہیں جو ”اشم“ کے فرزند ہیں اور ”اشم“ امون کے فرزند ہیں جو حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام کی نسل میں سے ہیں حضرت مریم علیہا السلام کی والدہ کا اسم مبارک ”حنا“ تھا جنکی ہمشیرہ ”ایشاماع“ تھیں جو حضرت زکریا علیہ السلام سے منسوب ہیں یہ ابوالفدا کی تحقیقات ہے جو انہوں نے اپنی نامی تاریخ میں لکھی ہے بہر حال یہ امابہ النزاع نہیں ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام یہوداہ کی نسل میں تھے اور نیز یہ امر محمدؐ بائبل سے بھی بخوبی ثابت نہادوجب یہ امر ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نسل یہوداہ میں سے تھے تب آپ کسی طرح ”دوشیلو“، نہیں ہو سکتے۔ اس لئے کہ آپ کا وجود باعث انقطاع حکومت نسل یہوداہ نہیں ہو سکتا بلکہ آپ کا وجود باعث بقاے حکومت نسل یہوداہ ہے اور آیت دہم کا مفہوم ”دوشیلو“، سے وہ شخص ہے جسکے ظہور کے بعد نسل یہوداہ کی حکومت منقطع ہو۔ انقطاع حکومت نسل یہوداہ سے متعلق ملا احمدیائی اپنی کتاب

شیف الامتہ، مین لکھتے ہیں کہ۔

دنیا کی بادشاہت نسل یہود وہ سے قید باہل کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے
 ظہور سے کئی سو برس پیشتر جاتی رہی تھی جب سے کہ شاہ باہل اسرائیلیوں کو پکڑے گیا تھلاؤ شرباہل
 مین اسنے سب کو رکھا تھا اسکے بعد ہی کوئی بادشاہ نسل یہود وہ مین نہیں ہوا۔ تاہم کسی قدر
 حکومت ان مین باقی تھی اپنی قوم کے رؤسا ہوتے رہے جنکی کسی قدر حکومت تھی۔ تاہم کہ حضرت
 محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہوا۔ آپ کے ظہور کے بعد سے انکی حکومت مطلقاً معدوم
 ہو گئی۔ فی الواقع کتاب استہتنا کے باب بستی و شتمت باب سی و دویم تک دیکھنے سے اکثر حالات
 معلوم ہو سکتے ہیں۔ باب بستی و شتمت کی آیت سی و ششم سے وہ پیشین گوئی معلوم ہو سکتی ہے جسے
 سلب حکومت نتیجہ ہے اور جو کچھ اس آیت مین مذکور ہے سب کچھ ہوا۔ چنانچہ پادری طامس اسکا
 لئے یہی لکھا ہے کہ صد فیاد شاہ کو بخت نصر والی باہل معہ یہودیوں کے گرفتار کر کے لے گیا اور مسجد
 بیت المقدس کو اسنے ڈھا دیا۔ ستر برس تک یہودی باہل مین قید رہے اور وہاں بت پرستی کی اور یہ
 رہائی بھی بہت سے یہودی باہل ہی مین رہ گئے اور بت پرست ہو گئے اس سے بڑھ کر مصیبت
 یہودیوں پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ مین آئی اور وہ میون لے اور نہیں تباہ کیا پورے تفصیلی
 قنص تواریخ مین دیکھنے چاہئیں اس مختصر مین زیادہ تفصیل کی گنجائش نہیں ہے ملاحظہ کا مختصر بیان
 بہت تفصیل طلب ہے پس افسوس ہے کہ ذی علم مفسرین بائبل کی واسے جسکا اوپر تذکرہ کیا گیا ہے
 اتفاق کے قابل نہیں معلوم ہوتی۔ پادری ڈایوڈی صاحب کی تفسیر کی جو عبارت اوپر نقل کی گئی ہے۔
 اسی کے مندرجہ اصول کے بموجب حضرت دوعیسیٰ علیہ السلام، جبکہ نسل یہود وہ مین سے تھے
 تب نسل یہود وہ کی حکومت اسنے ظہور سے تبدیل نہیں ہوئی کجا انقطاع بلکہ بہستور بحال رہی۔ انکا
 یہ بیان غلط ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ظہور سے یہودیوں کی پوری بریادی ہو گئی۔ دراصل
 بہت سے یہودی حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائے جیسا کہ خود انجیل سے اور حواریوں کے

کلام سے ثابت ہے آپ کے نایب نسل یہوداہ میں سے تھے انہوں نے ہر طرف دین سچی پھیلا یا
 روم کے لوگوں کے ہاتھ سے وہی یہودی بریاد ہوئے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دشمن تھے ا
 جو یہودی آپ پر ایمان لائے تھے خدا تعالیٰ نے انہیں رومیوں کے ہاتھ سے بچالیا۔ وہ اکثر شہر (پلیم)
 میں محفوظ رہے البتہ بے ایمان یہودیوں کو رومیوں نے قتل کیا اور شہر سے نکال دیا۔ یہ عام واقعات
 ہیں خاص قسم کے ایسے واقعات نہیں ہیں جو تحقیقات طلب ہوں۔ پس اس میں شک نہیں کہ حضرت
 عیسیٰ علیہ السلام کے مبعوث ہونے سے یہوداہ کی حکومت برقرار رہی آپ اس کی ترقی اور استحکام کا باعث
 ہوئے اور خود آپ نسل یہوداہ میں سے تھے لہذا قطعاً آپ شیلو نہیں ہیں اور جب آپ شیلو نہیں ہیں تب معلوم ہونا
 چاہیئے ”دوشیلو“ کون ہیں۔ چونکہ اسی آیت دہم کتاب پیدائش سے ثابت ہے کہ ”دوشیلو“
 کا طور اور نسل یہوداہ سے حکومت کا انقطاع دونوں کا ایک ہی نام ہوگا۔ اور نسل یہوداہ کی حکومت
 حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ ظہور پر ختم نہیں ہوئی تب ضرور ”دوشیلو“ وہ نبی ہوگا جو عیسیٰ علیہ السلام
 کے ظہور کے بعد ظاہر ہوا اس لئے کہ انبیاء راقب عیسیٰ علیہ السلام میں ”دوشیلو“ کو ڈھونڈنیکی ضرب
 نہیں رہی اور عیسیٰ علیہ السلام کے بعد سوا دو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کوئی ہی
 مبعوث نہیں ہوا جس کے ظہور کے ساتھ ہی بقول ملا احمد رانی متذکرہ بالا نسل یہوداہ سے مطلقاً حکومت
 سلب ہو گئی۔ جس کی تائید بکثرت معتبر تواریخ سے ہوتی ہے لہذا آیت مذکورہ سے یہ ثابت ہے
 کہ ”دوشیلو“ سے مراد حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ آپ کے سوا کوئی نبی ”دوشیلو“
 کے مفہوم میں نہیں آسکتا۔ آپ ہی پر اس آیت کا جزو اخیر صادق آتا ہے کہ ”دوقین“ کے پاس
 اکٹھی ہونگی، آپ ہی ”دوشیلو“ کے معانی کا مصلوق ہیں جو اوپر لکھے چکے ہیں اور ان امور پر بکثرت
 سیر و تواریخ شاہد ہیں اور وہ عام حالات ہیں جو بہت مشہور اور بکثرت کتابوں میں مذکور ہیں جن کے تذکرہ کی
 یہاں ضرورت نہیں ہے پس پنجاب بائبل سوسائٹی کے موجودہ ترجمہ سے یہی سچوین کو کوئی خاص
 فائدہ حاصل نہیں ہو سکتا۔ اور نہ اُس سے کسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام ”دوشیلو“ قرار

پا سکتے ہیں۔

(۲) یہ کہ سو سیٹی مذکورہ کا ترجمہ بلا لائل مذکورہ غیر صحیح ثابت کیا جا چکا ہے۔ واقعی صحیح ترجمہ آیت دہم کتاب پیدائش مذکورہ بالا کا یہ ہے۔

دیہوداہ سے ریاست کا عصا چھلانہ ہوگا اور نہ شارع اسکے پاؤں کے درمیان سے جاتا رہیگا جب کہ کشیلونہ آوے سبکی سب قومین راہ دیکھتی ہیں۔)

گو پنجاب بائبل سو سیٹی نے اس آیت کے جزرا خیر کا یہ ترجمہ کیا ہے کہ (اور قومین اسکے پاس اکٹھی ہو گئی) مگر ملا احمدیائی نے اس جزرا خیر کا وہ ترجمہ کیا ہے جو ہم نے ترجمہ تذکرہ بالا میں درج کیا ہے، ہمیں پنجاب بائبل سو سیٹی کے ترجمہ سے کوئی خاص مفرت ہے نہ ملا صاحب کے ترجمہ سے ہماری کوئی خاص منفعت ہے البتہ یہ ضرور خیال پیدا ہوتا ہے کہ ملا صاحب جیسے ذمی علم ترجمہ سو سیٹی مذکورہ کو ملنے مشکل تھے اور وہ بلحاظ اپنی ذاتی لیاقت کے ایک نہایت معتبر ترجمہ ہیں۔ بلا اینہم دونوں ترجموں کا نتیجہ متحد ہے پس جب صحیح ترجمہ پر غور کیا جائے تو معلوم ہو سکتا ہے کہ آیت کا مفہوم یہ ہے کہ دودشیلو، کے ظہور تک برائسل یہوداہ میں پادشاہت اور امامت رہیگی ہمیشہ اس نسل کے لوگ پادشاہ ہی ہوتے رہیں گے اور انبیا بھی ہوتے رہیں گے۔ مجموعہ عمیدین سے یہ امر بخوبی ثابت ہے کہ اس نسل میں پادشاہ ہی ہوتے رہے اور انبیا بھی۔ تو ایخ سے اونکے زیادہ تفصیلی حالات معلوم ہو سکتے ہیں غرض قید بابل کے زمانہ تک اس نسل میں بڑے بڑے پادشاہ گذرے ہیں۔ جسکے بعد سے ہجر قومی روسا کے کوئی پادشاہ نہیں گذرا اور حضرت خاتم الانبیا کے ظہور کے بعد سے قومی روسا کا بھی وجود باقی نہیں رہا اور حسب پیشین گوئی حکومت نسل یہوداہ سے معدوم ہو گئی۔ یہ تو سلطنت اور حکومت کا نتیجہ ہے باقی رہی امامت اسکے ذیل میں سب سے اخیر نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔ درحقیقت ان آیات میں حضرت یعقوب علیہ السلام کی ان پیشین گوئیوں کا ذکر ہے جو آپ نے اخیر وقت میں بیان فرمائی تھیں۔ حضرت کا خطاب ”اور اس میں“ ہے اور اسوا حضرت یوسف علیہ السلام کے آپ کے

گیارہ فرزند اور بھی تھے جن میں سے ایک یہوداہ بھی تھے آپ کے فرزندوں کی نسل دو بنی اسرائیل کہلاتی ہے اور آیت دہم بالبحث میں حقیقتاً دو غیر بن کی پشین گوئی ہے ایک کی نسل یہوداہ، میں اور دوسری کی خارج از نسل یہوداہ میں جس بنی کی پشین گوئی ہو وہ قطعاً حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں اس کے ”محقق“ کا مفہوم ایسا شارع ہے جو نئی شریعت والا ہو۔ گو یہوداہ کی نسل میں حضرت داؤد علیہ السلام گزرے ہیں لیکن وہ ”شارع“ نہیں تھے انکی زبور سے ثابت ہے کہ نئی شریعت کے وہ بانی نہیں ہوئے صرف دو ہیں جس کم خاص اُنکے وقت میں ہوئے ہیں باقی وہی قدیم شریعت کی پیروی ہوتی رہی لہذا ”محقق“ کا مصلوق حضرت داؤد علیہ السلام نہیں ہو سکتے نہ سوا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نسل یہوداہ میں اور کوئی ”محقق“ کا مصلوق ہو سکتا ہے وہ آپ کے کوئی بنی اس نسل میں ایسا نہیں ہوا جو نئی شریعت کا بانی ہوا ہو اور شارع کہلا سکے گو حضرت دوسری علیہ السلام ایسے بنی گزرے ہیں جو دو ”محقق“ کا مصلوق قرار پا سکتے ہیں اور جن کے شارع ہونے میں فورہ تامل نہیں ہو سکتا۔ ضرور وہ شریعت موسویہ کے بانی تھے لیکن چونکہ وہ نسل یہوداہ میں سے نہیں تھے بلکہ اُنکے بھائی دلاوی، کی نسل میں سے تھے اس لئے اس آیت کے مفہوم سے وہ خارج ہیں جس کے بعد سوا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے کوئی شخص یہوداہ کی نسل میں دو شارع نہیں ثابت ہو سکتا بیشک حضرت عیسیٰ علیہ السلام ضرور شارع تھے اور بدیعہ انجیل انہیں نئی شریعت دی گئی وہ ضرور دو ”محقق“ کا مصلوق ہیں۔ چنانچہ خود حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا ہے جیسا کہ انجیل یوحنا کے باب پنجم آیت ۴۶ تا ۴۷ میں ہے (کیونکہ اگر تم موسیٰ پر ایمان لاتے تو مجھ پر بھی ایمان لاتے اس لئے کہ اُس نے میرے حق میں لکھا ہے لیکن جس حال میں کہ تم اُسکے نوشتوں کو یقین نہ کرو گے تو میری باتوں کو کیوں کو یقین کرو گے)

جس سے غالباً حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مراد یہی آیت ہو۔ آپ کی نسبت کتاب میکہ علیہ السلام کے پانچویں باب کی دوسری آیت میں نہایت صریحی اشارت ہے۔ جو حسب ذیل ہے۔

پر اسے بیت لحم قرار دیا کہ تو یہوداہ کے ہزاروں میں شامل ہونے کے لئے چھوٹا ہے۔
نوحی جتہ میں سے وہ شخص نکلے مجھے پاس آئیگا جو داسرائیل میں حاکم ہوگا، اور اسکا
نکلتا قدیم الایام زل سے ہے)

اور جس میں آپ کو ”حاکم اسرائیل“ بیان کیا گیا ہے۔ اگر اسی طرح اس آیت کے معنی بگڑے ہوئے رہنوی
دے جائیں۔ جیسا کہ سو سیٹی نے ترجمہ کیا ہے تب بھی ”حکومت“ سے مراد دنیاوی حکومت میں
محمد و انبیین ہو سکتی اسلئے کہ ”حکومت“، تعزیم کے ساتھ مستقل ہوئی ہے جو ”دینی“ اور ”دنوی“ دونوں پر
حادی ہے اور اس کے مقصود بیان کی میکاہ علیہ السلام کے صحیفہ کی آیت مذکورہ سے تفسیر ہوتی
ہے اور یہی ثابت ہوتا ہے کہ ”حضرت عیسیٰ علیہ السلام“ اس آیت کے جز و اول سے مراد ہیں انہیں
کی اس آیت میں بشارت ہے۔ اور اگر معانی بصحت اخذ کے جائیں تو حسب تصریح بالا قطعاً دو حقیقتیں
سے مراد حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔ اور ”دشیلو“ سے مراد حسب تفسیرات مذکورہ بالا حضرت محمد
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اور حضرت یعقوب علیہ السلام کی پیشین گوئی انہیں دونوں انبیاء علیہم السلام
کی بشارت پر مبنی تھی۔

(۳) یہ کہ آیت یازدہم کے اگر وہی معانی رکھے جائیں جو پنجاب بائبل سو سیٹی نے لکھے ہیں
تو بھی بشارات مذکورہ پر کوئی مخالف اثر نہیں پڑتا۔ اس لئے کہ یہ آیت ”دشیلو“ کی تعریف میں ہے
اور جز و اول کا مطلب پادری طامس اسکاٹ اپنی تفسیر میں یہ تحریر فرماتے ہیں۔ کہ یہوداہ کی نسل ملک
کنعان میں اسقدر انگور وں کے درخت پادگی کر اپنے گدھے اُس میں باندھے گی، جو آیات پر پوری
نظر ڈالنے کے بعد غیر صحیح معلوم ہوتا ہے۔ اس آیت میں ”دشیلو“ کی طرف خطاب ہے نہ یہوداہ کی طرف
اور جس طرح آیت دہم میں ”یہوداہ“ سے مراد نسل یہوداہ ہے۔ اسی طرح اس آیت میں ”دشیلو“ سے مراد امت
”دشیلو“ اور واقعات سب سے زیادہ طمیان بخش مفسرین تواریخ سے ظاہر ہے کہ نسل یہوداہ کو ملک کنعان ملایا۔
”محمد یون“ کو اور انگور کے باغوں کے اہل اسلام ناک ہو کر نسل یہوداہ انگور وں کا خون پی کر فاحش اسلام نے

گدھے باندھے یا نسل بیوہ نے جو کچھ ہوا سب تواریخ میں درج ہے۔ یہ تو مشہور ترین واقعات ہیں خود مسیحی مورخوں کی تحقیقات ملاحظہ ہو جہن اس موقع پر اسکی زیادہ توضیح کی ضرورت نہیں ہے۔ باقی رہا اس آیت کا جزر اخیر تب اگر سوٹی نہ گورہ کے مترجمہ معانی لئے جائیں تو یہ مفہوم ہو گا کہ ”و شبلو“ کی امت اپنا لباس مے میں اور اپنی پوشاک آب انگور میں دھوئیگی لیکن نہ تاریخ سے کوئی ایسا واقعہ ثابت ہوتا ہے نہ کوئی قوم دنیا میں آج تک ایسی گذری ہے جو شراب میں کپڑے دھوئی ہو یا عرق انگور سے دھوئی ہو مگر جہن کے دہن میں وہ لوگ ہونگے جو ایسا کرتے ہوں یا جنہوں نے ایسا کیا ہو بہر حال اگر اس جزو کے مصداق کا پتہ نہ ہی ملے تو یہی اسکا اصل اشارت پر کوئی مضمر اثر نہیں ہے۔

(۴) یہ کہ اوپر تفصیل کے ساتھ یہ ثابت کیا جا چکا ہے کہ یہ ترجمہ غلط ہے۔ اور حسب تصریحات متذکرہ بالا صحیح ترجمہ آیت یا زہم کا یہ ہے کہ۔

(وہ اپنا گدھا انگور کے درخت سے مان اپنی گدھی کا بچہ خاصہ انگور کے درخت سے باندھ لیا)
(وہ اپنا لباس مے کے سبب سے اور اپنی پوشاک خون انگور کے سبب سے دھوئیگا)
در حقیقت ”اسلام میں دو شراب“، بحکم الہی خمس قرار پائی جیسا کہ سورہ مائدہ قرآن مجید سے ثابت ہے اور شریعت اسلامیہ میں شراب اس قدر خمس قرار پائی جسکی وجہ سے کپڑوں کا دھونا لازم ہے پس اس آیت میں شراب کو جو ”دو خون انگور“ سے تعبیر فرمایا ہے اس سے مقصود یہ ہے کہ ”و شبلو“ کی شریعت میں دو خون انگور، عام خون کے مساوی نجاست میں شمار کیا جائیگا۔ اور دو خون انگور، اور ”آب انگور میں بہت برائعات ہے جہاں دو خون انگور، ارشاد ہے وہاں ”دو خون انگور“ سے مراد شراب ہو عرق انگور شراب نہیں ہے۔ جب تک کہ آب انگور بچے شراب نہیں ہو سکتا تازہ عرق انگور کو شراب نہیں کہہ سکتے۔ البتہ پختہ عرق انگور کو ”شراب“ کہہ سکتے ہیں۔ پس شراب کو ”آب انگور“ سے تعبیر کرنا گونہ وجہ صحیح ہو لیکن منوجہ غلط بھی ہے بھر حال اس آیت کے ذریعہ سے دو قسم کی نشانیاں بتائی گئی ہیں ایک عقائد سے متعلق ہے دوسری فتوحات سے متعلق ہے اور دو شراب

نجات، ایک بڑی علامت ہے اس لئے کہ شراب کسی نجس نین قرار پائی صرف اسلام ہی میں شراب نجس قرار پائی۔ پس ضرور یہ ایک بہت بڑی علامت ہے جو عقائد اسلام سے متعلق ہے۔ اور دوسری علامت اس سے قبل کی ہے۔ ماضی رحمتہ اللہ لکھتے ہیں کہ جب زمرہ خلافت حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہر بصرہ کے مسیحیوں پر اہل اسلام کی فوج پہنچی وہاں کا حاکم دو روماس مسلمانوں سے ملا۔ اور حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا پتہ پوچھا اور دریافت کیا کہ آپ پر کوئی کتاب نازل ہوئی ہے جب بیان کیا گیا کہ قرآن شریف، نازل ہوا ہے تب اُس نے پلٹا اپنی معلومات کے دریافت کیا کہ شراب کی نسبت فرقان مجید میں کیا حکم ہوا ہے۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ شراب حرام ہوگئی ہے تب اُس کا اطمینان ہوا اور اوپر چند امور دریافت کر نیکی بعد وہ مسلمان ہوا۔ جس سے اسی امر کی تائید ہوتی ہے کہ وہ شیلو کی شریعت کی بہت بڑی علامت شراب کا نجس قرار پانا ہے مگر ہنری اسکاٹ اور سٹرٹامس اسکاٹ مفسران بائبل جو یہ لکھتے ہیں کہ۔

(انگور کے خون سے مراد حضرت عیسیٰ کا خون ہے جو انہوں نے گنہگاروں کی نجات کے لئے بہا دیا)

اور نیکی یہ تحریر بائبل میں بائبل خلافت ہے۔ انجیل بناباس میں درج ہے کہ۔
جب یہودیوں نے عیسیٰ علیہ السلام کو گرفتار کر نیکی لئے باغ میں آکر گیر لیا وہ قیسرے آسمان پر چار فرشتوں کے ذریعہ سے اُٹھا لئے گئے اور وہ قرعہ یہ تھے (۱) جبریل (۲) میکائیل (۳) رافائیل (۴) اور یلی وہ دنیا کے اخیر تک مرنے والا نہیں ہے اور اسکے بدلے میں جو سولی پر کھینچا گیا وہ یہود اٹھا خلتے اس باغی کی صورت یہودیوں کی نظر میں ایسی بدل دی کہ انہوں نے اُسکو ملاطس کے حوالہ کیا یہ صورت اسطور سے بدل گئی تھی جس سے مریم اور یوحنا نے وہو کا کیا مگر عیسیٰ علیہ السلام نے بعد اسکے اللہ تعالیٰ سے اذن لے کر انکی ملاقات کر کے انکو تسلی

ویسی سیچون کے فرقہ بری ٹینس اور فرقہ سیرتین اور فرقہ گرپوکر مینس بالاتفاق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے
سولی پر چڑھاے جانے سے منکر ہیں۔ مولوی منصور علی صاحب دہلوی نے فرقہ ہائے مذکورہ کے
نام حسب ذیل بیان کئے ہیں (۱) باسلیڈی (۲) مرتی (۳) کارپوک راتی (۴) دوستی۔ (۵)
گن سیتی۔

بائیل صاحب لکھتے ہیں کہ بزنا باس کی انجیل کی نسبت جو لوگ کہتے ہیں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے
بعد لکھی گئی۔ اور نکاح و محض غلط ہے بہت لوگوں کی تحقیقات یہ ہے کہ آپ کے زمانہ سے بہت پہلے
لکھی گئی۔ مذہب مسیحی کے ابتدائی فرقہ اُسے قدیم مانتے ہیں اور حضرت مسیح علیہ السلام کے سولی دیئے
جانے سے منکر ہیں۔ ایئر بیس صاحب نے اپنی کتاب کی پہلی جلد کے پہلے باب کے صفحہ ۲۳ میں
ذکر کیا ہے اور وہ چون نہیں، گواہی دیتا ہے کہ اوس نے دیکھا پطرس پو خدا انداس تو باس او پو ل کا
رسالہ اعمال اور بزنا باس کی انجیل جس میں مسیح علیہ السلام کے سولی دیئے جانے کا انکار ہے (ملاحظہ
تالنت ناؤ وینس کی کتاب کا صفحہ ۷۷) ہسٹر گاؤ فری جو فری علم پادری ہے اس کی تحریر یہ ہے کہ بزنا باس
کی انجیل کو بہت عیسائیوں نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے بہت پہلے مانا ہے۔ مسلمانوں کی
طرف سے مدعی ہو کر مین پادریوں سے کہتا ہوں کہ انجیل کی ایک جلد ہی لکھی ہوئی ایسی نکال دین جس میں
یہ عبارتیں نہ ہوں (جو بزنا باس کی انجیل میں ہیں) یہ جلد مین یورپ میں بہت رائج ہیں
جس کی مسیحی مخالفین کثرت سے ہیں وہ ان (انجیل بزنا باس) کی جلد میں ابھی ضرور ہوگی اگر جان بوجہ
غارت نہ کر دی گئی ہوگی تقریباً ایسے ہی اقوال اور غیر متعصب منصف مزاج مسیحیوں کے ہیں اور اس میں
شک نہیں کہ بزنا باس کی انجیل میں مثل اور ناچیل کے با وقعت مانی جاتی تھی۔ اور موجودہ انجیل میں قس
دلوفا دیو خان کے بیشک خلاف اُسکا اندراج ہے لیکن باوجود اس اختلاف کے نہ ان حواریوں کو
جو نہ کہا جاتا سکتا ہے نہ بزنا باس کو اس لئے کہ وہ فون کا سچا ہونا ممکن ہے جبکہ یہود اور مسیحیوں کی صورت بالکل
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ہو گئی تھی اور خود حضرت مریم علیہا السلام کو مخاطب ہوا تب اور حواریوں کا

مخالطہ بالکل ممکن تھا۔ بہ لحاظ صورت مسیحی کے جو واقعات انہوں نے دیکھے وہ لکھے اور انہیں اس واقعہ کے دیکھنے کا اتفاق نہیں ہوا جو یسوع کی صورت کے تبدیل ہونے اور حضرت مسیح کے آسمان پر اٹھانے جانے سے متعلق تھا۔ فی الواقع وہ واقعہ خود ایک نہایت محفوظ راز تھا جس کا افشا خلاق عالم کے مصالح کے خلاف تھا۔ اصلی واقعہ وہی ہے جو بنیاس کی انجیل میں درج ہے۔ وہ اس واقعہ سے واقف ہو گیا تھا اور جواری واقف نہیں ہو سکتے تھے اور واقعات کے دیکھنے کے بعد اگر انہیں اصلی واقعہ معلوم ہی ہوا ہو تو غالباً انہیں یقین نہ آیا ہو گا اس لئے کہ چشم دید واقعات کے خلاف امور کا باور کرنا آسان نہیں ہے اگر یہود کی تبدیل صورت اور حضرت مسیح کے رفع سما کے واقعہ کو یہ جواری بھی دیکھ لیتے تو پھر ان کو مخالطہ نہوتا۔ لیکن وہ واقعہ خدا تعالیٰ کو عام کرنا منظور نہیں تھا اسے محض راز ہی رکھنا منظور تھا اس وجہ سے یہ اس واقعہ کو نہ دیکھ سکے اور انہوں نے یسوع کی صورت مسیح کی سی ہوتی نہیں دیکھی۔ بلکہ ہونی دیکھی اور انہوں نے اس کو مسیح ہی باور کیا اور جو واقعات اوپر گزرتے گئے یہ دون واقعات کا مسیح ۴۰ ہی پر گزرتا سمجھتے رہے۔ حالانکہ وہ واقعات یسوع پر گزرتے تھے نہ مسیح پر مسیح تو تبدیل صورت کے ساتھ ہی آسمان پر اڑتا اسی گئے اور فی الحقیقت بوقت واقعہ بنیاس کو ہی نہیں معلوم ہوا کہ یسوع کی صورت مسیح کی سی ہو گئی اور مسیح کی صورت کا آدمی واقعی مسیح نہیں ہے بلکہ یہوداہ ہے۔ بلکہ ان کو یہی یہ واقعہ خود حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے معلوم ہوا جیسا کہ انجیل بنیاس میں درج ہے کہ انہوں نے خود مسیح علیہ السلام سے دریافت کیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی والدہ اور آپ کے حواریوں کو کیوں دھوکہ دیا کہ عیسیٰ مسمیٰ کے ساتھ قتل باور کر لیا تب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اس کا جواب یہ دیا کہ بر بناء مجھ پر ایمان لا کر گناہ کتنا ہی چھوٹا اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے سخت ترازو لگا اس لئے کہ اللہ تعالیٰ گناہ سے ناراض ہے میری والدہ نے اور حواریوں نے مجھ کو اس دنیا کی محبت کے ساتھ شریک کیا تھا اس حامل خدا نے ان کی اس محبت کی ترازو میں اسے اس غم میں ان کو گرفتار کیا تاکہ وہ لوگ دوزخ کے عذاب میں نہ ڈالے جائیں

اور یہ حال یہ ہے کہ میں خود دنیا میں بے گناہ ہوں جب بھی لوگوں نے خلا اور خلا کا بیٹا لکھا
 پکارا۔ اسے خداوند میں قیامت کے دن شیطانوں سے ٹھٹھوں میں اٹایا جائے گا جو جیسا اس دنیا
 میں یہود کی موت کے سبب سے ٹھٹھوں میں اڑا یا جاتا ہوں کہ ہر ایک جانتا ہے کہ میں سولی پر کھینچا
 گیا اور ٹھٹھے اُس زمانہ تک رہیں گے کہ محمد الرسول اللہ مبعوث ہوں وہ دنیا میں آتے ہیں۔ ہر ایک کے
 جہنم کی شریعت پر ایمان لائے گا ان غلطیوں سے بچائیں گے۔ یہ نامکن نہیں ہے کہ اور حواریوں
 سے اس واقعہ کی بابت تذکرہ آیا ہو اگر تذکرہ آتا تو ضرور وہ درج کرتے اور یہ بھی نامکن نہیں ہے
 کہ کسی کسی سے تذکرہ آیا بھی ہو اور انہوں نے کمین کمین درج بھی کیا ہو۔ مگر جن فرقوں کے خیالات
 کے خلاف تھا انہوں نے تحریف کی ہو۔ بھر حال جبکہ نامی علماء کی تصنیفات سے یہ امر بخوبی ثابت ہے
 کہ بزنا باس کی انجیل بھی ایک با وقعت انجیل ہے جو ابتداء سے زمانہ سے تسلیم ہوتی چلی آتی ہے
 اور بکثرت مسیحیوں کی قدیم خانقاہوں میں اُس کے نسخہ موجود ہیں تب اُس کے اندراج کے خلاف عقیدہ
 درست نہیں ہے۔ اہل اسلام کو بزنا باس کے اس بیان سے اتفاق ہے کہ حضرت عیسیٰ
 علیہ السلام سولی پر نہیں چڑھے اور انکی سی صورت دو شخص کی ہو گئی اور
 وہی سولی پر چڑھا۔ آپ تو آسمان پر اڑھا لئے گئے۔ جیسا کہ قرآن شریف
 اور احادیث نبویہ سے ثابت ہے لہذا آیت مذکورہ کے ایسے معانی قرار دینا
 جو خلاف انجیل بزنا باس ہوں۔ جس حد تک درست ہیں ظاہر ہے۔ اہل اسلام کا تو یہی عقیدہ ہو کہ
 حضرت عیسیٰ علیہ السلام بالکل یہودیوں کی ضرر رسانی سے محفوظ رہے اور آسمان سے ایک وقت
 معین پر نازل ہوئے۔ پس برخلاف انجیل بزنا باس حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قتل ہونا انہیں ذی علم
 مفسرین کا خیال ہے۔ اور حقد یہ خیال اس طور پر غلط ہے اسی طرح اس آیت کو حضرت عیسیٰ
 علیہ السلام سے منسوب کرنا اس سے بھی زیادہ غلط ہے۔ خود آیت ماقبل یعنی آیت دہم سے ثابت ہے
 کہ ہرگز نہ حضرت عیسیٰ نہیں ہیں بلکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نسل یہود ہیں سے ہیں اور ”خیلو“ کوئی نسل یہود

ہونا ممکن نہیں ہے جیسا کہ قبل ازین تفصیل کے ساتھ بیان کیا جا چکا ہے۔ اگر یہ آیت حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے متعلق ہوتی ہے، تب بھی اس آیت میں جو کچھ ذکر ہے وہ لباس کی کمی سے اور پوشاک کے خون انگور سے دھونیکا ذکر ہے نہ ”انگور“ سے مراد ہرگز کوئی انسان ہو سکتا ہے نہ کسی طرح دو انگور سے مراد حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہو سکتے تھے نہ یہ واقعہ بھی صحیح ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام قتل ہوئے اور اودن کا خون بہا۔ ہرگز کسی قسم کا انگور کوئی ضرور زمین ہو چکا نہ اودن کے خون کی ایک ہونڈ زمین پر پڑی۔ وہ تو آسمان پر اڑھٹھائے گئے یہ مفسران نکلو کی خوش عقیدتی ہے کہ وہ انجیل پر ناباس کو غلط خیال کرتے ہیں اور اس امر کا اٹنین یقین ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام قتل ہوئے اور اودن کا خون بہا۔ اور اسی غلط خیال کی بنیاد پر انہوں نے یہ عمدہ تفسیر فرمائی ہے۔ اس آیت کا صاف و صریح مفہوم شراب، کی بجائے اور نجاست میں شراب کا خون کے مساوی ”مشیلو“ کی شریعت میں سمجھا جاتا ہے نہ فی الواقع کسی انسان کے خون کا اس آیت میں تذکرہ ہے نہ ذی علم مفسرین کے خیالات سے اسے کچھ تعلق ہے۔

(۵) یہ کہ آیت دوازدم کا وہ ترجمہ جو بائبل سوسیٹی نے کیا ہے معقول دلائل کے ساتھ غلط ثابت کیا جا چکا ہے اور حسب تصریحات مذکورہ صحیح ترجمہ آیت مذکورہ کا یہ ہے کہ۔
(اوسکی پاکبیں جو سے زیادہ سرخ ہوگی اور اوسکے دانت دووہ سے زیادہ سفید ہونگے)

کتاب سیر و تواریخ سے بخوبی ثابت ہے کہ دو حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں میں ہمیشہ سرخی رہا کرتی تھی اور آپ کے دانت نہایت سفید تھے اور ہمیشہ آپ مسواک کرتے رہتے تھے جس سے دانت نہایت صاف رہتے تھے کتاب جامع حدیث سے بھی نہایت یقینی طور پر اموزہ مذکورہ ثابت ہیں۔ مولانا عبدالباقی ذرقانی نواہب الدنیا کی شرح میں لکھتے ہیں اس واقعہ سے متعلق جو ایک دفعہ آپ تجارت کے لئے بصرہ تشریف لے گئے تھے اور بازار بصرہ کے قریب ایک درخت کے سایہ میں ٹھہرے تھے جہاں دو نسطور، مسیحی درویش کا نگہ تھام دیکھ کر، ”سے ہونڈام

آپ کے ساتھ تھا۔ ”نسطور“ نے پوچھا کہ آپ کی آنکھوں میں سرخی ہے۔ اوس نے جواب دیا کہ ہمیشہ سرخی رہا کرتی ہے جلد نہیں ہوتی ہے اس درویش نے کہا کہ یہی آخری پیغمبر ہیں۔ کاش مجھے وہ وقت نصیب ہو جبکہ انہیں ظاہر ہونے کا حکم ہو۔ ”ابوسعید“ نے کتاب ”شرف المصطفیٰ“ میں اس واقعہ سے متعلق یہ بھی لکھا ہے کہ وہ درویش جب یہ نشانیاں معلوم کر چکا تب آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور آپ کے سر اور قدموں کو اوس نے بوسہ دیا اور کہا کہ میں آپ پر ایمان لایا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ وہی پیغمبر ہیں جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے توریت میں کیا ہے یہ بھڑسنے آپ کے مشافہت پر مضمون تہذیب دیکھی اور اوس پر بھی بوسہ دیا مولانا جلال الدین سیوطی تاریخ مصر میں لکھتے ہیں جو عبدالرحمن بن عبداللہ بن عبدالحکم کے فتوح مصر سے نقل ہے جس نے ابان بن صالح سے روایت درج کی ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حاطب کو ”موقوف“ پادشاہ مصر کے پاس بھیجا جس کے ساتھ حضرت کافران تھا تو اس پادشاہ نے آخری پیغمبر کی صفات بیان کیں اور میں یہ یہ بھی تھا کہ (اونکی آنکھوں میں سرخی ہے جو جلد نہیں ہوتی) حاطب نے جواب دیا کہ بیشک یہی آپ کی نشانی ہے۔ اس سے متعلق اس قسم کی اکثر کتابوں میں اسکا تذکرہ ہے اور جن لوگوں کو کتب سیر و تاریخ کے دیکھنے کا اتفاق ہوا ہے وہ اندازہ کر سکتے ہیں کہ کس قدر کثرت کے ساتھ محققون اور مصنفون اور مورخون اس قسم کے حالات لکھیں ان آیات کو قدیم زمانہ سے لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام و حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اشارات سے متعلق سمجھتے تھے اور نجوی یہودی اور سیمین خاتم الانبیاء علیہ السلام کی یہ صفات مشہور ترین کراونکی آنکھوں میں سرخی ہوگی اور نہ نہایت مفید ہونگے اور غالباً اس آیت کی بنیاد پر یہ صفات مشہور ہوئیں بکثرت کتابوں سے یہ شہرت یہ ثابت ہے اور یہ معنی بھی ثابت ہیں اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں یہ صفات بھی ثابت ہیں اس کے خلاف جہاں تک جو کچھ سیحون نے لکھا ہے تو تقریباً وہ اسی قسم کی تہذبات ہیں جیسے کہ ذی علم قرآن کی لائیں اور بیان کیا چکی ہیں جو اس قابل ہی نہیں ہیں کہ اون کا تذکرہ کیا جائے اور انکی نسبت کچھ لکھا جائے۔

کتاب سہ ماہی



باب (۱۸) آیت (۱۵) خداوند تیرا خدا تیرے لئے تیرے ہی درمیان سے تیرے ہی بھائیوں میں

سے میرے مانند ایک نبی برپا کرے گا تم اس کی طرف کان دہر لو۔

باب (۱۸) آیت (۱۶) اُس سب کی مانند جو توتے خداوند اپنے خدا سے حورب میں جمع کے

دن مانگا اور کہا کہ اسیانہ ہو کہ میں خداوند اپنے خدا کی آواز پھر سنوں۔

اور ایسی شدت کی آگ میں پھر دیکھوں تاکہ میں مر نہ جاؤں۔

باب (۱۸) آیت (۱۷) اور خدا نے مجھے کہا کہ اُنہوں نے جو کچھ کہا سوا چھا کہا۔

باب (۱۸) آیت (۱۸) میں ان کے لئے ان کے بھائیوں میں سے تجھ سے ایک نبی برپا کرے گا

اور اپنا کلام اس کے منہ میں ڈالوں گا۔ اور جو کچھ میں اُسے فرماؤں گا

وہ سب اُن سے کہے گا۔

باب (۱۸) آیت (۱۹) اور اسیا ہو گا کہ جو کوئی میری باتوں کو جہنم دہرا نام لیکے کہ گاہ سنگی

تو میں اُس کا حساب اُس سے لوں گا۔

یہ پنجاب بائبل سویشی کا ترجمہ ہے آیت پانزدہم اصل عبرانی یہ ہے (وَنَابِي مُقَرَّبًا مِّنْ جَنَّتَا

كَا مَوْنِي يَا قَلِيمَ لِحَايَهُوَوَاكَا لَوُحِيَّتَا اِلَا وَتَشْمَاعُونَ) اور آیات سجدہم و نوزہم

مبارکی یہ ہیں (تِلْكَ آيَاتُ الْقُرْآنِ الْمُبِينِ) لَهِمْ مَقَرٌّ وَبُورَةٌ ۚ وَتِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ الْمُبِينِ
 ۱۰۱. اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ اَنْ تُبْرِئَیْہِمْ اِنْ کَانَ فِیْہُمْ اَمْرٌ ۙ وَتُکْرِیْہِمْ اِنْ کَانَ فِیْہُمْ اَمْرٌ ۙ وَتُکْرِیْہِمْ اِنْ کَانَ فِیْہُمْ اَمْرٌ ۙ وَتُکْرِیْہِمْ اِنْ کَانَ فِیْہُمْ اَمْرٌ ۙ

ابو ہاتم نے آیت پانزدہم کا ترجمہ یہ لکھا ہے واللہ تیرا رب ہے قائم کر لیا ایک نبی تیرے
 ہائیوں میں سے جس تو اس کی اطاعت اور ماعت کرے اور آیات یہی ہم اور تو زور ہم کا ابو ہاتم نے
 یہ ترجمہ لکھا ہے، عقرب ان کے واسطے ایک نبی ش تیرے اون کے ہائیوں سے قائم کر لیا اور میں اپنا
 کلام اُس کے مَنین کر رہا گیا پس وہ ہر ایک امر کے کا جس پر وہ مامور کیا گیا ہے اور جو کوئی آدمی اس کی
 اطاعت نہ کر لیا۔ جو کہ میرے نام کے ساتھ کلام کر لیا میں اس سے بدلہ لوں گا۔

جس سے ظاہر ہے کہ پنجاب بائبل سویٹھی کا ترجمہ برا نہیں ہے بلکہ اور ترجمہ جن سے صاف اور واضح
 ہے۔ پس جو کچھ بحث ہے وہ آیات کے مفہوم میں ہے۔ ”یہود“ اس بشارت کو حضرت یوشع
 علیہ السلام کے حق میں خیال کرتے ہیں ”اور سچی“ اسے ”حضرت عیسیٰ علیہ السلام“ سے
 متعلق تصور کرتے ہیں۔ اور ”اہل اسلام“ حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق سمجھتے
 ہیں اور یہ امر تصدیق طلب ہے کہ ان تینوں فرقوں میں سے کس کا دعویٰ صحیح ہے آیت پانزدہم
 کے یہ الفاظ (تیرے ہی ہائیوں میں سے) اہل یہود اور مسیحیوں کے بالکل خلاف ہیں اس لئے کہ
 حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دو فرزند تھے بڑے فرزند کا اسم مبارک اسمعیل علیہ السلام ہے
 اور چھوٹے فرزند کا اسم شریف ”اسحاق علیہ السلام“ ہے حضرت اسحاق علیہ السلام کے فرزند حضرت
 یعقوب علیہ السلام تھے جن کی نسل میں کل بنی اسرائیل ہیں اور نیز حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی انہیں کی
 نسل میں ہیں اور کتاب استثنائے بابی و چہارم کے آیات دہم و یازدہم وہ از دہم میں بھی صاف
 طور پر بیان کر دیا گیا ہے کہ بنی اسرائیل، میں موسیٰ علیہ السلام کے مانند اُن کے بعد کوئی نبی قائم نہ ہوگا
 اس لئے کہ خدا تعالیٰ نے بلا واسطہ اون سے سرگوشی کی اور اکثر آیات نوریت شریف میں بھی یہی

بیان کیا گیا ہے کہ بنی اسرائیل میں موسیٰ علیہ السلام کے مانند نبی نہیں ہو گا پس اگر اس بشارت سے مراد کوئی نبی بنی اسرائیل ہو تو آیت پانزدہم کو بنی اسحاق سے متعلق ہونا چاہیے جو ابراہیم علیہ السلام کے گھرانے میں ہوگا۔

جنگہ دوم میں ہے "ہوتا لیکن حبیب (تیرے بھائیوں میں سے) ہے تب ضرور اس سے مراد حجاج از بنی اسرائیل ہے۔ اور یہ ظاہر ہے کہ "بنی اسحاق" اور بنی اسمعیل یا ہم بھائی تھے۔ اور حبیب بنی اسحاق کی طرف یہ خطاب ہے کہ تیرے بھائیوں میں سے (تو اس کا مفہوم صاف (بنی اسمعیل) ہے نہ کوئی اور پس اس کے بعد اسی بشارت کو بنی اسحاق سے متعلق کرنا آیت کے صریح معانی سے انحراف ہے اور جبکہ تورات شریف میں اکثر مقامات پر یہ بیان کیا جا چکا ہے کہ کوئی نبی بنی اسرائیل میں موسیٰ کے مانند نہ ہو گا تب اس آیت کو بنی اسرائیل سے متعلق کرنا اون تمام آیات کے خلاف ہے سو اس کے جس قدر انبیاء علیہم السلام بنی اسرائیل میں گزرے اُن کے حالات تو بخوبی سب کو معلوم ہیں اور وہی علم لوگ بخوبی واقف ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بہتر کوئی نبی بنی اسرائیل میں نہیں گذرا اس لئے کہ کوئی نبی و شاعر، "نہیں ہوا نہ کسی نبی نے نئی شریعت جاری کی البتہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے نئی شریعت جاری کی لیکن جو حالات حضرت موسیٰ علیہ السلام کے تھے اور اس سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کچھ بھی مناسبت نہیں تھی پس کسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مثل نہیں قرار پا سکتے اور اس میں ذرہ شک نہیں ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسحاق میں بے مثل گذرے ہیں ایسی حالت آیت پانزدہم کو بنی اسحاق سے متعلق قرار دینا بجا غلط ہے۔ پس قطعاً تیرے ہی بھائیوں میں سے) مراد (بنی اسمعیل ہیں) اور بنی اسمعیل میں وہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بنی ہوئے ہیں جو بنی اسمعیل میں بے نظیر اور بے مثال تھے جیسے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسحاق میں بے نظیر تھے۔ پس مانند سے مراد وہی اپنی قوم میں بے نظیر ہے۔ فی الواقع حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات جب قدر ظاہر ہوئے اور آپ پر تجلیات جیسی کچھ ہوئی ہیں اور فرقان مجید

کا نازل ہونا اور تمامی حالات ایسے نہیں ہیں جنکی نظیر ہو۔ پس ہر طرح اگر آپ کی عظمت میں مشابہت ہو سکتی ہے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام ہی کو ہو سکتی ہے۔

لہذا اہل اسلام کا دعویٰ صحیح معلوم ہوتا ہے۔ اور مدعیوں کا دعویٰ محض بے دلیل ہے۔
آیات بھی ہم دوزخ ہم کا مطلب بنو سے قبل آیت شانہ دہم و فہم کا مطلب سمجھ لینا چاہیے جو حسب ذیل ہیں۔

(۱۶) اُس سب کی مانند جو تو نے خداوند اپنے خدا سے حورب میں مجمع کے دن مانگا اور کہا کہ ایسا نہ ہو کہ میں خداوند اپنے خدا کی آواز پھر سنوں اور ایسی شدت کی آگ میں پھر دیکھوں تاکہ میں مرجاؤں۔

(۱۷) اور خدا نے مجھے کہا کہ ادنہوں نے جو کچھ کہا سوا چھا کہا۔

اور جن کا مطلب یہ ہے کہ خداوند تعالیٰ نے حورب میں مجمع کے روز اپنا جلال دکھایا تھا اور زلزلہ اور گرج اور سخت آگ اور بجلی کی چمک کے ساتھ ظہور فرمایا تھا اور تمام مجمع نے خدا تعالیٰ کی آواز سنی تھی اور جلال خداوندی کی کشیش دیکھی تھی جس سے اس قدر خوف لوگوں پر طاری ہوا اور اس قدر لوگ ڈرے کہ ادنہوں نے چاہا کہ پھر کسی وہ جلال خداوندی نہ دیکھیں اور خداوند کی آواز نہ سنیں۔

اس لئے کہ ایسا نہ ہو کہ اس کے خوف سے مرجائیں ادنہیں اور وقت میں یہ خیال پیدا ہو کہ حق تعالیٰ نے خدا تعالیٰ کا کلام اُتر لیا اسی طرح بجلی کی چمک اور گرج کے ساتھ اُتر لیا اس وجہ سے ادنہوں نے یہ خواہش کی کہ پھر کسی نبی کے مبعوث ہونیکے وقت یہ واقعات ظہور میں نہ آئیں اس لئے کہ ان واقعات سے خوف کے مارے مرجائیں کہ اندیشہ ہے اور خداوند تعالیٰ نے اپنی رحمت سے اس استدعا کو منظور فرمایا ایسی کالہن آیات میں تذکرہ ہے جس سے مقصود یہ ہے کہ یہ امر آئندہ بھی یاد رہے کہ میں ایسا نہ ہو کہ آئندہ کسی نبی کے مبعوث ہونے میں ان علامات کے ظہور کا انتظار کیا جائے جو تمہاری ہی استدعا پر موقوف کر دی گئی ہیں۔

تمہاری استدعا کی منظوری کی وجہ سے آئندہ اس قسم کی علامات کا ظہور نہیں ہوگا۔ اس قدر سمجھ لینے کے بعد آیت مجیدہم کا مطلب اچھی طرح سمجھ میں آ سکتا ہے (کہ اپنا کلام اوس کے مرتبین ڈالون گا) سے کیا مراد ہے۔ اس لئے کہ ”کلام الہی“ کے نزول کا وہ طریقہ جو موسیٰ علیہ السلام کے وقت میں تھا بندہ کی استدعا پر موقوف کر دیا گیا۔ اس طریقہ پر تو کلام الہی نہیں نازل ہوگا البتہ ”روحی“ کے ذریعہ سے کلام الہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تلقین کیا جائیگا۔ گو اس آیت میں ”روحی“ کا نام نہیں ہے اور نہ کوئی ذریعہ کلام الہی کے نبی تک پہنچنے کا اس آیت میں بیان کیا گیا ہے صرف عام طور پر تلقین کا ذکر فرمایا گیا ہے جس میں ”روحی“ بھی شامل ہو سکتی ہے۔ اور چونکہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کے ذریعہ سے کلام الہی نازل ہوا اس لئے جو تلقین آیت میں عنایت کے ساتھ ہے اس میں وحی جو ذریعہ خاص ہے ضرور داخل سمجھا جائیگا۔ بھر حال چونکہ آیت پانزدہم میں یہی ارشاد تھا کہ (موسیٰ کے مانند) وہ نبی ہوگا اور اس آیت میں یہی یہ ہے کہ (تجہ سا ایک نبی برپا کرونگا) تب عام خیالات ضرور ان واقعات کے انتظار کی طرف متوجہ ہوتے جو واقعات کہ حورب میں مجمع کے دن وقوع میں آئے تھے یا جس طور پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نبوت عطا ہوئی تھی نیز اس کے کہ وہ سب واقعات ظہور میں آتے آئندہ نبی کو لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مانند تسلیم کرنے میں تامل کرتے اس لئے بندہ ان کے شبہات رفع کرنے کے لئے آیات شانزدہم و ہفدہم میں ان واقعات کے ظہور میں نہ آنے کے وجہ بیان فرمادے ہیں اور بجائے اس کے کہ وہ سب طریقہ ارشاد فرمایا ہے جو اس آیت میں ہے کہ میں اپنا کلام اُسے تلقین کرونگا کہ بندہ ان کو آئندہ کوئی شک و شبہ نبوت میں ہونہ ”موسیٰ علیہ السلام“ کے مانند ہونے میں کوئی تامل رہے اخیر جزو اس آیت مجیدہم کا یہ ہے کہ (جو کچھ میں اوسے فرائض گا وہ سب اون سے کہے گا) جس کا مطلب یہ ہے کہ جس قدر کلام الہی اوسے پہنچتا رہے گا اسی قدر وہ وقتاً فوقتاً سب لوگوں کو سناتا رہیگا کوئی بات اپنی طرف سے نہیں کہے گا جو بالکل مطابق واقعات ہے

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ابتداء سے عمر سے ایسے صادق تھے کہ دشمنوں اور مخالفوں کو بھی آپ کی صداقت پر یو یقین تھا کہ کسی دشمن نے بھی آپ پر کوئی اتہام صداقت کے خلاف نہیں لگایا۔ اور ابتداء سے نزول وحی سے جتنا جتنا کلام الہی حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوتا رہا آپ وقتاً فوقتاً اسے سب کو سناتے رہے جس سے (فرقان مجید) مدون ہو گیا اس آیت مجیدہم کے بھی ابتداء میں وہی ارشاد ہے جو آیت پانچویں میں ارشاد تھا کہ دین اؤنکے اؤن کے ہمایوں میں سے تجھ سانہی پر پا کر ون گا، اس میں اؤنکے لئے خطاب نبی اسحاق کی طرف ہے اور (اؤنکے ہمایوں میں) سے مراد بنی اسمعیل ہے جس سے ظاہر ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کو بعد جو نبی ہو گا بلکہ بنی اسمعیل میں ہو گا دراصل خداوند تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے جو وعدہ فرمایا تھا اور جس کا ذکر آیات شانزدہم و سیم و سبت و یکم باب ہفتم ہم کتاب پیدائش میں ہو اؤسکا پورا ایفا یہ ہے کہ حضرت اسحاق کی نسل میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو مبعوث فرمایا اور حضرت اسمعیل علیہ السلام کی نسل میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا اؤنکے ہر فرزند کی نسل میں ایک ایسا نبی مبعوث کیا جو ایک دوسرے کی مانند ہو سکے۔

آیت نوزدہم کا مطلب نہایت صاف ہے کہ جو کوئی میری باتوں کو جنہیں وہ میرا نام لے کے کہے گا نہ سننے کا تو میں اُس کا حساب اُس سے لوں گا (یعنی یا وجود اسکے ایسی سے سب لوگ مطلع کر دئے گئے ہیں کہ ایک نبی بنی اسمعیل میں موسیٰ کی مانند مبعوث ہو گا اور صرف بندوں کی استدعا کے لحاظ سے اُس کی نبوت کے اظہار کے وقت وہ واقعات و وقوع میں نہیں آئیں گے جو واقعات موسیٰ علیہ السلام کے وقت میں ظاہر ہوئے تھے بلکہ اُنسی وحی کے ذریعہ سے کلام تلقین ہو گا اس کے بعد جب جو کچھ وہ خدا تعالیٰ کے نام سے بیان کرے اُسے نہ ماننا صریحاً جناب باری جل وعلی شانہ کے احکام سے صریحی عدول ہے۔ اور ضرور ایسا عدول قابل مواخذہ ہے۔

کتاب تہمتا



باب (۳۲) آیت (۲۱) اونہون نے اس کے سبب سے جو خدا نہیں مجھے غیرت دلائی اور
اپنی واہیات باتوں سے مجھے غصہ دلایا سو میں بھی انہیں اُس سے
جو گروہ نہیں نسبت میں ڈالوں گا اور ایک بے عقل قوم سے انہیں
خفا کر دوں گا۔

یہ پنجاب بائبل سوسٹی کا ترجمہ ہے جو عربی ترجموں کے بھی مطابق ہے جو اللہ ۱۸۲۷ء میں
طبع ہوئے ہیں اور ابن سابط کے ترجمہ کے بھی مطابق ہے لہذا اس ترجمہ سے اختلاف کی کوئی
وجہ ہے نہ اصل عربی آیت سے مقابلہ کی ضرورت ہے فی الواقع اس آیت کا مضمون ایسا تھا
نہیں ہے جس سے اصل مقصود آسانی کے ساتھ سمجھ میں آجائے۔ غالباً یہی وجہ ہے کہ
مترجمین کے خاص تصرفات سے یہ آیت محفوظ ہے۔ بھر حال اس آیت کا مطلب یہ ہے
کہ نبی اسرئیل کی نسبت یہ ارشاد ہے کہ اونہون نے اُسکے سبب سے جو خدا نہیں مجھے غیرت
دلائی اور اپنی واہیات باتوں یعنی لغو کلمات سے مجھے غصہ دلایا جس سے مراد وہ امور ہیں جن کا
توریت میں ذکر ہے پس بلحاظ نبی اسرئیل کی بد اعمالی اور شرارت کے یہ ارشاد ہوا ہے کہ میں بھی
انہیں اُس سے جو گروہ نہیں ہے غیرت میں ڈالوں گا جس سے مراد نبی تمہیں، میں اس لئے کہ

بنی اسحاق اس وجہ سے کہ ذی علم سے سلطنت اور نبوت اور نبین میں تھی اور بنی اسمعیل محض جاہل
 سپاہی تھے جن کی بنی اسحاق کی نظر میں مطلقاً کوئی وقعت نہیں تھی اور وہ اور نبین محض نبوت
 سمجھتے تھے۔ پس بلحاظ بنی اسحاق کے خیالات کے یہ ارشاد ہوا ہے کہ ایسا کروں گا جس سے
 تم غیرت میں پڑو یعنی بنی اسمعیل کو تم پر وقعت دیدوں گا تمہیں اُن کا محتاج کروں گا تاکہ تمہیں
 غیرت آئے۔ آگے اس سے زیادہ صاف الفاظ میں یہ ارشاد ہے کہ (ایک معقل قوم کو
 اور نبین خفا کرونگا۔ یعنی بنی اسمعیل) سے جو محض بے عقل نرے ولی اور بہادر لوگ تھے
 اور انکی وقعت سے تمہیں بخندہ کروں گا۔ فی الحقیقت بنی اسمعیل بنی اسحاق کے بنی عم تھے اور یہ
 انہیں مختلف وجوہ سے محض بی وقعت سمجھتے تھے اور انکی ترقی اور ان کا دست نگر بننا اور ان کا محتاج
 ہونا ان کے لئے سخت رنج و دہ امر تھا لیکن خداوند کریم نے انہیں میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی
 علیہ وسلم خاتم الانبیاء والمرسلین کو مبعوث کیا جسکی وجہ سے بنی اسمعیل کی حالت ہی بدل گئی
 بجائے جہل کے انہیں وہ علم عطا فرمایا گیا کہ اس وقت جس قدر علوم موجود ہیں ان میں سے
 اکثر کے وہ مجدد اور اکثر کے مدون اور وہی ثابت ہوتے ہیں۔ تمامی مورخان انکے انان الیہ و
 گن بہنری لوئیس ڈاکٹر ہیلسی سدر لینڈ فرانسیسی سکندر سمیلٹ نے صاف طور پر اس امر کا اعتراف
 کیا ہے کہ ہمارے فضل و کمال کا چشمہ عرب ہے اور بہتیرے محقق مورخوں کی تحقیقات کا
 یہی نتیجہ ہے کہ اب جو دنیا میں علوم رائج ہیں ان میں سے کوئی بھی ایسا علم نہیں ہے جس کے
 بانی یا مدون عرب نہ ہوں جسکی نظیر بنی اسرائیل میں نہیں مل سکتی علی ہذا مذہب اخلاق تدبیر
 سیاست مدن میں علمی و دونوں قسم کی وہ بے نظیر لیاقت بنی اسمعیل کو حاصل ہوئی جسکی
 بنی اسحاق میں کوئی نظیر نہیں ہے الہیات اور تصوف اور توحید ہی میں بنی اسمعیل بالکل بے نظیر
 نہیں ثابت ہوئے بلکہ زہاد و اتقا اور خدا شناسی اور خدا پرستی میں بھی بالکل بے مثل ثابت
 ہوئے۔ غرض دین و دنیا کی کوئی ایسی خوبی باقی نہیں رہی جو انہیں نہ عطا ہوئی ہو جو کچھ

بنی اسحاق کو ابتداء سے اخیر تک جزاً و مجزاً طوری اس سے بہت زیادہ سب کچھ انہیں وقت
 واحد میں عطا ہوا۔ اور جس طرح انہیں آزار رحمت ظاہر ہوئے بنی اسرائیل پر آثار غضب نمایان
 ہوئے۔ جو کچھ انہیں عطا ہوا گویا ان کو سلب ہوتا گیا۔ تاکہ وہ اپنی توجہ کو دار کو پہنچا اور انہوں نے
 وہ حرقی حاصل کی جو کسی کے وہم و گمان میں بھی نہ تھی۔ اور جو قوم کہ بنی اسحاق کی نظر میں حد سے
 زیادہ حقیر اور ذلیل تھی اس قوم کی ایسی ترقیات جن کی ان میں نظیر بھی ملتی مشکل تھی۔ جب قدر ان پر
 شاق گذری ہوگی انظر من الشمس ہے اور ساتھ ہی اسکے ان کا بنی اسمعیل کا دوست نگر اور
 محتاج بننا اونکے لئے جد لگانہ عذاب عظیم تھا۔ پس گو اس آیت میں بنی اسمعیل کا ذکر ہے لیکن
 اس ذکر سے مقصود رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت ہے اس لئے کہ بنی اسمعیل میں سوار رسول
 صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کوئی شخص الیا پیدا نہیں ہوا جسکے حالات باعث غیرت بنی اسحاق ہوتے یا
 باعث رنج و ملال بنی اسرائیل ہوتے۔ صرف رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے حالات ایسے تھے جن پر
 اہل مندرجہ آیت صادق آسکتے ہیں اور صرف آپ ہی بنی اسمعیل کی رومی حالت کے تغیر کا سبب ہیں
 اور آپ ہی کی وجہ سے وہ رومی حالت دنیا بھر کی خوبیوں کے ساتھ بدل گئی۔ اور بجائے معائب
 کے وہ خوبیاں پیدا ہو گئیں جن کا اوپر ذکر کیا جا چکا ہے۔ پس فی الحقیقت یہ آیت رسول صلی اللہ
 علیہ وسلم کی بشارت سے متعلق ہے اس لئے کہ آپ کے سوا بنی اسمعیل میں کوئی ایسی صفات کا
 شخص نہیں گذرا۔ اور بنی اسمعیل کے سوا کوئی اور قوم اس آیت کا مفہوم قرار پا سکتی ہے گو بنی اسرائیل کو
 بخت نصرت بھی بہت مستحکم تھا اگر تدارک کے لئے کیا۔ مدت دراز تک بابل میں رہا۔ رومیوں نے
 بنی اسرائیل کو بہت ستایا لیکن وہ دونوں نام آور اور قوی گروہ تھے نہ اون پر (گروہ نہ ہونا۔)
 صادق آسکتا ہے۔ نہ اون پر بے عقلی (صادق آتی ہے۔ اس لئے کہ فی الواقع وہ لوگ عقل
 نہیں تھے بلکہ عقلمند لوگ تھے سوا اسکے اس آیت میں جدال و قتال اور آفات کا کچھ ذکر نہیں ہے
 یہ قسم کا اون سے ضرر پہنچنے کا ذکر ہے صرف (غیرت میں ڈالنے) اور (خفا کر نیک) ذکر ہے

جس کے مفہوم سے وہ آفات خارج ہیں جو بخت نصر اور رومیوں سے پہونچیں۔ فی الواقع بخت نصر اور رومیوں کے آفات وہ واقعات ہیں جن کا ذکر کتاب استثنائے باب بست و ہشتم سے باب سی و دو تک ہے۔ اور واقعات سے اس آیت کو مطلقاً تعلق نہیں ہے۔ اور اس آیت کا مصداق سوا بنی اسرائیل کے کوئی قوم نہیں ہو سکتی۔



کتاب التبتا

باب (۳۳) آیت (۲) اور اوس نے کہا کہ خداوند سینا سے آیا اور شعیر سے اُن پر طلوع ہوا
 قارن ہی کے پہاڑ سے وہ جلوہ گر ہوا۔ دس ہزار قدسیوں کے
 ساتھ آیا۔ اور اوس کے وہنے ہاتھ ایک آتشی شریعت ادن کے
 لئے تھی۔

ایضاً: ایضاً (۳) ہاں وہ اوس قوم سے بڑی محبت رکھتا ہے اُسکے سارے مقدس
 تیرے ہاتھ میں ہیں اور وہی تیرے قدموں کے نزدیک بیٹھے ہیں
 اور تیری باتیں مانیں گے۔

یہ پنجاب بائبل سویڈی کا ترجمہ ہے اصل آیات دویم و سویم کتاب استنباب ہی و سوم عبرانی میں
 (يَهُوَا هَ مَسِيحًا بَارَوْنَا سَرَحَ مَسِيحٍ لَامُو هُوَ قَدِيمٌ مَّهْرَبَارَانِ وَ اَنَا هَمْرَبَا
 بُوْتُ قُدُوشَ مِي مِي تَوَاشَ دَن لَامُوَاثَ حَوْبِ عَمِيمِ كُلِّ قَدُوشَا وَيَا دَحَا
 وَ هَمْرَبَا نُو كُرْ لِي عَلَيْنَا كَيْسًا مَدَبَرُوْنَا) ۱۸۰ عین عربی میں جو ترجمہ عمیدین کا پادری صاحب
 نے طبع کرایا ہے اُس میں آیت دوم کا یہ ترجمہ درج ہے دقسم ہے اُس ذات کی جس نے تجلی کی

طور سینا سے اور ظاہر کیا اپنے نور کو شہیر سے اور ظاہر کیا اس کو وہ فاران سے اور آیا مقدس ٹیکری پر
 ایک انی شریعت کے ساتھ جو اس کے دل پہنے جانب سے ان کے لئے نور ہے ابو ہاشم نے
 جو ترجمہ نقل کیا ہے وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ طور سینا سے آیا اور ظاہر ہوا لوگوں کے سامنے
 اور چڑھ گیا فاران پر جبال فاوی اور اسکے ساتھ وہ اپنی جانب طور پر کی ایک ٹیکری تھی اس آیت کے
 تینوں ترجمہ کیقد مختلف ہیں جن میں سے دو ترجمے تو یادری صاحبوں ہی کے ہیں پس جب ترجمہ
 بالکل متحد نہیں ہیں تب اس کے سوا کیا چارہ ہے کہ اصل عربی آیت پر غور کیا جائے اور اس کے
 معانی سمجھے جائیں۔ فی الواقع ترجمہ کے لئے نہایت اعلیٰ درجہ کی معلومات درکار ہونے لگتی ہیں
 مترجم اصلی محاورت اور لغات سے بخوبی واقف نہیں ہو اور دونوں زبانوں میں پوری مہارت
 نہ رکھتا ہو۔ ایک زبان کے خیالات دوسری زبان میں ادا نہیں کر سکتا۔ عموماً آسمانی کتابیں چونکہ
 سب سے زیادہ مشکل ہوتی ہیں اور فصاحت اور انکی حد سے زیادہ بڑھتی ہوئی ہوتی ہے اسوجہ
 سے ترجمہ بہت ہی زیادہ مشکل ہوتا ہے تفسیر ذوالی چرچہ منت میں آیت دوم کا ترجمہ یہ لکھا
 ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ سینا سے آیا اور شہیر سے اٹھا اور ان کے واسطے چمک نکلا فاران کے پہاڑ
 سے اور آیا دس ہزار مقدس کے ساتھ ان کے واسطے ہاتھ دین آتش شریعت ہے اگر یہ ترجمہ
 کسی قدر پنجاب بانیل سوٹی کے ترجمہ سے ملتا جلتا ہے تاہم مختلف ہے ان سب ترجموں کو
 اصل آیت دوم سے مقابلہ کرنے کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ اس کی ترجمہ بانیل کا ترجمہ بقابا
 باقی ترجموں کے زیادہ درست ہے کو کا حق جیسا عمدہ ترجمہ ہونا چاہیے تھا یہ بھی نہیں ہے
 تاہم یہ زیادہ قریب الفہم ہے اور نیز یہی ترجمہ ان کا ترجمہ ہے۔ جو ہر طرح باقی دو سبھی ترجموں پر ترجیح
 ہے یہ دونوں ترجمہ بہت قریب زانہ کے ہیں اور وہ بہت قدیم زمانہ کا ہے اور اس کے مترجم زیادہ
 فہم و علم اور معتبر لوگ تھے۔ پس ان جدید ترجموں پر ہر طرح وہ ترجمہ مرجع ہے۔ اسی کے اعتبار سے
 آیات کے معانی پر بحث ہونی چاہیے اسی کے لہذا ان آیات کا مفہوم اور قصہ و مبحثنا چاہیے

مفسرین بایں نے ان آیات سے متعلق اپنی مختلف رائیں ظاہر کی ہیں بشب ہال کی رائے دو ڈوالی اور
موج پرست مقامی تفسیر میں یہ لکھی ہوئی ہے کہ ۔

خدا تعالیٰ نے چمکتے ہوئے آفتاب کی طرح اپنا نور اسراہیلیوں پر ڈالا اور اس بات کو
بیابان میں داخل ہونے کے وقت سے شرح کیا اور برابر بڑھتا گیا۔ زمین اووم پر سے جب
وہ گذرے رستہ بہر لون پر طالع رہا اور روشنی کے ساتھ دو پھر کے مانند چمک نکلا جبکہ
اوس نے اسرائیلی بزرگوں کو اپنے فیض سے بڑھ حصہ دیا اور اوس نے اپنی قوم کے وسیع تر
قوی فرشتوں سے حفاظت کی۔ جن کے روبرو اوس نے اپنی شریعت جلال اور بڑھائی
طور سے آگ میں اسراہیلیوں کو دی۔

مسطریٰ کا قول یہ ہے کہ۔

گویا یہ کہا گیا ہے کہ یہ قوم پسندیدہ ہے جس پر اس کی بڑی مہربانی ہے جن کو خدا نے
بیشمار فرشتوں کے گردہ کے ساتھ ظاہر کیا جس کے ساتھ خلکی حضور کی علامتیں تھیں
جب کہ سینا پر آئی اوس نے ان کو اپنے جلال کے بادل سے بحفاظت تمام بطور معجزہ کو
عرب کے جنگل اور فاران کے بیابان اور اومیہ کے کناروں سے بحفاظت تمام لے لیا۔

بشب گد کا قول ہے کہ

آتش شریعت اس لئے کہا کہ آگ میں یہ باتین فرمائی تھیں۔

غرض علماء کی سچی کی تو انہی قسم کی تفاسیر ہیں جن کا تذکرہ محض غیر ضروری ہے۔

فی الواقع ”دو طور“ وہ پہلا ہے جہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نبوت عطا ہوئی۔ اور خداوند تعالیٰ
نے اپنے ناکم سے موسیٰ علیہ السلام کو اعزاز بخشا اور ”ساعیز“ وہ پہلا ہے جو ملک شام میں واقع ہے
اور جہاں سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت کا ظہور ہوا اور فاران، وہ پہلا ہے جو ملکین واقع ہے
اور وہیں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوئی اور خداوند تعالیٰ نے اسی پہلا پر

حضرت کو اظہار نبوت کا حکم دیا جس سے ثابت ہے کہ انہیں تینوں مقامات سے جناب باری کی خاص قسم کی شانوں کا ظہور ہوا اور انہیں تینوں مقامات سے نہایت اولوالعزم انبیا علیہم السلام کی شریعتوں کا اظہار ہوا۔ پس آیت دوم سے مراد یہی تین واقعہ ہیں اور مجاہد اظہار ہرج کے مطلب سے متعلق ناص مدایج کے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں جیسے کہ (دین سے آیا) اور (سعیر سے اونچے طلوع ہوا) سے ظاہر ہوتا ہے اور فاران کی پہاڑی سے وہ جلوہ گر ہوا، مین اور الفاظ اول انکر مین تفاوت ہے۔ (آنا) اور (طلوع ہونا) اور جلوہ گر ہونا) مین مین فرق ہے۔ طلوع ہونے سے ایک بالکل ابتدائی حالت مراد ہوگی جس سے زیادہ (آنا) کا مفہوم ہے اور ان دونوں سے زیادہ (جلوہ گر ہونا) جو حقیقی الواقع مطابق واقعات ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ کے واقعات اور انکی شریعت کی وسعت اور انکی امت کے حالات کو جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ کے واقعات اور انکی شریعت کی وسعت اور انکی امت کے حالات کے ساتھ مطابق کیا جائے تو بمقابلہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا زمانہ من کل الوجہ گویا طلوع ہی تھا اور جب اون دونوں البعزم انبیا علیہ السلام کے حالات سے حضرت خاتم الانبیا علیہ السلام کے حالات کا مقابلہ کیا جائے اور آپ کی شریعت کی وسعت اور آپ کی امت کے حالات پر غور کیا جائے تو اس میں ذرا شبہ باقی نہیں رہتا کہ بمقابلہ انکی (جانب گری) کا درجہ خاتم الانبیا ہی کی نبوت کا زمانہ ہو سکتا ہے نہ اور کوئی زمانہ کیونکہ یہ مضمون بہت تفصیل طلب ہے۔ تفصیل بالکل تاریخی واقعات ہیں اور جنہیں ہر شخص کتب تاریخ سے دیکھ سکتا ہے لہذا خوف طوالت یہاں آئندہ ملی واقعات لکھنے میں تامل ہے بسبب ہال کی رابہ محض بیدیل اور خلاف واقعات ہے اس لئے کہ اونہوں نے اپنا یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ اس آیت میں علاوہ ”سینا کی جگہ“ حضرت موسیٰ علیہ السلام ہی مراد ہیں لیکن یہ ایسا خیال نہ تھا جو بلا دلیل تسلیم کیا جاسکتا۔ گوئی ”نا“ کے واقعات تو خود قرین سے معلوم ہو سکتے ہیں دو سعیر کی نسبت انہیں وہ واقعات

عطا کر کے چاہئے تھے جو بمقام سعید ظہور میں آئے تھے جنہیں وہ اس آیت کے اس اشارہ کا مفہوم قرار دیتے ہیں علیٰ ہذا ”وفاران“ کے واقعات انہیں ثابت کرنے چاہئے تھے جو درجہ کوئی کا مفہوم ہو سکتے تھے تورت شریف سے تو بخوبی ثابت ہے کہ سب سے زیادہ ظہور قدرت باری جل و علیٰ شانہ ملک مصر میں ہوا تھا اور ”سینا“ ہی پر تجلیات عظیم حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ہوئیں وہیں انہیں نبوت عطا ہوئی معجزات عطا ہوئے جسکی نظیر انکی باقی عمر میں نہیں ہے نہ سعیر پر کوئی ایسا واقعہ پیش آیا نہ فالان پر جو در سینا کے واقعات کے عشر عشر بھی ہو محض معمولی نصب و ایج نہ ”طلوع“ کا مفہوم ہو سکتے ہیں نہ جلوہ گری کا اور فی الواقع ان ہر سہ مقامات سے متعلق اس آیت میں واقعات اعظم اور وہیں نہ معمولی واقعات اور ضروری کہ انتہائی واقعات کوہ ”وفاران“ کے اور انتہائی واقعات کوہ سعیر کے ثابت ہوں لیکن خود تورت شریف سے معاملہ بالعکس ثابت ہوتا ہے کہ دو انتہائی امور کا ظہور موسیٰ علیہ السلام کے لئے وہ کوہ سینا ہی پر ہوا ہے جو کچھ وہاں ہوا ہے اور کہیں اس کے مساوی نہیں ہوا۔ تب بشب ہال کا استدلال کیونکر صحیح ہو سکتا ہے۔ اگر چند منٹ کے لئے خواہ مخواہ اس استدلال کو مان بھی لیا جائے تو آیت سوم سے اسکی تردید ہوتی ہے اس لئے کہ آیت سوم کا ترجمہ ایسی تفسیر میں یہ درج ہے (ہاں اُس نے محبت کی قوموں سے) حالانکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت سوا قوم اسرائیل کے اور اقوام میں نہیں پھیلی تب یقیناً سب قوموں سے محبت کرنے والے حضرت موسیٰ علیہ السلام نہیں قرار پا سکتے ضرور ہے کہ سب قوموں سے محبت کرنے والا کوئی اور ہو اس لئے کہ یہ توصف اسرائیلوں ہی سے محبت کرنے والے تھے پس کوئی صورت ایسی نہیں ملتی جو بشب ہال کی رائے سے اتفاق کرے کہ موقعہ ہو اس میں ذرہ شک نہیں کہ اس آیت میں تین اولوالعزم انبیاء علیہ السلام جدا گانہ قرار دیں کسی ایک نبی سے متعلق یہ آیت نہیں ہے خواہ مخواہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ہی سے متعلق کیا جاتا ہے اس وجہ سے یہ قسمت بن پیدا ہوتی ہیں۔ تاوقتیکہ کوہ سعیر کے ایسے عظیم

واقعات نہ ثابت کئے جائیں جو (طلوع) کا مفہوم پورا کرنے کے لئے کافی ہوں۔ اور فاران کے ایسے واقعات نہ ثابت کئے جائیں جو جلوہ گری کی شان کے مناسب ہوں اس وقت تک بشب ہال کی رائے کو کوئی تسلیم نہیں کر سکتا اور حالات سے ہرگز یہ امید نہیں ہو سکتی کہ کچھ بھی حضرت موسیٰ سے متعلق کوہِ معبر یا کوہِ فالان پر ایسا ثابت کیا جاسکتا ہے جو کوہِ سینا کے واقعات کے برابر یا اس سے برتر ہو۔ بلکہ قرین شریف سے اس کے برعکس ثابت ہے کہ کوہِ دو سینا سے بڑھ کر نہ کہیں موسیٰ علیہ السلام پر تجلیات ہوئیں نہ ایسے اموراتِ اعظم ظہور میں آئے جیسے کہ وہاں ظہور پذیر ہوئے لہذا اس سے برخلاف بشب ہال کی رائے کے یہ ثابت ہے کہ ”کوہِ معبر“ اور ”کوہِ فاران“ سے اس آیت میں ہرگز حضرت موسیٰ علیہ السلام مردِ نہیں ہیں۔ بلکہ ان سے مراد دیگر انبیاء علیہم السلام ہیں جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے اور خود اس باب کی آیت اول یہ ہے (یہ وہ برکت ہے جو موسیٰ نے اپنے مرثیے سے آگے بنی اسرائیل کو بخشی جس کے بعد وہ آیت دویم ہے جس پر اس وقت تک بحث کی گئی ہے پس اس آیت اولین سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو کوئی نعمت غیر مترقبہ عنایت فرمائی اور یہی سہ ظاہر ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ کے واقعات تو نہ راز مخفی تھے نہ وہ کوئی ایسی شے تھے جیسا کہ آیت سے معلوم ہوتا ہے نہ صرف وہ ایسی شے تھے جو ہر زمانہ میں ہمیشہ کے لئے مفید ہوتے بلکہ بہت بڑی برکت وہ ہے جو آئندہ اور اولو العزم یا علیہم السلام کی اشارت ہی اور چونکہ ان میں سے ایک خاتم الانبیاء علیہ السلام کی اشارت ہی جنگی حکومت ختم دنیا تک قائم رہے گی اور ایک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اشارت ہی جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد مبعوث ہونیوالے تھے پس یہ اشارت ضرور ایسی برکت تھی جو انہیں قیامت تک گمراہی سے محفوظ رکھ سکتی تھی۔ لہذا اس آیت سے بھی ظاہر ہے کہ آیت دوم میں کوئی معمولی بات نہیں بیان کی جائیگی بلکہ نہایت غیر معمولی اور نہایت مفید امر بیان کیا جائے گا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ کے واقعات تو بنی اسرائیل کو عام طور پر معلوم نہ تھے

وہ آون کے لئے بالکل معمولی بات تھی اون کا تذکرہ صرف اون کا ذہن امثال آئندہ کی طرف متقل
ہونے کے لئے کیا گیا تھا تاکہ اچھی طرح نبی مکرم کی کچھ بین آجائے کہ جس طرح ہمارے موجودہ
زمانہ میں واقعات پیش آئے ہیں اسی طرح آئندہ زمانہ میں سحر و فاران میں امنیں واقعات سینا کے
مانند واقعات ظہور میں آئیں گے اور مجدد قیاض جل و علی شانہ کہ سعیر سے طلوع فرمائے گا
اور کوہ فاران پر اکمل طور پر جلوہ گر ہوگا اور وہ ان آئندہ اعظم ترین واقعات سے مطلع رہیں تاکہ انہیں
کوئی شک نہ پیدا ہو اور دنیا اور آخرت سب کچھ نہ کہو ٹھہریں۔ پس درحقیقت بخشش کا لفظ ایسے
ہی کسی بے حد مفید امر پر صادق آسکتا ہے نہ محض تحصیل حاصل اسکا مفہوم ہو سکتا ہے جیسا
کہ ذی علم مفسرین نے خیال کیا ہے باقی جو کچھ شبہاں نے اخیر جز آیت سے متعلق تفسیر فرمائی
اوسکی غلطی ترجمہ ہے نہ ترجمہ ہی اصل آیت کا نہیں ہو سکتا جو انہوں نے خیال کیا ہے اور جو تفسیر
درج فرمایا ہے بلکہ ترجمہ جز اخیر کا بموجب عہدین مترجمہ عربی مطبوعہ ۱۸۷۶ء ہے جو ادھر نقل کیا جا چکا
ہے اور جس کے مقابلہ سے اصل ترجمہ ہی اس مفسر کا غلط ثابت ہوتا ہے پس تفسیر ایسی حالت میں
افلط قرار پائیگی۔ علیٰ ہذا البشیر کہ رک کا قول ہی اسی غلطی ترجمہ پر مبنی ہے۔ اسلئے کہ ترجمہ کے الفاظ یہ
ہیں (ایک ایسی شریعت کے ساتھ جو اُنکے داہنی جانب سے اُنکے لئے نور ہے) نہ اس
آیت کے کسی لفظ کا "آئشی شریعت" ترجمہ ہو سکتا ہے نہ آئشی شریعت سے کوئی بحث ہے
نہ آئشی شریعت کی تشریح اور تفسیر کو اصل آیت سے کچھ تعلق ہے باقی رہے اس زیر آیت کے
مطالب وہ بہت صاف ہیں عبارت (جو اوسکی داہنی جانب سے) اس کے مساوی ہے کہ کہا جا
(جو اوسکی راستی سے) و مست راست سے عموماً راستی کو تشبیہ دیجایا کرتی ہے اور نیز جانب
راست یا سیدھی طرف سے ہی مراد راستی ہو اکتی ہے اور بعض اوقات عظمت اور برتری مراد ہوتی
ہے پس "فاران" سے جس شریعت کا ظہور ہوگا وہ شریعت اعظم ترین شرایع یا ستر ترین شرایع یا ستر
راست ہوگی اور یہ امر ہی مطابق واقعہ ہے کہ "شریعت محمدیہ" بلحاظ توحید و تمجید و تجمید باری جل و علی

اور بطریق عبادات و اخلاق و قانون سیاسی و تمدنی ہر طرح سب شرائع سابقہ سے بدرجہا بہتر ہے اور نود جناب باری جل علی شانہ نے اس امت کو (خلیفہ ائمہ) بہترین امم ارشاد فرمایا ہے اور شریعت اسلامیہ، محض راستی اور حق پر مبنی ہے۔ اور ان کے لئے نور ہے (یہی ہی نہایت صاف ہے امت کے لئے شریعت نور ہے۔ عام طور پر شریعت اسلامیہ، کو امت خیر الامم، نور محض سمجھتی ہے۔ گو شریعت کا نور ہونا بہت تفصیل طلب امر ہے لیکن اہل اسلام سے تو یہ امر اس وجہ سے پوشیدہ نہیں ہے کہ ان کی مذہبی کتاب میں اس کی بخوبی تصریح موجود ہے اور غیر مذاہب کے لوگوں کو اس کے سمجھنے کی چند ان ضرورت نہیں ہے تاہم اس قدر مختصر طور پر بیان کر دینا کافی ہے کہ روشنی ہی رہبر ہوا کرتی ہے جو کچھ دن کی روشنی میں ہو سکتا ہے اندھیری رات میں نہیں ہو سکتا۔ پس شریعت اسلامیہ کی وہ روشنی ہے جس نے ہزاروں لاکھوں اشخاص کو اصل مقلہ تک پہنچا دیا۔ اس امت کے علماء اور اولیاء اللہ تعالیٰ کی تعداد انکی سوانح عمریوں کے دیکھنے سے معلوم ہو سکتا ہے کہ شریعت اسلامیہ، کیسا نور ہے جس نے علماء اور اولیاء اللہ تعالیٰ کی تعداد کس قدر بڑھادی ہے جسکی مہبوط آدم علیہ السلام کے بعد سے اس شریعت کے ظہور تک کے زمانہ میں نظیر ملتی ممکن نہیں بلکہ یقیناً اتنے زمانہ کے اولیاء اللہ کی صحیح تعداد کو اس وقت تک کے امت محمدی کے اولیاء اللہ کی تعداد سے مقابلہ کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ اتنی سی مدت میں اولیاء اللہ کی تعداد میں کس قدر بڑھائی ہوئی ہے اور ابھی اور آئندہ بہت زمانہ باقی ہے۔

آیت چوم کا ترجمہ تفسیر ڈوالی رچر ڈمنٹ میں حسب ذیل لکھا ہوا ہے۔

ہاں اوس نے محبت کی قوموں سے سارے اور اسکے مقدس تیرے ہاتھ میں ہیں اور وہ

جسکے ہین تیرے قدموں پر اوٹھاتے ہیں تیری باتوں میں سے

ہنری اسکاٹ نے بھی یہی ترجمہ کیا ہے لیکن توڑا سا اختلاف یہی کیا ہے جو یہ ہے کہ بجائے فقرہ اخیر اسٹائن نے ہین تیری باتوں میں سے ہمید لکھا ہے کہ زہر زہب اون میں کا اوٹھالے گا تیری باتوں میں

اور ان دونوں مفسروں کا ترجمہ پنجاب بائبل سوسٹی کے خلاف ہے۔ پنجاب بائبل سوسٹی نے ابتدائی الفاظ آیت کا ترجمہ یہ کیا ہے کہ (ہاں اُس قوم سے بڑی محبت رکھتا ہے) جسکے خلاف دونوں مفسران مذکور نے یہ ترجمہ کیا ہے کہ (ہاں اوس نے محبت کی قوموں سے) بلکہ ترجمہ عربی مطبوعہ ۱۵۷۷ء اور ترجمان ساما سے بھی اس جز آیت کے اُس ترجمہ کی تائید ہوتی ہے جو مفسران مذکور نے کیا ہے اور خود بائبل سوسٹی نے دوسرے مقامات پر ان الفاظ کا ترجمہ آیت سویم کے ترجمہ کے خلاف کیا ہے ملاحظہ ہو کتاب پیدائش کے باب چہل و نہم کی آیات دوہم کا جز اخیر یہ (وَلَوْ يَهْتَفِعُ عَصِيْمٌ) جس کا ترجمہ بائبل سوسٹی نے یہ کیا ہے (اور قومیں اوسکے پاس الٹی ہونگی) اور اسی جز اول آیت سوم کے ساتھ مقابلہ کرنے کے بعد معلوم ہو سکتا ہے کہ جس لفظ کا ترجمہ ”قومیں“ آیت مذکورہ میں کیا تھا اسی لفظ کا ترجمہ اس آیت میں ”قوم“ کیا ہے اور کوئی وجہ اسکی نہیں ہے کہ ایک ہی لفظ کے ایک آیت میں مجمع کے معنی ہوں اور دوسری آیت میں اوس کا مفہوم مفرد ہو۔ پس ”قوم“ غلط ہے ”قومیں“ صحیح ہے۔ اور یہ غلطی ہی اتفاقی نہیں ہو بلکہ کسی خاص غرض سے ”قومیں“ کی جگہ ”قوم“ کا ترجمہ کیا گیا ہے۔ جو اغلباً یہی غرض ہوگی کہ آیت دویم کو حضرت موسیٰ علیہ السلام ہی تک محدود کرنے کی سعی کی جائے بہر حال چونکہ چار مترجموں کو اس پر اتفاق ہو کہ ترجمہ ”قومیں“ درست ہے نہ ”قوم“ اور آیت کو ہی انہیں چاروں ترجموں کے ترجمہ کی تائید ہوتی ہے لہذا انہیں کا ترجمہ اس جز سے متعلق صحیح ہو پنجاب بائبل سوسٹی کا ترجمہ اس سے متعلق غلط ہو اس قدر مزیم کے بعد باقی ترجمہ پنجاب بائبل سوسٹی کا اس آیت سے متعلق صحیح نہیں ہے۔ نہ انکی بابت ہمیں کچھ لکھنا ضرور ہے غرض صحیح ترجمہ آیت سویم کا یہ ہوگا۔

(ہاں اوس نے محبت قوموں سے اُسکے سارے مقدس تیرے ہاتھ میں ہیں اور وہ تیرے قدموں کے نزدیک بیٹھے ہیں اور تیری باتیں مانیں گے۔

جس کا مفہوم یہ ہے کہ وہ ”شاید“ جس کا ظہور فاران سے ہو گا سب قومیں سے محبت کریں گے۔

اور اس کے امت کے مقدس اور سکے ہاتھ میں دھین گے۔ اور اس کے قدموں سے جہان ہو گئے اور
 اس کے احکام کی تعمیل کر نیگے اور دل سے اس کی باتیں مانیں گے جو حقیقت مطابق واقعات ہے حضرت
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب قوموں سے محبت رکھتے تھے یہودی نصرانی صنم پوجن عرب
 آتش پرست کوئی کسی قوم کسی مذہب کا کیون نہ ہو اسلام قبول کر نیگے بعد آپ سب مسلمانوں سے
 مساوات کے ساتھ محبت رکھتے تھے اور اسلام قبول کرنے سے قبل ہی بحیثیت بندہ خدا ہو نیگے
 آپ شخص کی بہلائی چاہتے تھے آپ کی محبت آپ کی شفقت آپ کی عنایت عام تھی کسی خاص قوم یا
 کسی خاص فرقہ کے ساتھ مخصوص نہیں تھی۔ اور قدسین بیت المقدس بالکل آپ کے فرمان بردار تھے
 اور بالکل آپ کے ہاتھ میں تھے۔ اور صحابہ کرام کو اس قدر آپ سے محبت تھی کہ کسی طرح وہ آپ کے
 قدموں سے جدا نہیں ہو سکتے تھے اور کسی طرح وہ جدائی گوارا نہیں کر سکتے تھے۔ اور آپ کے احکام کی
 تعمیل جس صداقت اور مستعدی کے ساتھ ہوئی ہے اور آج تک ہو رہی ہے اظہار الشمس ہے یہاں
 حالات حضرت موسیٰ علیہ السلام کے حالات سے مطابق نہیں ہیں اس لئے کہ شواہد ایک قوم نبی اسرائیل کے
 اور کوئی قوم آپ کی شریعت کے تابع ہوئی نہ آپ کو کل اقوام سے محبت کر نیکا موقع ملا نبی اسرائیل پر
 کوئی اور قوم آپ کی مورد عنایت ہوئی نہ نبی اسرائیل اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے تعلقات حالات تذکرہ
 کے مطابق ہیں جس سے بخوبی مفسرین یا تبیل کے خیالات کی تردید ہوتی ہے اور اس میں ذرا شک نہیں
 کہ ایت دویم میں دو انبیاء علیہم السلام کے مبعوث ہونے کی بشارت ہے اور یہ امر بخوبی ثابت ہے کہ حضرت
 موسیٰ علیہ السلام نے نبی اسرائیل کو اپنے اخیر زمانہ میں آئندہ واقعات سے اچھی طرح مطلع کر دیا تھا کہ
 وہ ان آفات سے محفوظ رہیں جبکہ ان واقعات میں ان کا شکار ہونا ممکن تھا فقط

بَاقِی



